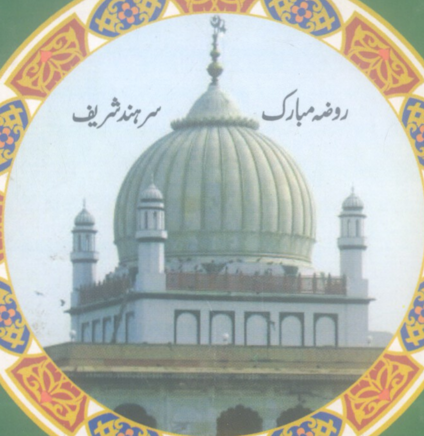
سیرتِ طیبہ

امام ربّانی مجدّد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرّہ العزیز

حصہ اوّل — سیرتِ طیبہ

حصہ دوم — تلخیص و ترجمہ بعض مکتوبات شریف



تدوین و تحقیق

محمد عبد الخالق توکلی

سلیمانی اکیڈمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام ربانی مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ العزیز

حصہ اوّل

سیرتِ طیبہ

صفحہ 1 تا 163

حصہ دوم

تلخیص و ترجمہ بعض

مکتوبات شریف

صفحہ 164 تا آخر

مؤلف، مرتّب، مصنف

نیازمند فقراء و علمائے حق کمترین، ناکارہ

محمد عبد الخالق توکلی مجددی عفی عنہ

(ر) سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے تربیتی اساتذہ سمن آباد (فیصل آباد)

موبائل: 0333-9926213

نام کتاب ....

مؤلف .... محمد عبدالخالق توکلی
0333-9926213

پروف ریڈنگ .... محمد عبدالخالق توکلی

ایڈیشن .... اوّل (1428ھ / 2006ء)

~~اوّل~~ دوم (1434ھ / 2013ء)

تعداد 500

کمپوزنگ .... شیخ آصف حسین

(الحسن کمپوزنگ سنٹر فیصل آباد)

(0321-7805823,0313-7210623)

ملنے کے پتے:

① ~~رین بسیرا امجد دیہ، گلی نمبر 2، مکان نزد ڈاوروارد، اکبر ٹاؤن B بلاک،~~
~~شیخو پورہ روڈ، نزد پل نشاط آباد، بالمقابل پٹرول پمپ PSO فیصل آباد~~

② ~~مکتبہ مجبوبیہ W.S.3/K، گلستان کالونی نمبر 1، فیصل آباد~~

③ مکتبہ سلطانیہ: محمد پورہ، فیصل آباد

محمد عبدالخالق توکلی	**تعارف** مصنف/مؤلف/مرتب

ولدیت: مولوی کریم بخش توکلی خلیفہء مجاز خواجہ خواصپوریؒ جو کہ ایک عظیم ترین مفتی محقق عارف باللہ خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی (خلیفہء اعظم حضرت توکل شاہ انبانویؒ) اور یتیم پرور خواجہ عبدالخالق جہان خیلویؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔

داداجان: مولانا نور ماہیؒ جنہوں نے چالیس سال فی سبیل اللہ نماز جمعہ پڑھائی۔

تاریخ پیدائش: 1937-06-02 بمقام کھڈور صاحب ضلع امرتسر

ذوقِ سلیم: آستانہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف ضلع منڈی بہاؤالدین سے وابستگی نے اسلامی ذوق سلیم میں مزید اضافہ کیا۔

پیشہ: 1955ء ہی سے درس وتدریس کا شعبہ، 1961ء سے مختلف سرکاری ثانوی مدارس، پھر انتظامی امور اور بعدازاں سرکاری تربیتی ادارے برائے اساتذہ میں خدمات سے سرانجام دیں۔ 1997ء سے بعداز فراغت ملازمت سیرت طیبہ کتب کی تیاری میں بفضلہٖ تعالیٰ شب وروز گذر رہے ہیں۔ جملہ ضخیم مسودات جن عظیم علمی ادبی اور روحانی عالم فاضل اور سکالرز کو دکھائے۔ سبھی بزرگواروں نے کلماتِ تحسین تحریر فرمائے۔

اس لئے عزم ضخیم اور پُر خلوص جذبہ کو تقویت ملی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ایک ہی سال کے دوران مع اہل وعیال تین بار خطہ ہائے بہشتی حرمین شریف میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

اللہ سے دُعا ہے کہ اللہ اس ناچیز کی دینی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

حصہ اوّل

سیرت طیّبہ

آئینہ مشمولات حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی امام ربانی (مجدد اعظم) رضی اللہ عنہ ورحمۃ اللہ علیہ

(آگے حصہ دوم کا آغاز ہوتا ہے)

عظیم ترین کرامت

اَلشیخ الجن والانس امام ربانی مجدد الف ثانی جناب شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ و رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی تجدید حفاظت اور احیائے شریعتِ مطہرہ کے لیے جو بے مثل کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان پر آج تک جتنا کام ہوا (اور ہوتا رہے گا) وہ شاید ہی کسی اور مصلحِ امّت پر ہوا ہو مثلاً جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی بارہ ضخیم جلدیں (اقالیم) اور باقیاتِ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ...... کی تین جلدیں (ہزاروں ہزاروں صفحات) زیر سرپرستی مسعودِ ملت جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ...... امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی، ودیگراَن گنت کتب متعلقہ مجدد اعظم شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بے شمار سکالرز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں سے متعلقہ P.H.D ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنجناب کے کردار وافکار کو شرفِ دوام بخشا ہے۔ جن سے عوام و خواص اور مصلحین امّت رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ

ناکارہ کاتب الحروف

انتساب

کمترین اپنی حقیرانہ سطور کو بحضور جناب محبوب سبحانی امام ربانی مجدد الف ثانی آیۃ من آیات اللہ حجۃ اللہ علی الارض الشیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ پیش اور منسوب کرتا ہے۔ اور اپنے قبلہ قطب الاقطاب خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی توکلی نقشبندی مجددی قادری رحمتہ اللہ علیہ کے طفیل شرف قبولیت بخشنے کی دستہ بستہ استدعا کرتا ہے..........

یاغفور الر حیم ، انت ولی فی الدنیا والا خرة توفنی مسلما و الحقنی بالصلحین ، (سورۃ یوسف آیت نمبر 101 کا حصہ)۔

بحرمت سید الاولین والاخرین 0 صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم۔

(محمد عبدالخالق توکلی)

ایک حقیقت:۔

"حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم صوفیاء ومحدثین وفقہاء رضی اللہ عنہم کے ذریعے ظاہر ہورہے ہیں"

پیش لفظ

؎ آؤ حسن یا رکی باتیں کریں ۔زلف کی رخسار کی باتیں کریں

کیونکہ.................

؎ سب باتوں سے بہتر ہیں یار کی باتیں۔

"کسی مرد اکمل ؒ کی سیرت کا مطالعہ ایسا ہی ہے گویا کہ اس کی معنوی صحبت اختیار کی سیرت صالحین کے مطالعہ سے ایمان، یقین میں پختگی آتی ہے۔نسبت قوی ہوتی ہے۔اس سے اخلاق حسنہ پیدا ہوتے ہیں اور اخلاق رذیلہ ختم ہوتے ہیں"

(خواجہ صدیق احمد شاہ سیدیؒ)

"ذکر اولیاء اللہ فلاح دارین کا موجب ہے" (خواجہ عبدالخالق جہان خیلویؒ)

"جو شخص پیران سلسلہ کے حالات وملفوظات لکھے تو اسے ہر ایک کے بدلے ستر ستر نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں" (حضرات القدس مصنف خواجہ بدر الدین سرہندیؒ)

بیت:۔ تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را

گاہے گاہے باز خوان این دفتر پارینہ را

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎ نام نیک رفتگان ضائع مکن

تا بماند نام نیکت برقرار

حدیث شریف:۔ترجمہ "اللہ تعالی ہر صدی کے آخر پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو دین تازہ کرے گا۔

(مشکواۃ شریف بحوالہ ابوداؤد شریف)

شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ بالاتفاق اولیائے امت علمائے حق ، محققین، محدثین مفسرین مجدد اعظم ہیں۔ان کے حالات طیبہ لکھنے کی عاجزانہ جدوجہد کی ہے۔

اس کے علاوہ ان کے عظیم ترین مینارہ ہائے نور مکتوبات شریف میں سے ان عنوانات سے متعلقہ بعض مکتوبات مقدسہ سے موادلیا ہے۔

توحید شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ،صحابہ کرام واہلبیت نبوت رضی اللہ عنہم دین اسلام ،عبادات ،سنت مطہرہ کی اہمیت ،عقائد، پندو موعظت ،علماء اور متفرقات وغیرہ وغیرہ......

مکتوبات شریفہ قدسی آیات میں" اور شہرہ آفاق بے مثل کتاب ہے

؎ کیاان کے مکاتیب مقدس کا ہے رتبہ ہر لفظ کمالات و معارف کا ہے شاہکار

دیگر:۔ جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں
پنہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین ودل کی تفسیریں
اگر تو ان کے مکتوبات پر کچھ بھی عمل کرے۔ تو کٹ سکتی ہیں پھر تری غلامی کی زنجیریں
اسیری جذبہ تبلیغ میں بھی حائل نہیں ہوتی درودیوار زنداں سے بھی گونج اٹھتی ہیں تکبیریں
مسلمان بھول بیٹھا ہے نبی کا اسوہ حسنہ اس غفلت کے باعث مل رہی ہیں اس کو تعزیریں

اس کے علاوہ اس ناکارہ بے مایہ نے:

ذکر خیر ا:۔بے مثل ولادت وسیرت طیبہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم صفحات تقریباً 600

ذکر خیر ۲:۔امہات المومنین اولاد امجاد، خاص عزیز واقارب واحباب رضی اللہ عنہم ۔صفحات قریباً 400

ذکر خیر ۳:۔سیرت طیبہ خلفائے راشدینؓ،مع خصوصی بیان بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۔صفحات قریباً 1100۔

ذکر خیر ۵:۔متفرق مشتمل بر توحید رسالت ،صحابہ ،اولیاء ، تعلیمات مبارکہ، مسائل ومعلومات اسلامی،علاج امراض جسمانی وروحانی پر بھی لکھا ہے صفحات قریباً 1100

اگر چہ اس تہی دامن از علم وعمل واخلاص کو اپنی کمتری ، وناا ہلی کا احساس نہایت شدت سے ہے۔تاہم بفضلہٖ تعالیٰ یقین ہے ہر قاری ذکر خیر 1 تا 5 سے استفادہ کرسکیں گے اوراحقر العباد کی تمام کوتاہیوں سے درگذر فرما کر دعائے خیر اور رہنمائی سے نوازیں گے۔

واضع رہے کہ کسی جگہ بھی کسی کی دلآزاری مقصود نہیں ہے بلکہ شب وروز نیک نیتی سے وہی کچھ لکھنے کی کوشش وجسارت کی ہے جسے عقائد اہلسنت وجماعت کے مطابق صحیح سمجھا ہے۔

؎ رہارات دن یہی مشغلہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

اللہ تعالیٰ اس حقیرانہ کوشش کو منظور فرما کر اس کے طفیل امت مسلمہ پر کرم فرمائے (آمین)

(ہیچمدان عبدالخالق توکلی)

تاثرات

مسودات ذکر خیر (1) تا (5) یکبارگی اکٹھے مکمل کیئے گئے اسلئے درج ذیل حضرات میں سے ہر ایک بزرگوار عالم نے ان پر مشترکہ اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

1۔ حضرت صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی خانقاہ توکلیہ، محبوبیہ، صدیقیہ سید اشریف۔

2۔ حضرت صاحبزادہ کرنل الطاف محمود ہاشمی آستانہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سید الشریف انجینئر ایم بی اے گولڈ میڈلیسٹ

3۔ حضرت صاحبزادہ رفیع الدین پرنسپل جی سی بھلوال۔ خانقاہ معظم آباد شریف۔ (معظمی سیالوی)

4۔ حضرت صاحبزادہ شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام منہاج القرآن یونیورسٹی ماڈل ٹاؤن لاہور

5۔ حضرت صاحبزادہ سعید الحسن شاہ خطیب پاکستان علامہ وبانی ادارہ حزب الاسلام 201/R.B. فیصل آباد

6۔ حضرت جناب علامہ سید غلام دستگیر زیدی گلستان کالونی فیصل آباد

7۔ حضرت جناب قاری ڈاکٹر پروفیسر محمد اقبال صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔

8۔ جناب میاں فقیر محمد ندیم باری۔ صدارتی ایوارڈ یافتہ مصنف، بے شمار کتب اسلامیہ، ادیب، مقرر بے مثل۔

9۔ جناب صاحبزادہ عابد حسن صدر شعبہ اسلامیات، عربی میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

10۔ سینئر پروفیسر محمد فاروق قریشی جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

11۔جناب محمد اسلم منہاس ریٹائرڈ مجسٹریٹ فیصل آباد

12۔جناب محمد اشرف عارف عظیم ادیب و شاعر، ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

13۔جناب مبارک حسین ڈار.............................ایضاً

14۔جناب نذر محی الدین نذر جالندھری......................ایضاً

15۔میاں عبدالمجید نقشبندی ایم ،اے، ایم ایڈ پرنسپل جی سی یونیورسٹی برائے اساتذہ فیصل آباد

16۔جناب محمد صادق پرنسپل الصادق ماڈل ہائی سکول۔سابق صدر اساتذہ پنجاب

17۔ڈاکٹر محمد یعقوب ماہر تعلیم عظیم مبلغ اسلام، جی ایم آباد فیصل آباد

18۔رانا عبدالرؤف ایم۔اے۔ایم ایڈ، ایل ایل بی فیصل آباد

19۔صوفی محمد ظفر اقبال نقشبندی خلیفہ مجاز چورہ شریف

20۔رانا محمد ابراہیم ساجد ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری تعلیمی بورڈ فیصل آباد

21۔قاری صاحبزادہ مزمل حسین شاہ گیلانی خطیب پاکستان فیصل آباد

22۔قاری علامہ ریاض حسین سیالوی خطیب ڈپٹی سیکرٹری مجلس دعوۃ الاسلامیہ سیال شریف

23۔قاری خطیب محمد رضا امین سیفی مجددی فیصل آباد

24۔نامور محقق مولانا محمد اسحاق فیصل آباد

ان تمام بزرگوار حضرات کے تاثرات کا صرف مرکزی نقطہ نظر پیش خدمت ہے:۔

1- مئولف کتب مذکورہ نے اپنی زندگی بھر کی تحقیق کا نچوڑ کتابی صورت میں پیش کیا ہے۔

یہ کتب بھی ہیں اور انسائیکلو پیڈیا بھی۔

2- سیرت کا شاید ہی کوئی گوشہ ہو جو تشنہ تکمیل رہ گیا ہو۔ خاندان پاک ﷺ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم، اہل بیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم، ائمہ مجتہدین اولیائے کرام رحمتہ اللہ تعالی عنہم پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

3- یہ کتب پڑھنے سے بیک وقت کئی کتب کا مطالعہ ہو جاتا ہے۔

4- علم کا ایک عظیم خزانہ کئی سال کی محنت کا ثمر، ہر سطح کے قاری کو اس کے ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کرنے والا حسین ترین گلدستہ گل ہائے رنگا رنگ سے آراستہ کلمات طیبہ سے پر، ذکر خیر 1 تا 5۔

5- سارے کام میں بلا امتیاز تفریق ہر مسلک کے جید علماء کے ہاں سے گوہر ہائے نایاب جمع کئے ہیں۔

6- قطع نظر کسی تعصب کے جہاں جہاں قرآن وحدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے دین ہدایت کی باتیں نظر آئیں اور ان کے بارے میں عامتہ الناس کے فوائد نظر آئے ان کو جمع کر دیا ہے۔

بلاشبہ یہ کتب علوم کا مخزن ہیں۔

ہر پا کباز ہستی پر ممکنہ معلومات اور مکمل حالات طیبہ لکھے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام، امہات المومنین رضی اللہ تعالی عنہم، اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم، و دیگر تمام متعلقین خلفائے راشدین صحابہ کرامؓ کا نورانی بیان پڑھنے سے عقیدہ کی درستگی ہوگی اور نجات اخروی کا ذریعہ بنے گا۔

خصوصاً ذکر خیر (5)

دینی مسائل اور اسلامی معلومات اور قریباً دوسو اولیاء محدثین و محققین اسلام کے ذکر جمیل سے لبریز ہے۔

7-ان کتب کا مطالعہ کرنے والوں کا ایمان قوی ہوگا۔قوی تر ہوگا۔یقین کامل کی دولت ہاتھ آئے گی۔جو کہ موجب خیر دنیا و عقبیٰ، اعمال خیر کی رغبت اور رجوع الی اللہ اور فکر آخرت کی دستاویز ہے۔

8-دین اسلام کی خدمت بذریعہ تحریر دوررس، دیرپا اور منفرد اثرات کی حامل ہوگی

9-مئولف ایک دینی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ان کا انتساب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ،توکلیہ،محبوبیہ،صدیقیہ سیداشریف سے ہے۔

10-دست بدعا ہیں کہ رب العزت ان کتب مستطاب اذکر خیر (1) تا (5) کو محترم توکلی کیلئے دنیا و آخرت میں باعث عزت وعظمت فرمائے اور ان کے نامہ اعمال میں مسلسل نیکیوں کا سبب بنائے سیرت طیبہ لکھنے والے ہاتھوں کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھامنا نصیب فرمائے۔

11-مئولف کی محنت شاقہ کو سلام ہم پر واجب ہے۔ان کا یہ کام ان کو ہمیشہ زندہ رکھے گا

۔

12-کاش پنجاب کے تعلیمی برزجمہر اور بڑے بڑے اداروں کو جناب توکلی کے علمی مقام اور ان کی کاوش کی خبر ہوتی اور وہ اسے خود چھپوائی کا بندوبست کرتے تا کہ سرکاری سرپرستی میں یہ کتاب ذکر خیر 1 تا 5 ہر پیاسے تک پہنچ سکتی اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسل کی زرخیز مٹی اس کے فیض سے سیراب ہوسکتی۔

مختصر خاکہ حصہ اول

1- سلسلہ ولایت، 2- بشارتیں

3- تعمیر سرہند شریف، 4- حسب ونسب،

5- سلسلہ طریقت، 6- ولادت باسعادت،

7- تعلیم، سفر دہلی 8- خواجہ محمد باقی المعروف باقی باللہ علیہ الرحمۃ

9- تجدید کے سال 1 تا 23 10- شادی۔ وصال

11- اکبر بادشاہ معرکہ حق وباطل 12- جہانگیر

13- مجدّد الف ثانیؒ قید میں۔ کارہائے نمایاں 14- فضائل

15- تصانیف۔ کرامات 16- تاثرات متعلقہ سیدنا مجدد الف ثانیؒ

17- منقبت۔ معمولات۔ ملفوظات 18- اولاد امجادؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد وثناء خداوندی

1- الحمد اللہ رب العالمین 0 الرحمٰن الرحیم 0 مالک یوم الدین 0

2- الحمد اللہ الذی خلق السموات ولارض وجعل الظلمت والنور

3- اللہ لا الہ الا ھو۔ الحی القیوم۔ لا تاخذہ سنۃ ولانوم

4- انک انت الوھاب

5- واللہ رؤف باالعباد

شیخ فریدالدین عطاء علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں:۔

حمد بے حد مر خدائے پاک را

آنکہ ایماں داد مشت خاک را

نعتیہ اشعار:۔

اے خوبہائے نافہ چیں خاک راہ تو

خورشید سایہ پرور طرف کلاہ تو (خواجہ حافظ شیرازیؒ)

ترجمہ: اے وہ کہ تیرے راستہ کی خاک چین کے نافہ کا خون بہا ہے

سورج تیری ٹوپی کے گوشہ کے سایہ کا پروردہ ہے

اے چہرہ زیبائے تورشک بتان آذری

(از امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ)

اے چہر ہ زیبائے تورشک بتان آذر ی
ہرچند و صفت میکنم لیکن تو چیزے دیگری

تو از پری چابک تری وزبرگ گل نا زک تری
وزہر چہ گویم بہتری حقائق عجائب دلبر ی

آفا قہا گردیدہ ام ،مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیز ے دیگری

عالم ہمہ نعما ئے تو خلق خدا شیدائے تو
آں نر گس رعنائے تو آواردہ رسم دلبری

ہر گز نیا ید در نظر صورت زرویت خو ب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ ء ویا مشتری

من تو شدم تومن شد ی من تن شدم توجاں شدی
تاکس نگو ید بعد ازیں من دیگر م تو دیگر ی

خسرو غریب است وگدافتادہ درشہر شما
باشدکہ از بہر خدا سوئے غریباں بنگری

☆☆☆

(ماہنامہ سلسبیل لاہور جون 1968ء)

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گذاشیتم = کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

کس سے ہوسکتی ہے مداحی ممدوح خدا کون کرسکتا ہے آرائش فردوس بریں

(مرزا غالبؔ)

نسب مبارک

1۔ نسب تحریر کیا ہوا اس شہ گردوں مقامی کا شرف خورشید پا سکتا نہیں غلامی کا

2۔ شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جسکے ہو گئے پانی وہی فاروق اعظمؓ نام ہے جدّ گرامی کا

''برصغیر پاک و ہند میں حضرت قطب المجد دین سیدنا امام ربانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمتہ کی ذات ستودہ صفات نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہ تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے قلمبند ہیں۔ آپ کی سیرت طیبہ رہ حیات میں مشعل نور کا کام دے رہی ہے''

(حضرت سید عابد حسینؒ دربار لاثانی علی پور شریف ماہنامہ انوار لاثانی جولائی اگست 1994ء مجدّد اعظم نمبر)

اشعار:۔

مجدّد الف ثانی بھی تو ہیں ان ناخداؤں میں جنہوں نے ناخدائی کی ہے طوفانی ہواؤں میں

مجدّد الف ثانی خواجہ کونینؐ کے نائب وہ صدیقؓ و عمرؓ عثمان ذالنون رین کے نائب

علی المرتضیٰ کے فقر عالمگیر کے وارث مجدّد الف ثانی سجدہ شبیرؓ کے وارث

شباب عشق سے یوں ولولہ اندوز ہے پیری نہ جاہ اکبری حائل نہ کچھ رعب جہانگیری

اگر اسلام سے کچھ بھی محبت ہے مسلمانو! مجدّد الف ثانی کا بھی کچھ احسان پہچانو

(علامہ پروفیسر محمد حسین آسی)

شجرہ طیبہ بلحاظ نسب عالی مرتبت

حضرت مجدّ دالف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ

(1)۔حضرت شیخ احمد امام ربانی مجدّ دالف ثانی علیہ الرحمتہ

(2)۔شیخ مخدوم عبدالاحد علیہ الرحمتہ (خلیفہ عبدالقدوس گنگوہیؒ اور خواجہ رکن الدین ملتانیؒ

(3)۔شیخ زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ شاہ کمال کیتھلیؒ اور کئی عظیم بزرگوں سے خلافت یافتہ)

(4)۔شیخ عبدالحئی قدس سرہ

(5)۔شیخ حبیب اللہ رحمتہ اللہ

(6)۔امام رفیع الدین علیہ الرحمتہ (بانی قلعہ سرہند شریف: مخدوم جہانیاںؒ کے خلیفہ مطلق)

(7)۔شیخ نصیر الدین قدس سرہ

(8)۔شیخ سلیمان علیہ الرحمتہ

(9)۔شیخ یوسف رحمتہ اللہ علیہ

(10)۔شیخ اسحاق قدس سرہ

(11)۔شیخ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ (خواجہ بہاؤ لدین زکریا ملتانی سے خلافت پائی)

(12)۔شیخ شعیب علیہ الرحمتہ

(13)۔شیخ احمد رحمتہ اللہ علیہ (خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ کے بھی خلیفہ)

(14)۔شیخ یوسف قدس سرہ

(15)۔شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ (فرخ شاہ کابلیؒ اور حضرت بابا مسعودالدین گنج شکرؒ کے بھی جداعلیٰ)

(16)۔شیخ نصیرالدین رحمتہ اللہ علیہ

(17)۔شیخ محمود علیہ الرحمتہ

(18)۔شیخ سلمان قدس سرہ (حضرت سری سقطیؒ کے خلیفہ)

(19)۔شیخ مسعود علیہ الرحمتہ (بغداد شریف میں مقیم ہوئے)

(20)۔شیخ عبداللہ داعظ اصغر رحمتہ اللہ علیہ

(21)۔شیخ عبداللہ داعظ اکبر علیہ الرحمۃ

(22)۔شیخ ابوالفتح علیہ الرحمۃ (تبع تابعین)

(23)۔شیخ اسحاق قدس سرہ (تبع تابعین)

(24)۔شیخ ابراہیم علیہ الرحمۃ (تابعیؓ)

(25)۔شیخ ناصر رحمتہ اللہ علیہ (تابعیؓ)

(26)۔حضرت شیخ عبداللہ رضی اللہ عنہ (صحابیؓ)

(27)۔سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امیر المومنین خلیفہ دوم

آگے۔(9واسطوں پر)

حضرت عمر فاروق ؓ کا نسب کعب رضی اللہ عنہ پر جا کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے۔کعبؓ کا زمانہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے 560 سال پہلے اور رفع عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے 75 سال بعد تھا۔کعبؓ باقاعدہ

ہمیشہ قریش کو جمع کر کے وعظ اور میلاد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام کیا کرتے تھے۔

مذکور جملہ بزرگانؒ چرخ ولایت و عرفان کے آفتاب اور بُرجِ ہدایت اور ایمان کے ماہتاب تھے چنانچہ فاروق اعظم خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ جن کی شادی فاطمہؓ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

شجرہ طیبہ مجدد الف ثانی قدس سرہ بلحاظ سلسلہ طریقت

(1)۔سیدنا رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(2)۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

(3)۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ

(4)۔حضرت قاسم بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

(5)۔حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ

(6)۔حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

(7)۔شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ

(8)۔شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ

(9)۔شیخ بوعلی فارمی (طوسی) علیہ الرحمۃ

(10)۔خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

(11)۔شیخ عبدالخالق مجدووانی قدس سرہ العزیز

(12)۔شیخ خواجہ ریوگری علیہ الرحمتہ

(13)۔خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ

(14)۔خواجہ عزیزان علی رامتینی رحمتہ اللہ علیہ

(15)۔خواجہ محمد باباسماسی علیہ الرحمتہ

(16)۔خواجہ سید شمس الدین امیر کلال قدس سرہ

(17)۔خواجہ خواجگان شیخ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ

(18)۔خواجہ علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ

(19)۔خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہ

(20)۔خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمتہ

(21)۔حضرت مولانا محمد زاہد رخشتی محمد قدس سرہ

(22)۔حضرت مولانا درویش محمد قدس سرہ

(23)۔حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمتہ اللہ علیہ

(24)۔حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ العزیز

(25)۔حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی امام ربانی علیہ الرحمتہ

منقبت

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

دیانت دار فاروقی صداقت یار صدیقی
تھی جس کی ہر ادائے علم وعرفاں خاص توفیقی

رد کفر شرک پر اسلام کی برق تپاں زندہ
وہ سرمایہ ملت کا حفیظ و پاسبان زندہ

پرخچے جس کی سطوت نے اڑائے زعم باطل کے
کہ احیائے شریعت کے تقاضے پورے کر ڈالے

وہ جس کے نور سے ظلمت کدوں نے روشنی پائی
وہ جس کے فیض سے باغ تصوف میں بہار آئی

وہ جس کی بانگ سے لادینیت کی روح کانپ اٹھی
وہ جس کی دیکھ کر فرعونیت کی روح کانپ اٹھی

وہ جس کے روبرو دین الٰہی کی صدا بیٹھی
جہانگیری کی مینا باغباں سے دور جا بیٹھی

اسیری میں بھی روحانی مراحل طے کیے جس نے
رہائی پر بھی اسلامی مقاصد پا لئے جس نے

کبھی خوابوں میں بھی چھوڑا نہ جس نے ہوش کا دامن
ہے جس کے فیض سے شرع وتصوف کا جہاں روشن

پلاتا جام بھر بھر کے نہ گر سر ہند کا ساقی
نہ کوئی رند ہی ملتا نہ رہتے میکدے ساقی

مجدد الف ثانی خوشہ تحدیث نعمت ہیں
وہ گلزار حبیب کبریا کی شان و عظمت ہیں

وہ جس نے دین و دنیا کی محبت کی بہاریں دیں
کہ اہل عزم کو لا "تقنطو" کی آبشاریں دیں

وہ بھگتی کے عزائم کر دیئے جس نے تہ و بالا
رحیم و رام کا راز حقیقت فاش کر ڈالا

لگی لپٹی نہ رہنے دی طریقت میں حقیقت میں
حقیقت منکشف کر دی جو مضمر تھی شریعت میں

وہ جس کا عشق صادق منزلوں کو گھیر کر لایا
وہ قیوم زمانہ دہریت کے روگ پر چھایا

وہ مکتوبات ہیں جس کے عجب نورانی سرچشمہ
ہیں اہل شرع و عرفاں کیلئے روحانی سرچشمہ

(جناب قدر آفاقی ماہنامہ نور اسلام جون 2000)

منقبت

دکھادے اے خدا روضہ مجدّد الف ثانی کا
کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدّد الف ثانی کا

جناب غوث اعظم نے کہا کہ ایک دین بجے ڈنکا — مجدّد الف ثانی کا مجدّد الف ثانی کا
نہیں ممکن ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں ان کی — حدیثوں میں بیاں آیا مجدّد الف ثانی کا
خدا کے دوست ہیں وہ اور رسول اللہ کے نائب ہیں — انہیں نے خود لقب بخشا مجدّد الف ثانی کا
مٹادی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن — طریقہ سب میں ہے بہتر مجدّد الف ثانی کا

بسمہ اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

الحمد اللہ رب العالمین، الصلواۃ والسلام علیٰ رحمۃ اللعالمین وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین

وعلی عبادہ الصالحین ۔ ربّ زدنی علما ۔ رب شرح لی صدری یسر لی امری

الھم افتح علینا حکمتک وانشر علینا رحمتک یاذوالجلال والاکرام ۔ ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھی

لنا من امرنا رشداً ۔ بحرمت سیدنا محمد نورالانوار وسرالاسرار سیدالابرار وزین المرسلین الا

خیار صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم اجمعین ۔

کیا فرماتے ہیں :۔

(۱) مفہوم ارشاد شاہ عبدالعزیز محدث ومفسر رحمتہ اللہ علیہ

جگر گوشہ شاہ ولی اللہ محدث وعارف دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی اور شیخ وسید عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہم جیسے عظیم المرتبت

مردحق شاید ہی کوئی اور ہوئے ہوں ۔

(۲) ہندوستان میں بلند پایہ علمائے حق موجود تھے اور نہایت ارفع واعلیٰ عارفین کا

مل بھی ۔ لیکن اصلاح دین اسلام کا جو کارہائے نمایاں مجدّد الف ثانی علیہ الرحمتہ نے

سرانجام دیے وہ کوئی نہ کرسکا ۔ نصرت الٰہی کے لشکر سے مسلح ہوکر مسیحا بن کر میدان میں

نکلے اور سرخرو ہوئے (قبلہ خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی علیہ الرحمتہ)

قلم لکھ داستان ان کی جو صاحب ولایت ہیں ۔

صاحب تجدید

یہ ہرگز جھک نہیں سکتا کسی نمرود کے آگے
کسی فرعون کے آگے کسی مردود کے آگے

مجدد سرگزشت فکر کا عنوان ہوتا ہے
مجدد دو جہان میں محو فیضان ہوتا ہے

مجدد کا روان عشق کا سالار ہوتا ہے
وہ دل کے آسمان پر مطلع انوار ہوتا ہے

مجدد ازسرنو قوم کی تعمیر کرتا ہے
وہ خواب اوج کو شرمندہ تعبیر کرتا ہے

غلام مصطفےٰ وہ ذات ہے ذیشان مجدد کی
زمین تا عرش ہر اک شے ہے مدحت خواں مجدد کی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

سلسلہ ولایت:۔

ابتدائے آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے نبوت اور رسالت کا مبارک سلسلہ اصلاح قلوب کے لئے اور اصلاح اعمال کے لئے روحانی دوا و غذا کے طور پر جاری ہوا۔ پیغمبر کا جانشین پیغمبر ہوتا چلا آیا ہے۔ برائیاں عروج پو ہوتی رہیں تو انبیاء علیہم السلام آتے رہے۔ لیکن خاتم الانبیاء صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ دین مکمل ہوا کتاب اللہ مکمل ہوئی کتاب کے ہوتے ہوئے کتاب سمجھانے والے کی ضرورت ہوتی ہے،۔ یہ کام علمائے حق کے اور اولیاء اللہ کے ذمہ ہے۔ اور یہ جانشینی اولیائے امت کے قبضے میں آئی جس طرح نبوت ورسالت کسی ظاہری علم وفن کا نام نہیں ہے یہ شرح صدر کا بلند ترین مقام ہے اس طرح ولایت بھی شرح صدر کا ایک مرتبہ ہے ولی نبی نہیں ہوتا لیکن نبی اور رسول کے تمام کام ولی کے ذمے ہوتے ہیں۔ یہ حضرات

اصلاح قلب، تزکیہ نفس اور صفائی اعمال کی غرض سے آتے نہیں بھیجے جاتے ہیں۔

دل مضطر سے پوچھ اے رونق بزم   میں خود آیا نہیں لایا گیا ہوں

مجدد:۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ فرماتے (ترجمہ) ''ہر صدی میں اولیاء اللہ میں سے ایک مرد کامل پیدا ہوتا ہے...... ایسے اشغال وظائف جو قوم کی طبع کے موافق ہوں اور نبی کریم رسول رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مذاہب (حکمت) کے موافق ہوں اس مرد کامل کے دل میں الہام کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں...... کرامات انکشافات وانوارات واسرار کا اس پر نزول ہوتا ہے۔ (مفہوم)...... ''انسان اشرف المخلوقات ہے رونق کائنات ہے۔ احسن تقویم کا شاہکار ہے۔ تمام مخلوق اس کی اطاعت گذار ہے اسلئے اس کا دنیا میں قدم رکھنا بڑا واضع اور بڑی شان وشوکت کا حامل ہے۔ پھر وہ انسان جو اشرف الناس بننے والے ہوتے ہیں ان کی آمد فرشتوں کے جلوس کے ساتھ ہوتی ہے۔ سیدنا موسےٰ علیہ السلام کی آمد آمد کا تذکرہ فرشتے تو کیا نہ کرتے زمین کے ناقص علم والے نجومی بھی کرتے تھے۔ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارتیں توریت، زبور، انجیل، اور تمام کتب سابقہ میں پائی جاتی تھیں۔

بشارتیں:۔

اسی طرح حضرت جناب شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کی آمد کی بشارتیں ان کے ظہور سے پہلے ہوتی رہیں۔ اولیاء اللہ نے ان کی تشریف آوری کی بشارتیں دیں ، جنات اور نجومیوں نے خبریں دیں، آفتاب کی اطلاع کوئی بھی نہ دے تب بھی طلوع

آفتاب آفتاب کا آنا ہوتا ہے۔"آفتاب آمد دلیل آفتاب"

خواب:۔

قطب دوران، غوث زمان، محبوب سبحان، امام ربانی کا سلسلہ نسب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے سلسلہ نسبت سیدنا خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے......آپ" کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا تمام جہان میں اندھیرا چھا گیا ہے خونی بندر ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں اسی اثناء میں میرے سینے سے ایک نور نکلا اس میں ایک تخت ظاہر ہوا اس تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہے اس کے سامنے ظالموں کی اور ملحدوں اور بے دینوں کو بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے۔ایک شخص بلند آواز سے کہہ رہا ہے۔ "قل جآء الحق وزھق الباطل"

ترجمہ:۔ "اعلان کردیں کہ حق آگیا اور باطل چلا گیا"

تعبیر:۔

اس خواب کی تعبیر آپ کے والد ماجد" نے حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کی آپ" نے توجہ کے بعد فرمایا کہ آپ کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جس کی برکت سے ظلمت کفر، الحاد بدعت دور ہوگی۔

والد ماجد" اور شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہما

حضرت مجدد الف ثانی" کے والد ماجد سے شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔"آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے۔ اس کا ظہور ہونا ضروری ہے"،شیخ عبدلاحد" علم ظاہر باطنی میں بینظیر تھے۔مخدوم عبدلاحد" کے خوارق وکمالات

احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ایک آن میں ہر جگہ حاضر ہو جایا کرتے تھے۔

نجومیوں کی پیش گوئی:۔

نجومیوں نے خبر دی ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ مرد خدا پیدا ہوگا اور اسلام کو زندہ کرے گا

ارکان سلطنت کی خوابیں:۔

اکبر کے بعض ارکان سلطنت نیک تھے انہوں نے خوابیں دیکھیں جن کی تعبیر شیخ جلال کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی آمد سے متعلقہ فرمائی۔

مزید بشارتیں اور آیات:۔

(۱) آیت ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین پتہ دے رہی ہے شاہ عبدالقادر اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہما نے لفظ آخرین سے حضرت مجدّد کی ذات اور آپؒ کے خلفا مراد لیئے ہیں۔

(۲) بعض احادیث بھی اس تفسیر کی مؤیدہ ہیں سنن ترمذی میں ہے کہ میری امت مثل بارش کے ہے نہیں معلوم اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخر کا؟

(۳) حدیث: ہر صدی کے شروع میں اس امت سے اللہ تعالی ایک مجدّد بھیجتا رہے گا جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہے گا۔ (مشکواۃ شریف)

(۴) جمع الجوامع میں امام علامہ سیوطیؒ نے فرمایا ہے ''میری امت میں سے ایک شخص صلہ ہوگا (مخلوق کو خالق سے ملانے والا۔ شریعت وطریقت کو جمع کرنے والا

)جس کی شفاعت سے آنے اتنے اتنے یعنی بے شمار لوگ جنت میں داخل ہونگے۔اس میں آپؒ کے وجود مسعود کی طرف اشارہ ہے۔

(۵) ''ہر حال میں اکمل حمد اس خداتعالی کے لئے جس نے مجھے دو سمندروں کو ملانے والا (صلہ)اور دو گروہوں میں صلح کرانے والا بنایا۔ دوسمند رشریعت اور طریقت''...... (مکتوب ۶ دفتر دوم)

مکتوب شریف 106 دفتر سوم۔''مقام شفاعت میں نصیب وحصہ عطا فرمایا ہے''

حضرت مجدّد اعظم علیہ الرحمۃ صلہ اور مصداق حدیث ہیں۔

(۶) روضہ قیومیہ میں ہے حدیث شریف کا ترجمہ:''گیارہویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا۔وہ میرا ہم نام احمد اور نور عظیم الشان ہوگا ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت لے جائے گا۔

(۷) حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد''ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا تمام عالم منور ہو گیا۔القا ہوا کہ آپ کے پانچ سو سال بعد ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا۔ شرک والحاد کو دور کردے گا۔دین کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا ان کے صاجزادے اور خلفاء بارگاہ محمدیت کے صدر نشین ہونگے''۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اپنے خرقے (پیراہن) کو خاص اپنے کمالات سے مملوکر کے اپنے صاجزادے سید تاج الدین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ کو تفویض کیا فرمایا جب ان بزرگ کا ظہور ہو یہ خرقہ ان کے حوالے کرنا۔1013ھ میں پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے سید شاہ سکندر قادری رحمتہ اللہ علیہ نے یہ خرقہ مبارک آپ کے حوالے کیا(اسکی تفصیل آگے آئے گی)

(۸) حضرت شیخ احمد جام قدس سرہ کا ارشاد ''میرے بعد سترہ آدمی میرے ہمنام پیدا ہونگے ان سب کے آخر کے صاحب چار سو سال بعد پیدا ہونگے۔ سب سے افضل ہونگے ...... واضح رہے حضرت احمد جام علیہ الرحمۃ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔

(۹) حضرت مولانا جامی قدس سرہ کا ارشاد نفحات الانس میں ہے ۔ مذکورہ بیان کی صداقت بیانی فرمائی ہے۔

(۱۰) حضرت داوٗد قیصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اولو العزم انبیاء کی شریعت کا زمانہ بھی ہزار سال ہوتا رہا ہے۔ اس امت میں بھی بعثت نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے 1 ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوگا۔ دین کی درستی کرے گا

(۱۱) خواجہ بدخشی علیہ الرحمۃ کا الہام ''سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک افضل ترین ولی اولیائے امت ملک ہندوستان میں پیدا ہونے والا ہے۔ خواجہ بدخشی ؒ نے صحیفہ شریفہ بھی دیا جو کہ ان کے بعد سید نا مجدّ دالف ثانی رحمہ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

(۱۲) دیگر مشائخ کرام کے الہام ''حضرت شیخ سلیم چشتی ؒ شیخ نظامی ؒ شیخ عبداللہ سہروردی ؒ کے الہام بھی مثل مذکورہ الہام نمبر 11 ہیں۔

تعمیر قلعہ اور تعمیر شہر سرہند

اختصار کے ساتھ۔ لفظ سہرند (شیروں سے بھرا ہو جنگل)

سہر بمعنی شیر اور رند بمعنی جنگل ۔ کثرت استعمال سے سرہند ہو گیا۔

نام کی وجہ تسمیہ:۔

کبھی اس مقام پر وحشت ناک جنگلی شیروں کا علاقہ تھا۔ایک روز فروز شاہ خلجی کے عہد میں اس جنگل ہی سے عمال شاہی خزانہ کو لاہور سے دہلی لے جا رہے تھے۔ان میں سے ایک شخص عارف اور صاحب دل تھا۔اس نے وہاں چشم باطن سے نور تحت الثریٰ سے فوق العرش تک محیط ملاحظہ فرمایا پس جب عارف دہلی پہنچے تو بادشاہ کے پیر مخدوم جہانیاں قدس سرہ سے جو وہاں آئے ہوئے تھے اس کا تذکرہ کیا انہوں نے بادشاہ سے فرمایا ہمارے سلسلہ میں سینہ بہ سینہ وصیت چلی آتی ہے کہ ہندوستان میں زمانہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک ہزار سال بعد ایک بزرگ وحید امت پیدا ہو گا۔ جو امام وقت مجدد اسلام اور فیضان ولایت ونبوت سے مالامال ہوگا اور اولیائے سابقین کی سب نعمتیں اس کو حاصل ہونگی اس کے ظہور کا مقام آج معلوم ہوا ہے۔وہاں کچھ آبادی ہو جائے

بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ فتح اللہ کو بطور خاص اس کام کی سربراہی کی خدمت سپرد کی۔وہ کئی ہزار آدمی لے کر اس جنگل میں تشریف لے گئے۔اور ایک مرتفع مقام پسند کر کے قلعہ کی بنیاد رکھی۔تعمیر میں مصروف رہے مگر جسقدر تعمیر کا حصہ دن کو بنا ہوتا تھا رات کو سب گر جاتا تھا۔تجسس کیا سبب معلوم نہ ہوا۔بادشاہ کو اطلاع دی بادشاہ نے حضرت مخدوم جہانیاں علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عرض کرایا۔آپ نے اپنے خلیفہ امام نماز رفیع الدین کو جو وزیر موصوف کے برادر خرد تھے اس کام کی سربراہی کیلئے مامور فرمایا۔ اور وہاں کی قطبیت اور ولایت دے کر روانہ فرمایا۔انہوں نے موقع پر پہنچ کر نور باطن سے اس کا سبب دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ شاہی پیادوں نے حضرت شاہ شرف بوعلی

قلندر علیہ الرحمتہ کو بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا رکھا ہے۔ وہ رات کو اثر ڈال کر عمارت گرا دیتے ہیں۔ آپ نے حضرت قلندر صاحب سے بہت معذرت کی۔ اعزاز فرمایا تو قلندر صاحب نے فرمایا کہ آپ کو بلوانے کے لئے ایسا کرتا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک وحید امت کی بشارت کیلئے یہاں بھیجا ہے جو تمام روئے زمین سے کفر وشرک کی ظلمت کو دور کرے گا پھر ان دونوں اصحابؒ نے مل کر 760ھ میں قلعہ کی بنیاد رکھی۔ جو تھوڑی مدت میں تیار ہو گیا شہر پر رونق بھی آباد ہوا۔

بیت: سرہند مگو کہ رشک چین است   خلد است بریں کہ برزمین است

سرہند شریف میں جناب شاہجہانؒ بادشاہ نے جو امام ربانیؒ اور آپؒ کی اولادؒ کا مرید تھا 1044ء میں ایک عالی شان محل اور باغ تعمیر کرایا۔ 1077ھ تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی بعدہ اورنگزیب عالمگیرؒ تسخیر دکن میں مصروف ہو گیا۔ یہاں سکھوں نے شہر کو لوٹ مار کر کے اجاڑ دیا۔ اب کچھ آبادی باقی ہے۔ ہر سال 26 صفر سے 28 صفر تک حضرت امام ربانیؒ کا عرس ہوتا ہے۔ ہزارہا برگزیدہ بزرگ جمع ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں۔ اس تقریب سعید میں شرع شریف کی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ صبح وشام صرف کلام اللہ کا ختم ہوتا ہے۔ یہ شہر دہلی کے شمال مغرب میں 37 اور لاہور سے بجانب مشرق 33 فرسنگ اور کابل سے 125 فرسنگ پر واقع ہے۔ تمام اسلامی ممالک سے عقیدت مندوں کا جم غفیر سرہند شریف حاضری دیتا رہتا ہے۔ سرہند شریف کے قریب شہر براس انبیاء علیہم السلام کے مزرات ہیں۔ سرہند شریف کو دوسرے شہروں پر فضیلت ہے یہاں سے نور بلند ہوتا ہے جیسا کہ بیت اللہ شریف سے یہ آپؒ

کے قلبی انوارات کا حصہ ہے۔ فیوض وانوار کی کثرت ہے ظہور کی بہتات ہے یہ خانوادہ فاروقی کا مسکن ہے تجدد، احیائے دین کی کرنیں تمام عالم میں ضوفگن ہیں۔

حاشیہ:

[1] حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوب شریف میں نصیحت فرمائی کہ حضرت مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ کی کتب سے حضرات اصحاب رضی اللہ عنہم کا ذکر خیر مطالعہ کیا جائے

[2] یاد رہے سرہند شریف کے قریب انبیاء علیہم السلام کی مبارک قبور بھی ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہ نے بھی ذکر فرمایا ہے۔

فضائل

حسب ونسب وسلسلہ نسبت طریقت

نسب نامہ ستائیس واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

ابیات:

قلم بال ہما کا ہو شاخ پاک طوبی کا — کسے قدرت جو لکھے نام نامی شاہ والا کا

محیط بحر عرفان ہے نگین ہے عرش علی کا — وہ نور حق نما احمد احمد سے ہے ظہور اس کا

آپ کا نام نامی احمد۔ لقب بدرالدین۔ کنیت ابوالبرکات۔ منصب خزینۃ الرحمت۔ قیوم زمان اور مجدد الف ثانی۔ عرف امام ربانی محبوب صمدانی مذہب حنفی ہے۔ طریقہ مجددیہ

۔جامع کمالات جمیع طرق قادریہ، سہروردیہ، کبریہ، قلندریہ، مداریہ، نقشبندیہ چشتیہ، نظامیہ، صابریہ۔

نسب:۔

شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جس کے ہوگئے پانی وہی فاروق اعظمؓ نام ہے جد گرامی کا حضرت شیخ احمد بن مخدوم عبدالاحدؒ۔ بن شیخ زین العابدینؒ۔ بن شیخ عبدالحیؒ بن شیخ حبیب اللہؒ۔ بن امام رفیع الدینؒ بانی قلعہ سرہند شریف۔ شیخ نصیرالدینؒ بن شیخ سلیمانؒ بن شیخ یوسفؒ بن الشیخ اسحٰقؒ بن شیخ عبداللہؒ بن شیخ شعیبؒ بن شیخ احمدؒ بن شیخ یوسفؒ بن شیخ شہاب الدینؒ معروف بہ فرخ شاہ کابلی بن شیخ نصیرالدینؒ بن شیخ محمودؒ بن شیخ سلمانؒ بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہؒ داعظ اصغر بن شیخ عبداللہ داعظ اکبرؒ بن شیخ ابوالفتح شیخ اسحاقؒ بن شیخ ابراہیمؒ بن شیخ ناصرؒ بن شیخ عبداللہؓ بن سیدنا عمر بن الخطابؓ حضرت عمرؓ کا سلسلہ نسب حضرت کعبؓ تک اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب بھی کعب تک ہے۔ حضرت کعبؓ کا زمانہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے 560 پہلے ہے۔ جو کہ آنجناب سرور کائنات صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم کا ذکر آمد میلا دو مدح مبارک تمام قریش کو جمع کر کے فرمایا کرتے تھے۔

جیسا کہ اسمائے گرامی آباواجداد ہی سے ظاہر ہے کہ یہ جملہ بزرگ چرخ ولایت وعرفان کے آفتاب اور برج ہدایت ایمان کے ماہتاب تھے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں اوران کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی شادی حضرت فاطمہؓ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی بقول ابوجعفر محدث آپ

کی اولا داخل سادات ہے۔ شیخ ناصرؒ شیخ ابراہیم تابعین السحاقؒ ابراہیمؒ تبع تابعین سے ہیں۔ واعظ اصغر تک یہ خاندان حجاز ہی میں رہا۔ شیخ مسعودؒ خلفائے عباسیہ کے اصرار سے بغداد شریف میں مقیم ہوئے۔

فرخ شاہ کابلی حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے بھی جد اعلیٰ ہیں۔ کابل سے آئے آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا بت خانے توڑے مساجد تعمیر کرائیں۔ اسکے بعد آپ نے ایران توران بدخشاں خراسان کو مسخر کیا۔ دار الخلافہ کابل رکھا۔ افغانوں اور مغلوں میں زمین کی حد تقسیم کی آخر پر امارت چھوڑ کر ایک درّہ متصل کابل گوشہ نشینی اختیار فرمالی اب وہ درہ فرخ شاہ کے نام سے مشہور ہے۔ شیخ یوسفؒ ان کے جانشین ہوئے آخر انہوں نے بھی گوشہ نشینی اختیار فرمائی۔ احمدؒ بن یوسفؒ بن فرخؒ نے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ سے بھی خلافت پائی۔ ان کی آگے اولاد حضرت عبداللہؒ نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ سے خلافت پائی حتیٰ کہ امام رفیع الدینؒ خلیفہ ہوئے جن کا ذکر خیر تعمیر شہر سرہند میں ہوا۔

امام رفیع الدینؒ:۔

جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ انہوں نے قریباً چار سو شیوخؒ سے اکتساب فیض کیا۔ بالآخر بمقام اچ شریف علاقہ ملتان میں سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اکمل ہوئے۔

شیخ عبدالاحد علیہ الرحمۃ:۔

قدوۃ العارفین مخدوم عبدالاحد امام ربانی کے والد ماجد اور پیر طریقت بھی ہیں

عبدالقدوس گنگوہیؒ نے ان سے فرمایا" اگر میں زندہ رہا تو امام ربانی کو وسیلہ قرب الٰہی گردانوں گا"

حضرت شیخ رکن الدینؒ نے بھی حضرت عبدالاحدؒ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا ۔(طریقہ ،قادریہ، چشتیہ ،صابریہ کا) حضرت شاہ کمال کیتھلی قادریؒ سے بھی خلافت ملی حضرت امام ربانیؒ فرمایا کرتے تھے" ہم کو جب خاندان قادریہ کے مشائخ کا کشف ہوتا ہے تو بعد حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کے شاہ صاحب شاہ کمال کیتھلیؒ جیسا کوئی بزرگ نظر نہیں آتا۔شاہ کمالؒ کا وصال 19 جمادی الثانی 921ھ بعمر 80 سال ہوا۔قصبہ کیتھل مضافات سرہند شریف میں دفن ہوئے۔حضرت مخدوم والد گرامی امام ربانی نے کابل سے بنگال تک سیاحت فرمائی۔اور مشائخ سے استفادہ کیا نہایت ہی بلند پایہ بزرگ تھے۔کئی رسالے لکھے ان میں الہامی باتیں ہی ہیں۔

آپؒ اصولاً فروعاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے۔عوارف المعارف۔فصوص الحکم۔مواقع النجوم وغیرہ نہایت عمدگی سے طلباء کو پڑھاتے تھے۔وحدۃ الوجود کی تفہیم وجودی طریقے سے کرتے فرماتے جب مجھ کو کسی امر کا انکشاف ہوتا ہے تو قرآن وحدیث وشاہد عدول کے روبرو پیش کرتا ہوں اگر مطابقت ہو تو قبول کرتا ہوں ورنہ رد کرتا ہوں۔

مریدین وتلامذہ:۔ ہزاروں مرید اور صدہا شاگرد تھے۔قدوۃ المشائخ شیخ برک لاہوریؒ مصنف شطحیات وسفینۃ الاولیاء وغیرہ استاد ظاہر وباطن شاہزادہ دارا شکوہ آپ کے مرید تلمیذ تھے۔

بوقت وصال حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو فرمایا ''میں محبت اہلبیتؓ میں سرشار ہوں نعمت کے دریا میں مستغرق ہوں'' اس کا ذکر مکتوبات شریف امام ربانی میں موجود ہے۔

؎ الٰہی بحق بنی فاطمہؓ — کہ برقول ایماں کنی خاتمہ

وصال 17 رجب 1007ھ عمر اسی سال مزار شریف سرہند شریف میں ہے۔ بجانب شمال ایک میل پر واقع ہے۔

مخدوم عبدالاحدؒ کے خوارق و کمالات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

اولاد امجاد جناب مخدومؒ:۔

شادی ایک بزرگ زادی بمقام سکندن جواب ضلع بلندشہر میں ایک قصبہ ہے ہوئی تھی۔ سات صاجزادے تولد ہوئے۔

1- شیخ شاہ محمدؒ۔ اپنے والدؒ سے ظاہری و باطنی تعلیم خلافت پائی۔

2- شیخ مسعودؒ۔ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے مرید ہوئے۔

3- آپ کا نام معلوم نہ ہوسکا۔

4- شیخ احمد (امام ربانی) جن کے ذکر خیر کیلئے یہ ناکارہ اپنی پست ہمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

5- شیخ غلام محمدؒ۔ حالات مکتوبات جلد اول میں مندرج ہیں۔

6- شیخ فوادؒ دفتر اول میں حال درج ہے۔

7- آپ کا حال معلوم نہ ہوسکا۔ (بہر حال تمام صاجزادے اولیاء اللہ تھے)

سلسلہ طریقت

سلسلہ طریقت کا مختصر ذکر پاک بھی سلسلہ نسب کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔
(بطور تبرک) اسکے بعد آپ (حضرت مجدد الف ثانیؒ) کی ولادت پاکیزہ کا بیان آئے گا۔
سلسلہ طریقت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اسمائے گرامی حصول
برکات ونجات کیلیئے (۱) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ احوال ذکر خیر (3) میں ملاحظہ فرمائیں
بالتفصیل

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ احوال مختصراً ذکر خیر (2) میں عرض کیئے ہیں
(۳) حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ذکر خیر (5) متفرق میں ذکر خیر لکھا ہے
امام زین العابدین علیہ السلام آپؓ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ آپ کی پھوپھی ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ، مجتہد، ہ فقیہ مفسرہ، محدثہ، عابدہ، زاہدہ، صابرہ، شاکرہ،
راکعہ، ساجدہ، صائمہ رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے آپ کی تربیت و پرورش کی ان کو علم کا
مجمع البحرین بنا دیا۔ حافظ الحدیث جلیل القدر تابعی وصال 24 جمادی الاولیٰ
108/107/106 ہجری مزار شریف مدینہ منورہ میں ہے۔
(۴) امام جعفر صادق علیہ السلام آپ کی والدہ حضرت قاسمؓ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا
خمیر انوار نبوت سے بنا ان کا حال ذکر خیر (5) میں لکھا ہے وصال 15 رجب 145ھ
مزار شریف مدینہ منورہ میں ہے۔
(۵) شیخ بایزید بسطامیؒ: ان کا ذکر خیر بھی ذکر خیر (5) متفرق میں مختصر لکھا ہے۔ سلطان
العارفین ایک سو تیرہ 113 مشائخ کی خدمت وصحبت میں رہے۔ صدیقوں کیلیئے برہان
اور سلطان العارفین ہیں۔
(۶) شیخ ابوالحسن خرقانیؒ: ذکر خیر (5) میں دیکھئے۔ خواجہ بسطامیؒ خرقان سے گزرتے تو

ٹھہر جاتے اسی طرح سانس لیتے جیسے خوشبو سونگھتے وقت (ابوالحسن کی خوشبو) سلطان محمود غزنوی ؒ کو اپنا کرتہ عنایت فرمایا۔ ملفوظات (۱) بہتر وہ دل جس میں خدا کی یاد ہو (2) تنہائی میں عافیت ہے (3) خاموشی میں سلامتی ہے۔ خرقان ایک گاؤں کا نام ہے۔

(۷) شیخ ابوعلی فارمدیؒ۔ سیدنا امام غزالیؒ آپ کے مرید تھے۔

(۸) خواجہ یوسف ہمدانیؒ۔ پانچویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔

(۹) خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ۔ سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے تربیت یافتہ۔ سلسلہ نقشبندیہ کے سردار۔ آٹھ کلمات طیبہ برائے سالکین اور خواص عوام فرمائے۔ (کتاب خیرالخیر مصنف خواجہ محبوب عالم سیدویؒ میں یہ کلمات مقدسہ تفصیل کے ساتھ مندرج ہیں)

(۱۰) خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ

(۱۱) خواجہ محمود انجیر فغنویؒ

(۱۲) خواجہ عزیزان علی رامیتنی۔ خواجہ عزیزانؒ نے باورچی سے فرمایا ''مانگ جو مانگتا ہے عرض کی مجھے اپنے جیسا کردو'' آپ نے توجہ فرمائی اور اپنے جیسا بنا دیا نوٹ: ایسا ہی واقعہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا اور آپ نے اپنے نانبائی کو اپنے جیسا بنا دیا تھا۔

(۱۳) خواجہ محمد بابا سماسیؒ

(۱۴) خواجہ شمس الدین امیر کلالؒ (کوزہ گر تھے)

(۱۵) امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری قدس سرہ حال ذکر خیر (5) میں لکھا ہے فرمایا ''دل کی نگرانی کرو'' آپ کے بے شمار خلفاء بڑے جلیل القدر اولیاء اللہ ہوئے مثلاً خواجہ محمد پارساؒ۔ خواجہ علاؤالدین عطارؒ۔ خواجہ یعقوب چرخیؒ۔

(۱۶) خواجہ علاؤالدین عطارؒ۔ مرض الموت میں خواجہ نقشبندؒ سے باتیں کرتے تھے۔

(۱۷) خواجہ یعقوب چرخیؒ

(۱۸) خواجہ عبید اللہ احرارؒ۔ عبودیت میں درجہ کمال رکھنے والے (حر احرار کا واحد) فرماتے ''شریعت پر عمل ضروری ہے''

(۱۹) خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) خواجہ درویش محمد علیہ الرحمۃ

(۲۱) خواجہ محمد امکنگی قدس سرہ

(۲۲) سیدنا خواجہ محمد باقی محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ ولادت کابل میں 971ھ سارا دن بصورت مراقبہ توجہ الی اللہ میں رہتے۔ جناب مرشدؒ کے حکم پر ہندوستان میں تشریف لائے۔ لاہور میں بھی قیام فرمایا۔ لاہور کی ایک مسجد میں نماز فرض کے دوران سینہ سے رقت کی آواز عوام نے سنی۔ پھر گھر میں نماز پڑھنے لگے۔ آپ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال مناسبت تھی۔ استخارہ کیا۔ حضرت امکنگیؒ نے ارشاد و حکم ہندوستان آنے کے وقت فرمایا ''ہند میں ایک مرد خدا آپ سے فیض یاب ہوگا جس سے جہان منور ہوگا'' لاہور سے دہلی آئے۔ دہلی کو علوم وفنون علماء وصلحاء اولیاء کے باعث مرکزی حثیت حاصل تھی۔ قلعہ فیروز آباد کی مسجد میں قیام فرمایا۔ 1008ھ میں حضرت شیخ احمدؒ سرہند شریف سے حج کیلئے روانہ ہوئے۔ دہلی میں خواجہ باقی باللہؒ کی شہرت سنی۔ حاضر ہوئے بیعت ہوئے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے غلبہ عشق الہی کا یہ حال تھا کہ جس پر نظر پڑتی وہ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتا نانبائی والا واقعہ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے تفسیر عزیزی پارہ عمہ میں درج فرمایا ہے۔ مختصراً یہ ہے ایک نانبائی پر آپ خوش ہوئے فرمایا

مانگ جو مانگتا ہے اس نے صد بار کہا ''اپنے جیسا کر دو'' حجرے میں لے گئے۔ خصوصی اتحادی توجہ سے نوازا وہ سہ نہ سکا تین دن کے بعد وصال فرما گیا''۔ تفصیل کے ساتھ کئی کتب میں یہ واقعہ مندرج ہے۔

وصال حضرت باقی باللہ علیہ الرحمۃ 25 جمادی الثانی 1012ھ بلند آواز میں ذکر اسم ذات میں مشغول رہتے ہوئے وصال فرمایا۔ مزار شریف دہلی میں ہے مزار شریف پر چھت وغیرہ نہیں ہے۔

(۲۳) حضرت جناب شیخ احمد سرہند قدس سرہ الکریم

ولادت باسعادت:۔

اکبر بادشاہ پر جعلی کتاب کا نزول اور مجدد دین وملت کی ضرورت۔

اکبر بادشاہ کے عہد میں جسقدر کفر والحاد کو فروغ شرع اسلام کو ضعف پہنچا وہ محتاج بیان نہیں۔ وزیر ابوالفضل نے ایک کتاب اکبر کو لا کر دی اور کہا آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے تاکہ آپ اس پر عمل کریں۔ چنانچہ اس کتاب میں ایک آیت یہ بھی تھی جس کا ترجمہ ''اے بشر تو گائے کو ذبح مت کر اگر کریگا تو تیرا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا''

شخصی طاقتیں بادشاہی مقابلہ سے عاجز تھیں (امداد غیبی کا ہر کس وناکس کو انتظار تھا اور امام وقت مجدد اسلام کے ظہور کے لئے سب چشم براہ تھے۔

شعر:۔

؎ نگاہیں لگ رہی تھیں نور حق کب جلوہ گر ہوگا　　کھلے گا یا الٰہی کب وہ دروازہ عنایت کا

شعر:۔

تشریف لائیے شہ کون ومکان شتاب راہیں بتائیے ہمیں صدق وثواب کی

10 محرم 971ھ شب جمعہ کو ایک نور عالم تاب آسمان سے ظاہر ہوا۔ اور تمام خلقت نے مشاہدہ کیا اسی تاریخ میں آپ نے شکم مادر میز بزرگوار میں قرار پکڑا[1]

اشعار:۔

ہے مجدد الف ثانی جس کا قطبوں میں خطاب وہ امام حق بصد جاہ جلال آنے کو ہے

دور کرنے کو جہاں سے شرک کی تاریکیاں نور محبوب خدائے ذوالجلال آنے کو ہے

آن کر وہ نور سنت ہر طرف پھیلائے گا نائب برحق نبیؐ بے مثال آنے کو ہے

[1] حضرت خواجگان نقشبندیہؒ کے تفصیلی حالات کیلئے تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مصنف علامہ نور بخش توکلیؒ کا مطالعہ فرمائیے گا۔ (2) خواجہ باقی باللہؒ کا مختصر حال ذکر خیر (5) میں بھی لکھا ہے۔

بعد گزرنے مدت حمل نو ماہ چار روز ماحیٔ بدعت نے بوقت شب جمعہ چودہ 14 شوال 971ھ کی جلوہ گری فرمائی۔ نظم ومنقبت متعلقہ ولادت طیبہ:۔

(۱) نائب خیرالوری پیدا ہوئے نور چشم مرتضےٰ پیدا ہوئے

(۲) ہے وہ ذات احمد اسرار حق جس سے پر نور یہ چودہ طبق

(۳) صدق صدیقیؓ ہے ان سے پرضیاں عدل فاروقیؓ میں آیا انجلاد

(۴) اور عثمانیؓ حیا کا ہے ظہور مرتضائیؓ علم کا پھیلا نور

اثنائے ولادت کے واقعات:۔

آٹھ واقعات پیش آئے جن کی تفصیل روضہ قیومیہ میں درج ہے۔

(۱) کل اولیائے امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہؒ کو مبارک باد دی۔ آپ کے مدارج عالیہ بیان فرمائے۔

(۲) آپ کے والد ماجدؒ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ تشریف لا کر آپ کے کانوں میں اذان وتکبیر کہی۔ آپ کے مدارج بیان فرمائے۔

(۳) آپ کے والد ماجدؒ نے انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کاملین اور ملائکہ مقربین کو مع ستر ہزار علم سبز دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سنا۔

(۴) شیخ عبدالعزیزؒ خلیفہ شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ ولادت کے وقت سرہند شریف میں تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ملائکہ کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان فرما رہے ہیں۔

(۵) شیخ ابوالحسن پٹنیؒ سرہند شریف میں تھے دیکھا کہ تمام انبیاء واولیاء جمع ہیں۔ ایک بزرگ نے ممبر پر چڑھ کر بیان فرمایا کہ جس قدر کمالات آج تک علیحدہ علیحدہ اولیاء کو دیئے گئے تھے آپ کو اس کا مجموعہ عطا کیا گیا۔

(۶) ولادت سے ایک ہفتہ تک سرور مزامیر سب باجے بیکار رہے۔ بہت سے قوالوں مطربوں ارباب نشاط نے توبہ کی

(۷) صوفیاء ارباب سماع پر کشف سے آپ کے کمالات منکشف ہوئے تمام اولیاء نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

(۸) اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا۔ ہر چند سیدھا کیا گیا سیدھا نہ ہوا بادشاہ نے ڈراؤنی خواب دیکھی۔ نجومی وغیرہ نے تعبیر دی کسی بزرگ کے ظہور سے آپ کے آئین میں زوال آئے گا۔ سلام جان ودل حضرت مجددؒ الف ثانی پر۔

زمانہ طفولیت

آپ ؒ مختون پیدا ہوئے۔ گریہ زاری نہ کی۔ برہنہ نہ ہوئے۔ کپڑا یا بدن کبھی نجس نہ ہوتا۔

واقعہ:۔ ایک بار آپ زمانہ رضاعت میں علیل ہو گئے۔ آپ کے والد ماجد ؒ حضرت شاہ کمال ؒ کو آپ کے پاس لائے تا کہ دم و دعا فرمائیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھا جوش میں آ کر فرمایا "اللہ تعالیٰ عمر دراز فرمائے یہ عالم باعمل اور عارف کامل ہے اور بہت سے بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامن عافیت میں مستفید ہونگے" تا قیامت اس کا نور روشن رہیگا۔ اکثر اولیاء امت اس کی ولادت کی خبر مجھے دے گئے ہیں"

بعدہ شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کے دہن مبارک میں محبت سے دیدی آپ نے خوب چوسا۔ شاہ صاحب ؒ نے فرمایا "طریقہ قادریہ کی تمام نعمت اس کو پہنچ گئی"

مبارک ہو سوار مرکب ایام آیا ہے
بہار گلشن تجدید کا پیغام لایا ہے

علم شریعت:۔

قرآن مجید حفظ کیا۔ والد ماجد ؒ سے علوم ظاہری کی تحصیل شروع کی۔ چند ہی روز میں درسی علوم کتب ضروریہ سے فارغ ہو گئے۔ بعدہ دیگر علماء مولانا کمال کشمیری سے سیالکوٹ جا کر چند کتب مشکلہ کا مطالعہ فرمایا۔ کشمیر میں یعقوب صرفی ؒ سے کتب احادیث سنا کر سند حدیث اور اجازت طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل فرمائی۔

فاضل بہلول بدخشاں سے جو بالآخر آپ کے مرید بھی ہوئے خلافت پائی ۔(تفسیر واحدی تفسیر بیضاوی صحیح بخاری مشکواۃ ترمذی وشمائل جامع صغیر قصیدہ بردہ وغیرہ دیگر بے شمار کتب پڑھیں) سترہ سال کی عمر میں تمام علوم سے فارغ ہو گئے اور بشارت ہوئی ’’آپ طبقہ ء محدثین میں داخل ہو گئے‘‘ پھر آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے ۔مختلف ممالک سے صدہا طلباء جوق در جوق آنے لگے۔

رات دن درس وتدریس کا مشغلہ تھا۔ درس حدیث وتفسیر گرم رہتا تھا۔ بہت لوگ فارغ التحصیل ہوئے۔ایک دومرتبہ دارالخلافۃ اکبر آباد میں جانا ہوا ابوالفضل اور فیضی سے ملاقات ہوئی۔ پھر واپس آ گئے۔

سند مصافحہ :۔

آپ نے حاجی عبدالرحمٰن بدخشیؒ سے مصافحہ کیا۔انہوں نے حافظ سلطان ادھمؒ سے انہوں نے شیخ محمودؒ سے۔انہوں نے شیخ عبد منحمن حبشیؒ سے۔انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

علم طریقت

آپ کا اپنے والد ماجدؒ سے خلافت پانا:۔

اولاً آپ اپنے والد ماجد مخدوم عبدالاحد قدس سرہ العزیز کے مرید ہوئے۔ آپ نے ان کی صحبت کیمیا کو لازم پکڑا۔ ریاضت وعبادت میں مشغول ہوئے۔انہوں نے پندرہ سلاسل میں آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

آپ نے والد ماجدؒ سے ان کی تمام کتب کے علوم بھی حاصل کئے۔اور ایک

خاص نسبت بھی۔ جو حصول علم وعبادت ومعرفت میں مدد دیتی ہے۔ بہت امداد شامل حال ہوئی۔ بے شمار شیوخ کی امداد ملی۔ والد ماجدؒ نے طریقہ نقشبندیہ کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ہندوستان اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے افسوس کہ ہم کو اس سلسلہ عالیہ سے استفادہ کا موقع نہ ملا۔

سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہمیشہ سے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوق تھا۔ اسلئے آپ ہمیشہ بے چین رہتے تھے۔ کیونکہ والد ماجدؒ سن رسیدہ ہو گئے تھے۔ بوجہ ان کی خدمت کے آپ ان کی مفارقت گوارا نہ کر سکتے تھے۔ 1000ھ میں والد ماجدؒ نے وصال فرمایا۔ 1008ھ میں آپ نے حج کی غرض سے سفر کیا جب دہلی پہنچے مولانا حسن کشمیری جو آپ کے دوستوں اور خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصوں میں سے تھے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ سے خواجہ صاحبؒ کے کمالات کا اظہار کر کے ملاقات کرنے کے لئے تحریک کی اور بیان کیا کہ حضرت خواجہ صاحب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں فرد یگانہ ہیں۔ چونکہ آپ نے والد ماجدؒ سے سلسلہ نقشبندیہ کی تعریف سنی تھی اور کتابیں بھی پڑھیں تھی متعلقہ اہمیت سلسلہ۔ آپ مولاناؒ کے ہمراہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خلاف معمول حضرت خواجہؒ نے آپ سے خانقاہ شریف میں چند روز قیام کرنے کیلئے عرض کیا۔ آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا لیکن رفتہ رفتہ ایک ماہ دو ہفتہ کی نوبت ہوگئی۔

طریقہ نقشبندیہ میں بیعت:۔

ابھی دوروز بھی نہ گذرے تھے۔آپ پر شوق انابت واخذ طریقہ خواجگانؒ نے غلبہ کیا آپ نے بیعت کیلئے درخواست کی بلا استخارہ خلاف عادت حضرت خواجہ صاحب نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا ذکر قلبی تعلیم فرمایا۔دل فوراً ذاکر پا گیا۔دن بدن ترقیات عالیہ وعروجات متعالیہ ظاہر ہوتے رہے۔

حضرت خواجہؒ کا خاص واقعات ظاہر فرمانا

ہند میں آمد:۔

(1) ''مرشدی حضرت خواجہ محمد آدم املنگی قدس سرہ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان جاؤ وہاں تم سے اس سلسلہ شریف کا رواج ہوگا۔میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا تو اضع کرنے لگا آپ نے مجھے استخارہ کا حکم دیا۔حسب ارشاد استخارہ کیا تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے دل میں خیال کیا اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو مجھے اس سفر میں آسانی حاصل ہوگی۔وہ طوطی میرے ہاتھ پر آگئی اور میں نے اپنا لعاب اس کے منہ میں ڈالا اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی ۔صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا فرمایا''طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے پس تمہارے دامن تربیت سے ایک ایسا شخص نکلے گا کہ عالم اس کے نور سے منور ہوگا اور اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں۔

حضرت خواجہؒ کی سرہند میں تشریف آوری

(۲) ''جب ہم آپ کے شہر سرہند پہنچے تھے تو خواب میں دیکھا تھا میں ایک قطب

کے جوار میں اترا ہوں مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں کی تلاش میں نکلا جن جن درویشوں کو دیکھا نہ وہ آثار پائے اور نہ کسی میں علامت قطبیت۔ میں نے کہا شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو۔ جب میں نے آپ کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا اور اسکی قابلیت بھی میں نے آپ کے اندر معائنہ کی''

(۳) ''میں نے دیکھا ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا۔ اور اس کی روشنی بڑھتی گئی۔ اور لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کئے۔ جب میں سرہند کے قرب وجوار میں پہنچا تو دشت و بیابان میں بہت مشعلیں روشن دیکھیں۔ اسے بھی میں آپ کے متعلق سمجھتا ہوں''

عروج:۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں ''یہ فقیر ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی برحق اندراج النہایت فی البدایت والی السبیل الوصل الی درجات الولایۃ شیخنا وامامنا محمد باقی قدس سرہ السامی کی خدمت میں پہنچا جو خلفائے کبار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ہیں'' ...... بے شمار مدارج کے بعد دل میں اسقدر وسعت پیدا ہوگئی کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اسکے پہلوں میں رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دینے لگا'' اس کے بعد میں نے ہر ہر فرد عالم اور ہر ہر ذرہ کو دیکھا ...... پھر مرتبہ حق الیقین بھی حاصل ہوا'' پھر آگے کئی مدارج کئی منازل طے فرمائے۔ کوئی مقام نہ رہا جسے حاصل نہ کیا''

حضرت خواجہ صاحب ؒ نے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی نسبت اپنے ایک دوست کو تحریر فرمایا:۔

''اہل سرہند سے ایک بزرگ شیخ احمد ہیں بڑے فاضل اور کثیر العمل عالم ہیں

۔فقیر نے چند روز ان کی صحبت میں نشست و برخاست کر کے بہت سے عجائب روزگار کا مشاہدہ کیا وہ ایک چراغ ہیں جو ایک عالم کو منور کریں گے الحمد للہ فقیر کے یقین میں کمالات جاگزین ہو گئے۔ان کے چند بھائی بھی ہیں جو سب کے سب نیک اور بزرگ ہیں۔ کئی عالم ہر وقت ان کی خدمت کیمیا خاصیت میں حاضر رہتے ہیں۔انہوں نے آپ کی صحبت میں بڑی بڑی استعدادیں حاصل کی ہیں شیخ کے صاحبزادگان جو ابھی کم سن ہیں اسرار الٰہی ہیں۔اور شجرہ طیبہ"

حضرت خواجہؒ کی جناب میں آپ کی عقیدت:۔

نہایت اعلیٰ اعتقاد تھا۔مبداء معاد میں فرماتے ہیں "ہمارے حضرت خواجہؒ کے ساتھ ہر مرید اپنی اپنی لیاقت کے بموجب علیحدہ علیحدہ عقیدت رکھتا تھا۔اور اسی کے بموجب ہر ایک سیراب ہوتا تھا۔میرا عقیدہ یہ تھا کہ بعد زمانہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ایسی محبت و تربیت و ارشاد سوائے حضرت خواجہ صاحب کے کسی کو نصیب نہیں ہوا ہوگا۔

حضرت خواجہؒ کی آپ پر عنایت:۔ بدرجہ اتم تھی۔"

خلافت:۔

خلعت خلافت سے آپ کو سرفرازی بخشی ۔اور سرہند شریف کو روانہ فرمایا۔ آپ بموجب ارشاد پیر بزرگوار تربیت طالبین اور ہدایت سالکین میں مشغول ہوئے۔

دوسرا سفر دہلی:۔

حضرت مجددالف ثانی علیہ الرحمۃ کے سینہ فیض گنجینہ میں شوق دیدار جمال

باکمال مرشد برحق موجزن ہوا۔ اور سرہند سے دہلی آئے۔ حضرت خواجہ" آپ کی خبر فرحت اثر سن کر مع خدام کابلی دروازہ تک استقبال کے لیے تشریف فرما ہوئے اور نہایت ہی اعزاز واحترام کے ساتھ اپنے نورنظر اعظم الخلفا کو اپنے ہمراہ خانقاہ شریف میں لاکر فروکش کیا۔ یہاں پہنچ کر آپ کے کمالات اور حالات کو اس قدر عروج واقع ہوا کہ آپ کے استعداد عالی کے خصائص سے جو اسرار ومعارف ظہور پزیر ہوئے حضرت خواجہ" خود اس طرح سے اخذ فرماتے تھے جیسے کوئی شاگرد استاد سے حدیث نقل کرتا ہے

خواجہ صاحب" کے بعض خلفاء ومریدین کے قلوب میں فتور پیدا ہوا فورا حضرت خواجہ" نے بقوت باطنیہ اس کا ادراک فرمالیا۔

بندگان خاص علام الغیوب در جہان جان جواسیس القلوب

اور حضرت غضبناک ہوئے اور فرمایا اگر تم اپنے ایمان کی بقا اور سلامتی چاہتے ہو تو حضرت مجدد" کی جناب میں باادب اور باعقیدت رہو کہ وہ مثل آفتاب ہیں اور ان کے انوار میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں یاد رکھو اس امت میں جو چار بزرگ افضل ترین اولیاء ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہیں''

بسا اوقات حضرت خواجہ صاحب" آپ" کو بر سر حلقہ بٹھاتے اور خود اپنے خلفاء ومریدین کے آپ" کے حلقہ میں مستفیدانہ شریک ہوتے اور بعد فراغت الٹے پاؤں واپس ہوتے کہ آپ کی طرف پشت نہ ہو اور اپنے جملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے۔

حضرت والئی سرہند شریف" نے عرض کیا اس غلام کو اسطرح نہایت شرمندگی ہے ارشاد فرمایا ہم بمطابق امر الہی کر رہے ہیں۔

خاص واقعہ:۔

حضرت خواجہؒ کے ایک خاص مرید حضرت مجدؔ دالف ثانیؒ کی ایک دوتوجہ میں وہ خاص مرید خواجہ بیگی فائض المرام اور کامل الفرقان بن گئے۔

خاص واقعہ:۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ حضرت تاجدار تخت وتاج سرہند شریف حجرے میں آرام کرر ہے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کے ملنے کے لئے تشریف لائے اور خادم نے چاہا کہ آپ کو بیدار کردے حضرت خواجہؒ نے منع فرمایا خود حجرہ کے دروازہ کے پاس آپ کی بیداری کے انتظار میں کھڑے ہوگئے۔آپ گہری نیند کے باوجود خود اٹھ بیٹھے او رچار پائی سے نیچے اترے اور مضطرب الحال ہو کر فرمایا باہر کون صاحب ہیں؟ حضرتؒ نے ارشاد فرمایا ''فقیر محمد باقی'' ہے۔آپ فوراً حاضر خدمت مبارک ہوگئے۔

سرہند شریف کوواپسی:۔

جسقدر نعمت باطنی اور نسبت ہائے عالیہ حضرت خواجہؒ کو حاصل تھیں۔ایثار کر کے سب آپ کو عطا فرمائیں اور ردائے ارشاد آپ کے سر مبارک پر رکھ کر تمام خلفاء کی ہد ایت اور مریدین کی تربیت آپ کے حوالہ کی سرہند شریف لے آئے۔اور حسب ارشاد فرائض تربیت وہدایت سرانجام دیتے۔خواجہ صاحبؒ آپؒ کی ایسی رعایت اد ب کرتے تھے کہ اس سے زیادہ اور متصور نہیں ہوسکتی۔حالانکہ علوم مرتبت، کثرت فضیلت رکھتے تھے۔

حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کے خرقہ مبارک کی حوالگی

قطب الوجود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے خرقہ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ سید تاج الدین عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کے حوالہ کرنے کے لئے تفویض فرمایا تھا جو کہ یکے بعد دیگرے امانۃً حضرت شاہ سکندر قادریؒ کے پاس تھا۔ ان کے دادا شاہ کمال کیتھلیؒ نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا کہ اس خرقہ مبارک کو شیخ احمد سرہندیؒ کے حوالہ کر دو" انہوں نے تاءمل کیا۔ دوبارہ خواب میں تاکید فرمائی۔ انہوں نے ٹالا تیسری مرتبہ بحالت عتقبت فرمایا"اگر تم اپنی خیریت اور نسب کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ اس کے وارث کے حوالہ کر دو ورنہ تمہاری نسبت اور کرامت سب سلب کر لی جائیگی" شاہ سکندر ہیبت زدہ ہو کر خرقہ شریف کو لے کر آپ کی خدمت میں تشریف لائے۔ اور بوقت صبح خاندان قادریہ کی خلافت آپکو عطا کی آپ نے زیب تن مبارک کیا۔ نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ کیا۔

ارواح اولیاء کی آمد:۔

اسی اثناء میں روح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ ان کے بعد روح پر فتوح حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ مع خلفاء تا حضرت باقی باللہؒ تشریف لائے۔

دونوں حضرات میں باہم ارشادات ہوئے۔ حضرت مجددؒ الف ثانی علیہ الرحمۃ

وہ خرقہ پہن کر خلوت میں تشریف لے گئے تھے وہاں آپ کے دل میں خطرہ گذرا تھا مشائخ کے بھی عجیب معمول ہیں کہ جس کو جامہ پہنادیں خلیفہ بن گیا ورنہ چاہئے تھا کہ پہلے خلعت معنوی پہنائیں بعدازاں اپنا خلیفہ بنائیں۔ اس خطرہ کے بعد حضرت غوث الثقلین سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مع خلفاء کے تا حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ تشریف لائے اور اپنی نسبت خاصہ کے انوار سے مالا مال کر دیا۔ اسی وقت آپ کے دل میں خیال گذرا کہ میں نقشبندیوں کا پرورش یافتہ ہوں اور یہاں یہ معاملہ گذرا اسی اثناء میں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے لے کر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سب تشریف لائے خواجہ نقشبندؒ حضرت غوث الاعظم کے برابر بیٹھے اکابر نقشبندیہ نے فرمایا کہ شیخ احمد سے ہماری تربیت کمال، تکمیل کو پہنچے آپ کو ان سے کیا علاقہ؟ اکابر قادریہؒ نے فرمایا کہ انہوں نے اول چاشنی ہمارے دستر خوان سے کھائی ہے (اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ حضرت امام ربانی کے ایام شیر خوارگی میں تشریف لائے تھے اور حضرت امام ربانیؒ اس وقت بیمار تھے اور حضرت شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک امام ربانی کے دھن مبارک میں دے دی جس کو آپ نے بڑی دیر تک چوسا اور شفایاب ہو گئے) اور خرقہ بھی ہمارا ہی پہنا ہے اس بحث میں چشتیہ، کبرویہ، سہروردیہ، بھی تشریف لائے اور کہا کہ ان کے ہم بھی دعویدار ہیں (کیونکہ ان خاندانوں کی خلافت حضرت امام ربانی کو قبل از خواجہ باقی باللہؒ اپنے والد بزرگوارؒ سے مل چکی تھی)

حضرت امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ اس وقت اس قدر ارواح اولیاء جمع ہوئیں کہ تمام مکان گلی کوچے ودشت وصحرا بھر گیا۔ اور مناظرہ کو صبح سے ظہر تک وقت ہو گیا۔ اس اثنا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور بکمال کرم ونوازش

سب کی تسلی فرما کر اشارہ فرمایا چونکہ شیخ احمد کی تکمیل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اسی کی ترویج کریں اور باقی دیگر سلاسل کی نسبت بھی القا کریں۔ کہ ان کا حق بھی ثابت ہے اور اسی پر فاتحہ خیر پڑھا گیا اور سب رخصت ہو گئے یہ نورانی مبارک واقعہ 11 شعبان 1011ھ کا ہے۔ (بحوالہ حضرات القدس مصنف حضرت خواجہ بدالدین سرہندیؒ اور مولانا محمد ہاشم کشمیؒ کی تصنیف لطیف بھی) کتاب خیر الخیر میں خواجہ محبوب عالم سیدویؒ نے اور ''ذکر محبوب'' میں قبلہ خواجہ صدیق احمد سیدویؒ نے بھی یہ واقعہ بیان فرمایا ہے دیگر کتب میں بھی ہے۔

تیسرا سفر دہلی:۔

تیسری بار جب امام ربانی سرہند شریف سے دہلی شریف لائے تو حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے صاحبزادگان خواجہ عبید اللہؒ اور خواجہ عبداللہؒ جو اس وقت شیر خوار تھے آپ کے روبرو پیش کر کے القاء توجہ کے لئے ارشاد فرمایا آپ نے توجہات فرمائیں ۔بعد میں غائبانہ توجہ بھی فرماتے رہے۔ پھر خواجہ صاحبؒ نے حضرت امام ربانیؒ کے کمالات بیان فرمائے۔

قیام لاہور:۔

حضرت امام ربانیؒ بموجب ارشاد خواجہ صاحبؒ لاہور تشریف لائے۔ آپ کے فیضان عام اور کمالات تام کی بڑی شہرت ہوئی۔ مولانا جمال الدین تلویؒ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ و دیگر علماء آپ کے حلقہ ارادت وبیعت میں داخل ہوئے۔ اکثر مشائخ نے فیض حاصل کیا۔

بمطابق ''حضرات القدس'' امام ربانیؒ پہلی بار اپنے شیخ خواجہ صاحبؒ کے ساتھ لاہور آئے دوسری بار آپ مزارات پر حاضری دینے کیلئے حاضر ہوئے۔

لاہور ہندوستان کا روحانی وسیاسی مرکز تھا۔ یہاں حضرت امام ربانیؒ کی آمد وقیام کے دوران ایران، توران، بلخ، بخارا، افغانستان، خراسان، سے مشائخ کرام اور طالب علم آئے۔ جسقدر اولیاء صوفیاء قطب ابدال اور علماء شیوخ اس مدینۃ الاولیاء میں دفن ہیں کسی اور شہر میں نہیں ''داتا نگری'' کے مشہور حضرات کے اسمائے گرامی (جو شہر لاہور میں آتے جاتے رہے)

چشتی حضرات:۔

خواجہ غریب نواز معین الدین سنجری اجمیریؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، شیخ بدر الدین غزنویؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، امیر خسروؒ، میر حسن علائی سنجریؒ، نصیر الدین چراغ دہلویؒ، سید محمد حسین گیسودرازؒ، خواجہ نو محمد مہارویؒ، شاہ محمد سلیمان تونسویؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرات سہروردیہ:۔

حضرت سخی سرورؒ شاہکوٹ، خواجہ حمید الدینؒ، شاہ جیونہؒ، حاجی دیوانؒ خانقاہ ڈوگراںؒ، شادولہ دریائیؒ، ابوالخیر نولاکھ ہزارویؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

نقشبندی حضرات جو لاہور میں قیام پزیر رہے:۔

خواجہ محمد باقیؒ، امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ آدمؒ، قیوم رابع خواجہ محمد زبیر

سرہندیؒ، خواجہ امام علی شاہؒ، (مکان شریف) میاں شیر محمد شرقپوریؒ، سید جماعت شاہؒ، خواجہ محبوب عالم سیدویؒ، خواجہ صدیق احمد سیدویؒ، حضرت محمد عمر بیربلویؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

قادری حضرات:۔

عبدالحق محدث دہلویؒ، شاہ کمال گیلانیؒ، نوشہ گنج بخشؒ، حسن بادشاہؒ پشاور، محمد افضل قادریؒ، خواجہ حسین قادریؒ، پاک رحمٰن قادریؒ، بلھے شاہؒ قصور، علی حسین شاہؒ، قاضی سلطان محمودؒ، سید محمد غوث گیلانیؒ، شاہ سکندر گیلانیؒ، بچیار قادریؒ، (نوشہرہ)۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے قیام لاہور کے دوران تلقین وارشاد کی محافل کا انعقاد خوب جوش ومحبت سے ہوتا رہا۔ (نوٹ: اکبر بادشاہ کا قیام لاہور ز 1586ء تا 1599ء)

حضرت خواجہ صاحبؒ کا وصال اور امام ربانیؒ کی لاہور سے روانگی

آپ لاہور میں مقیم اور سرگرم حلقہ ذکر وشغل تھے۔ کہ خبر ملی کہ حضرت خواجہؒ کا چند دنوں کی علالت کے بعد 25 جمادالآخر 1012ھ دہلی میں وصال ہوا۔ آپ انا للہ وانا الیہ راجعون فرماتے ہوئے بے اختیار بحالت اضطرار لاہور سے دہلی کو روانہ ہوئے۔ اگرچہ راستہ میں سرہند شریف آیا مگر آپ گھر تک نہ گئے۔ شبانہ روز چل کر دہلی پہنچے اور مزار شریف پر حاضری دی۔ مخدوم زادوں اور برادران طریقت کو دلاسا دیا۔ سب نے دہلی میں قیام فرمانے کیلئے آپ سے التجا کی۔ آپ نے چند دن قیام فرما کر شکستہ دلوں کو تسلی بخشی تربیت اور ارشاد سلوک کو بمقابلہ عہد حضرت پیر مرشدؒ بہت زیادہ فروغ ہوا۔

بعض ناتجربہ کاروں کی ایک حرکت:۔

بعض حاسدان نے نکتہ چینی کی بعض خام پیر بھائی آپ سے منحرف ہو گئے۔ آپ نے بعض کی نسبت اور کمالات سلب فرمالئے پھر بھی کوئی مؤثر نہ ہوا۔ اس کے بعد آپ سرہند شریف آ گئے۔

توبہ معذرت:۔

شیخ تاج الدین سنبھلی نے جو خلیفہ اور منحرف لوگوں کے سرغنہ تھے اپنی نسبت کو سلب پا کر آپ کے خلاف ختم پڑھنے شروع کئے۔ ان میں سے ایک صاحب کشف تھا اس نے یہ دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک چراغ روشن کیا۔ اچانک تیز ہوا کا جھونکا آیا بجلی چمکی سب چراغ بجھ گئے اور غیب سے ندا آئی ''حضرت مجددؒ الف ثانی کے مخالفین کے یہ چراغ تھے'' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عتابی توجہ سے نیست و نابود کر دیئے گئے'' یہ واقعہ سن کر سب منکرین حیران و سرگرداں رہ گئے۔ خود شیخ تاج الدین نے خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان محفل ہے اکابر اولیاء اس میں تشریف فرما ہیں ایک بزرگ نے فرمایا تمہاری نسبت کی سلب اور بربادی کا باعث مجددؒ کی مخالفت ہے۔ ایسی خوابیں اوروں کو بھی ظاہر ہوئیں۔ الغرض انہوں نے خواجہ حسام الدین احمدؒ اور مولانا محمد ملح کو اپنی غلطی سے آگاہ کیا اور استدعا کی کہ معافی لے دیں۔ سب نے توبہ استغفار کر کے حضرت مجددؒ کی طرف رجوع کیا۔ تحریری درخواست پیش کی جب آپ عرس شریف دہلی گئے تمام خاطبوں نے اپنی دستاریں اپنے گلوں میں ڈالیں استقبال کے لئے دہلی سے باہر آئے۔ صدق دل سے معافی چاہی۔ آپ نے معاف فرما دیا۔

(نوٹ: حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریباً 23 سلسلوں سے خلافت حاصل کی تھی)

تفسیر بے نقطہ۔ ایک اہم واقعہ۔ اکبر آباد میں قیام۔ شادی خانہ آبادی

ابوالفضل اور فیضی:۔

ابو الفضل اور فیضی ملاقات کرتے رہے جو کہ اکبر (مغلیہ سلطنت کا بادشاہ) کے خاص منظور نظر درباری عالم تھے۔ تفسیر بے نقطہ میں پھنس گئے۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے ان کی درخواست پر ایک صفحہ مناسب نہایت فصیح، بلیغ بے نقطہ عبارت میں تحریر فرما دیا اور وہ آگے لکھنے لگے۔ ان کے عقاید باطلہ کے باعث ان سے نفرت فرمائی۔

ایک اہم واقعہ:۔

ان دنوں ایران پر شاہ عباس صفوی حکمران تھا اس نے لوگوں کو جبراً شیعہ بنانا شروع کیا۔ صحابہؓ پر سب بمعنی گالی اور تبرا ہر جگہ عام ہوا۔ عوام نے عبدالمومن خان والئ توران کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ شاہ ایران کو سمجھائیں۔ عبدالمومن کے خطوط کا اس پر اثر نہ ہوا۔ بات بڑھ گئی۔ دونوں کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوا 1001 ھجری میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ (بن عبداللہ خان کو فتح ہوئی۔ حضرت مجدّد قدس سرہ نے رسالہ رد روافض لکھ کر ابن عبداللہ خان کے پاس بھجوا دیا انہوں نے شاہ ایران کے پاس بھیج دیا شیعہ علماء متاثر ہوئے۔ اس کے خلاف لکھنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اکثر لوگ باطل عقاید سے تائب ہوئے۔ ایران میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی شہرت ہوئی۔ عوام خواص (ایرانی) مرید ہوئے۔ پھر آپؒ نے اثبات النبوۃ رسالہ لکھا اور رسالہ تہلیلیہ لکھا

آگرہ تشریف آوری: اکبرآباد میں قیام:۔

آگرہ تشریف آوری کے دوران اکبرآباد میں قیام فرمایا۔ دوران سفر والئی تھانیسر نے آپؒ کو اور آپؒ کے والد ماجد دونوں کو بطو مہمان رکھا تھا۔

شادی خانہ آبادی:۔

فتح سلطانؒ آنحضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ فرمایا "اپنی بیٹی کا نکاح میرے فرزند اور نائب شیخ احمد سے کردو" تین بار اسطرح خواب دیکھے۔ آپؒ کا حلیہ شریف بھی دکھایا گیا۔ اسطرح عقد مبارک ہوا۔ دلہن کو لے کر سرہند شریف آگئے ہندوؤں کے کہنے پر اکبر نے شیخ سلطان والئی تھانسیر کو پھانسی دی (روداد کوثر)

شادی کے بعد آپ کو ظاہری غناء حاصل ہوئی۔ ووجدک عائلا فاغنیٰ۔ باطنی غنا کا درجہ غنی عن العالمین ہی جانتا ہے۔ شیخ سلطانؒ وہی ہیں جو والئی تھانسیر تھے۔

بیان دگر۔ تجدید کا پہلا سال

12 ربیع الاول 1011ھ تا 11 ربیع الاول 1012ھ

خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

عین شرعی امور کے مطابق مشاہدات، تجلیات، ظہورات، احوال، معارف اور علوم ظاہر ہونے لگے۔ علوم معارف شرعیہ یعنی معارف انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بھی ظاہر ہونے لگے۔ تجدید الف ثانی کی خلعت سے آپ کو حق سبحانہ نے نوازا۔ اس وقت

عمر شریف پورے چالیس سال تھی۔آپ کی تبلیغ کا دور بھی 23 سال بن جاتا ہے

12 ربیع الاول 1011ھ بوقت صبح حلقہ ومراقبہ فرما رہے تھے کہ بحالت کشف حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اولیاء کرام تشریف فرما ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے ایک نہایت قیمتی فاخرہ خلعت جو محض نور تھی پہنائی اور فرمایا یہ تجدید الف ثانی کی خلعت ہے۔حضور امام ربانی علیہ الرحمۃ نے بار بار اپنے مجدّد الف ثانی ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

نزول خلعت قیومیت:۔

27 رمضان شریف 1011ھ نماز فجر کے بعد آپؒ مراقبہ میں تھے ایک نوری خلعت اپنے اوپر مشاہدہ فرمائی القاہوا یہ قیومیت کی خلعت ہے۔حضرت امام ربانیؒ نے یہ بیان مکتوب شریف 104 دفتر سوم میں خود بھی نقل فرمایا ہے۔مکتوب گرامی 104 دفتر سوم: یہ حضرات ذوالبرکات: خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ معصوم رحمتہ اللہ علیہ (آپؒ کے فرزندان) کی طرف صادر فرمایا ہے؛۔

مدت گذری ہے کہ فرزندان گرامی نے اپنے ظاہری وباطنی احوال کی نسبت کچھ نہیں لکھا۔شاید دیر تک جدا رہنے کے باعث مجھ دور افتادہ کو بھول گئے ہو۔ہم بھی ارحمہ الرحمین رکھتے ہیں۔آیت کریمہ الیس اللہ بکاف عبدہ (کیا اللہ تعالی اپنے بندوں کو کافی نہیں) نامراد غریبوں کو تسلی بخشنے والی ہے کل صبح کی نماز کے بعد مجلس سکوت یعنی مراقبہ خاموشی کے وقت ظاہر ہوا کہ وہ خلعت جو میں نے پہنی ہوئی تھی۔مجھ سے دور ہوگئی اور بجائے اس کے اور خلعت مجھ کو پہنائی گئی ......ایک لمحہ کے بعد دیکھا کہ وہ

خلعت میرے فرزند محمد معصومؒ کو مرحمت فرمائی گئی ہے۔......معاملہ قیومیت مراد ہے خلعت جدیدہ کمال کرم سے فرزند عزیز محمد سعید کو عطا فرمائیں گے۔

برکریماں کارہا دشوار نیست ۔۔ استعداد بھی اس کی دی ہوئی ہے

مجتہد کا خطاب:۔

''مبداء معاد'' میں ہے حضور نور علی نور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا تھا ''تو علم کلام کے مجتہدین میں سے'' ہے مکتوب مبارک 266 دفتر اول میں بھی یہ درج ہے۔

دہلی کا تیسرا سفر:۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ کے دو مکتوب شریف بھی موصول ہوئے۔ زیارت کے شوق نے جناب امام ربانیؒ کو بے چین کر دیا۔ بے اختیار روانہ ہوئے حاضری دی مزید کمال وعروج حاصل کیا۔ جب حضور امام ربانیؒ واپس ہوتے تو دوران الوداع حضور خواجہ صاحبؒ الٹے پاؤں واپس ہوتے۔

حضرت خواجہ قدس سرہ نے اپنے دونوں شیر خوار بچے توجہ کیلئے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے سامنے پیش فرمائے۔ توجہ فرمائی توجہ کے آثار اسی وقت ظاہر ہونے لگے۔ والداتؒ کے حق میں بھی بمطابق ارشاد گرامی خواجہ صاحبؒ غائبانہ توجہ فرمائی۔ پھر فرمایا ''ہم پر بھی توجہ فرمائیں'' ادب انکساری سے معافی چاہی۔ حضرت خواجہؒ نے پھر اصرار فرمایا مجبوراً آپ علیہ الرحمۃ نے دعا اور توجہ فرمائی۔ عنایت الٰہی سے خواجہ صاحبؒ کا مقصود حاصل ہو گیا۔ اور فرمایا ''ہم توجہ سے ان مقامات پر پہنچے جو ہم نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ مکتوب شریف 266 دفتر اول میں یہ مبارک بیان ہے۔

خانہ کعبہ کا نزول:۔

کشفی حالت میں دیکھا بیت اللہ شریف کی مثالی صورت نے آپ پر نزول فرمایا ہے اور تمام مخلوق جن انس وملائکہ آپؒ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔الہام ہوا ہم نے کعبہ کو تمہاری ملاقات کیلئے بھیجا ہے۔ خانقاہ شریف اور مسجد کو بیت اللہ شریف کی مکمل فنا بقا حاصل ہوئی۔مکتوب شریف 72 دختر دوم میں یہ بیان مبارک ہے۔

مکتوب شریف 266 دفتر اول۔اپنے پیرزادوں خواجہ عبداللہ اور خواجہ عبیداللہ کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے۔قابل توجہ سطور:......رب یسّر ولا تعسّر وتمم بالخیر یہ فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد بزرگوارؒ کے احسانوں میں غرق ہے۔فقیر نے اس طریق میں الف وب کا سبق انہی سے لیا ہے اور اس راہ کے حروف تہجی انہی سے سیکھے ہیں......ان کی شریف توجہ نے اس نا قابل کو دواڑھائی ماہ کے عرصہ میں نسبت نقشبندیہ تک پہنچا دیا......اخیر بار حضور نے اس فقیر کو فرمایا کہ بدن کی کمال کمزوری مجھ پر غالب آگئی ہے......بچوں کے احوال سے خبردار رہنا ہوگا......بچوں کو توجہ دی اور والدات کو غائبانہ توجہ دی......توجہ کا اثر ظاہر ہوا...............مکتوب شریف 72 دفتر دوم۔مخدوم زادہ خواجہ معصومؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

"ظہور عرشی اگرچہ تمام تجلیات وظہورات سے برتر ہے لیکن وہ معاملہ جو بیت اللہ مقدس کے ساتھ وابستہ ہے تمام ظہورات وتجلیات سے برتر ہے......انبیاء بنی اسرائیل کا کعبہ جو بیت المقدس کا پتھر ہے اس کے ظہورات کے کمالات آخر کار اس کعبہ معظمہ کے کمالات کی طرف راجع ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ مل جاتے ہیں۔کیونکہ اطراف کو مرکز کے ساتھ ملنے سے چارہ نہیں۔مرکز صراط مستقیم ہے......اللہ تعالی کے

فضل سے کعبہ کی حقیقت کے ساتھ الحاق میسر ہو چکا ہے...... مگر صورت کعبہ کی ملاقات کا شوق ہے...... مکتوب گرامی نمبر 124 دختر سوم میں امام ربانی فرماتے ہیں؛۔

''...... صورت کعبہ پتھر اور مٹی سے مراد نہیں ہے............ صاحب خانہ کے قرار آرام کی جگہ ہے......'' کتاب مینار نور میں حضرت محمد احمد خان صاحب (خواجہ عبدالخالق یتیم پرور علیہ الرحمۃ کے پوتے اور سجادہ نشین درگاہ خالقیہ سرگودھا سابق نائب مشیر وزارت تعلیم اسلام آباد بحوالہ روضہ قیومیہ تحریر فرماتے ہیں؛۔

''اعلیٰ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کو کعبۃ اللہ کی زیارت کا شوق بڑی شدت سے رہتا تھا...... ایک مرتبہ آپ علیہ الرحمۃ نے دیکھا تمام مخلوق اور فرشتے نماز ادا کر رہے ہیں اور ان کا رخ آپؒ کی طرف ہے۔ (بحالت کشف صحیح)...... معلوم ہوا خانہ کعبہ خود چل کر آپ کی ملاقات کے لئے آیا ہے...... الہام ہوا ''تم ہمیشہ کعبہ کے مشتاق تھے آج ہم نے کعبہ تمہارے پاس زیارت کیلئے بھیجا ہے تمہاری خانقاہ کی زمین بھی کعبہ کا حکم (درجہ) رکھتی جو نور کعبہ میں ہے وہی تمہاری خانقاہ کی زمین میں رکھ دیا گیا ہے'' خانقاہ شریف کی زمین بیت اللہ شریف سے مل گئی مسجد کو بیت اللہ کی زمین سے پوری فنا اور بقا حاصل ہوئی یہ زمین حقیقت کعبہ سے مزین ہوگئی۔ بعد ازاں جب اس مسجد شریف کی توسیع کی گئی تو اس متبرک زمین کی جہاں کعبۃ اللہ حلول ہوا تھا۔ تبرک کے طور پر باقی زمین سے اونچا کر دیا گیا ہے جو آج بھی موجود ہے۔

تجدید کا دوسرا سال:۔

12 ربیع الاول 1012ھ تا 11 ربیع الاول 1013ھ لاہور کا سفر۔ پیر

بزرگوار حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے ارشاد گرامی کے موجب تبلیغ کیلئے جناب مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ لاہور تشریف لے گئے ۔ علماء مشائخ نے پرجوش استقبال کیا ۔ مولانا طاہر بندگی لاہوریؒ (مزار شریف قبرستان میانی صاحب) مولانا حاجی محمد ،مولانا جمال الدین تلویؒ ،خان خاناںؒ ،مرتضے خانؒ ، ...... بے شمار عوام وخواص حلقہ ارادت بیعت میں داخل ہوئے

حضرت خواجہ صاحب :۔قدس سرہ کا وصال۔

جناب خواجہ صاحبؒ کا وصال ہوا۔ خبر سنی لرزہ براندام ہوا۔ ہوش وحواس گم ہو گئے ۔آہ سرد کھینچی ۔ دہلی کی طرف روانہ ہوئے ۔ مزار پرانوار پر حاضری دی ۔ متعلقہ احباب کے ساتھ تعزیت کی صبر اور دلاسا دیا۔

اسی دوران بعض مرید خواجہ صاحبؒ کے جنہیں شیطان نے ورغلایا آپ کے مخالف ہوگئے ۔آپ نے سمجھایا اثر نہ ہوا۔ آپ سرہند شریف آ گئے یہ تمام بعد میں تائب ہوگئے۔

جناب غوث الاعظم کا خرقہ مبارک پیش ہونا:۔

قادریہ نسبت کا غلبہ ہوا۔ خرقہ پہنایا گیا پورا واقعہ بندہ حقیر نے گذشتہ صفحات پر لکھا ہے اسی سال سید صدر جہانؒ اور خان اعظمؒ جو اکبر بادشاہ کے مقرب تھے مرید ہوئے۔

تجدید کا تیسرا سال:۔

تمام مخالفین تائب ہوئے ۔ معافی کی درخواست پیش کی کیونکہ ان کے باطنی

احوال میں فرق آ گیا تھا۔ دفتر اول مکتوب شریف 32 میں یہ حال ارشاد فرمایا گیا ہے ۔خان خاناںؒ اور شیخ فریدؒ نے تجدید بیعت کی۔ حضور خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی دور باعیو ں کی شرح تحریر فرمائی۔

تجدید کا چوتھا سال:۔

اپنے اکابر خلفاء کو جو اکبر بادشاہ کے اہم مقرب تھے اکبر کو سمجھانے پر مقرر فرمایا اکبر پر اثر نہ ہوا اور بالآخر وہ ہلاک ہوا۔ اس کا خیمہ بھی جل گیا...... آئین اکبری ختم ہوا یہ ذکر الراقم کمترین نے تفصیل سے لکھا ہے۔

تجدید کا پانچواں سال:۔

دور دراز ممالک کے بہت سے علماء ومشائخ حلقہ ارادت میں داخل ہوئے ۔خراسان بدخشاں، توران کے ہزار ہا اشخاص آپؒ کے مرید ہوئے۔ ان حضراتؒ نے اپنے اپنے علاقوں میں اشاعت اسلام کی سلسلہ عالیہ مجدّدیہ خوب پھیلایا۔

خواجہ فرخ حسینؒ ماوراالنہر سے اور سید صفر احمد رومیؒ روم سے آئے اور بیعت ہوئے۔

تجدید کا چھٹا سال:۔

جناب مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو بشارت ملی کہ سلسلہ مجدّدیہ میں قیامت تک جو لوگ داخل ہونگے بخش دیئے جائیں گے۔

تجدید کا ساتواں سال:۔

آپ بہت بیمار ہوئے مگر شفا ہوگئی۔ بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔

تجدید کا آٹھواں سال:۔

بے شمار لوگ مرید ہوئے۔

تجدید کا نواں سال:۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بے شمار انعامات سے نوازا۔

تجدید کا دسواں سال:۔

1021ھ میں خواجہ محمد صادقؒ کو خلعت خلافت عطا فرمائی

تجدید کا گیارھواں سال:۔

کئی مخالفین پیدا ہوئے۔ کرامات طلب کرنے لگے۔ فرمایا! مباہلہ کرو تب معتقد ہو گئے۔

تجدید کا بارھواں سال:۔

مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ (علماء کے سرتاج اور تصانیف عالیہ کے مصنف) معتقد ہو گئے۔ مولاناؒ نے سب سے پہلے آپؒ کو امام ربانی محبوب سبحانی مجددؒ الف ثانی تحریر کیا تھا۔ تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ مسمی بہ دلائل التجدید لکھا۔ کئی اور کاملین بھی مرید ہوئے۔

جنات کا واقعہ:۔ (بحوالہ روضۃ القیومیہ)

ایک شب خواجہ محمد سعیدؒ حجرے میں سو رہے تھے۔ جنات نے آ کر صحن میں

کھیلنا شروع کر دیا اور شرارت کے طور پر دروازے کھٹکھٹانے لگے۔ چاہتے تھے اندر داخل ہو کر صاحبزادہ صاحب کو پریشان کریں۔ جناب امام ربانیؒ بیدار ہوئے فرمایا ''دروازہ نہ کھولنا'' جنات نے آواز سن لی بھاگ گئے۔ حضور امام ربانیؒ نے جنات کے بادشاہ کو بلایا اس نے معافی مانگی اور ان جنات کو ہلاک کر دیا۔ جنات جو خانقاہ شریف کے ارد گرد آباد تھے نکال دیئے گئے۔ شاہ جنات نے مع جنات مرید ہونے کی درخواست کی۔ بیعت فرمالیا۔ مبدأ معاد میں ہے۔ ''میں نے دیکھا جنات گلی کوچوں میں انسانوں کی طرح گھوم پھر رہے ہیں۔ ہر جن کے سر پر ایک فرشتہ مقرر ہے تا کہ کوئی جن سر بھی نہ اٹھا سکے۔ اور فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہے۔''

تجدید کا تیرھواں سال:۔

حضور امام ربانیؒ اپنے جد امجد رفیع الدین علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ تمام اہل قبرستان کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ الہام ہوا قبرستان سے ایک ہفتہ کیلئے عذاب اٹھالیا گیا۔ بار بار دعا کرنے پر قیامت تک عذاب اٹھالیا گیا۔ پھر ایک دن والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے۔ حدیث شریف کے مطابق عالم حق کے داخلہ پر چالیس دن تک عذاب اٹھایا جاتا ہے۔ الہام ہوا اس قبرستان میں قیامت تک جو مسلمان دفن ہو گا بخش دیں گے۔ اسی سال بے شمار افراد مرید ہوئے۔

تجدید کا چودھواں سال:۔

12 ربیع الاول 1024 تا 11 ربیع الاول 1025ھ مکتوبات شریف کی پہلی جلد مکمل ہوئی۔ اس کے جامع شیخ یار محمد بدخشی طالقانی ہیں۔ ان کی نقول دوسرے ممالک

میں بھیجی گئیں ......اسی سال کے دوران کئی المناک حادثات بھی ہوئے۔طاعون کی وبا پھیلی۔روزانہ ہزارہا بندگان خدا مرض کا شکار ہوتے۔خواجہ محمد عیسےؒ ،خواجہ محمد فرخؒ صاحبزادی ام کلثومؒ رحلت فرما گئے۔بڑے فرزند خواجہ محمد صادقؒ بھی وصال فرما گئے۔ آخر جناب امام ربانی کی دعا سے یہ مرض دور ہوا۔اول چوہے ہلاک ہوئے اس کے بعد عورتیں۔طاعون سے مرنے والوں کو بحوالہ حدیث شریف شہادت کی خوشخبری ہے۔

مکتوب شریف 299 دفتر اول طاعون کی فضیلت اور مصائب پر صبر کرنے کے بیان میں ہے۔مکتوب شریف 38 دفتر دوم میں ارشاد ہے۔حق تعالی کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جس کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانہ برابر بھی ہو۔مکتوب شریف 18,17,16 دفتر دوم کا تعلق بھی اسی سال سے ہے۔

مکتوب شریف 18 کے چند مبارک الفاظ دیکھئے "بندہ کمترین پر تقصیر احمدؒ بن عبدالاحدؒ کی گزارش ہے۔یہ صحیفہ شریف اور 38 بھی عروج سے متعلقہ ہیں۔

مکتوب شریف 16:۔

ایک رسالہ حضور جناب امام ربانی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے بہت مشائخ کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔اس رسالے کو اپنے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے۔اور اپنے کمال کرم سے اس کو چومتے ہیں ۔اور مشائخ کو دکھاتے ہیں۔اور فرماتے ہیں اس قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی اشاعت کا حکم فرمایا۔یہ ضرور پڑھیں۔

تجدید کا پندرھواں سال:۔

مقام براس سے گزر ہوا بلند ٹیلے پر دیر تک مراقبہ فرمایا اس ٹیلے پر انبیاء علیھم السلام کی قبریں ہیں۔ دفتر اول مکتوب شیر 259 ملاحظہ فرمائیے۔ قرآنی مقطعات کے اسرار ظاہر ہوئے۔ جن سے خواجہ محمد معصومؒ کو خلوت میں آگاہ فرماتے رہے۔ اس وقت خواجہ محمد معصومؒ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ کئی ممالک میں خلفاء بھیجے گئے انہوں نے تبلیغی لحاظ سے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

تجدید کا سولھواں سال:۔

تمام عالم میں بزرگی کا شہرہ بلند ہوا جہانگیر بادشاہ نے آپ کے خلاف کاروائی کی جس کا ذکر بندہ حقیر آگے کریگا۔

تجدید کا سترھواں سال:۔

12 ربیع الاول 1027ھ تا 11 ربیع الاول 1028ھ جہانگیر بادشاہ نے آپؒ کے خلاف کاروائی کا آغاز کر دیا۔ گورنر سرحد کو آڈر دیا گرفتار کرلو۔ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو پہاڑی علاقہ کی طرف بھیج دیا۔ فرمایا ''یہ تکلیف ایک سال کے لئے ہے پھر آرام ہی آرام ہے......'' جب آپ کو دربار میں بلایا گیا۔ چند قوی ہیکل امراء نے سر مبارک کو خم کرنا چاہا زور لگایا...... وزیر نے کہا شیخ صاحب متکبر ہیں باہر شورش کا خطرہ ہے قید کرلیں۔ توزک جہانگیری میں بادشاہ نے خود مغرورانہ انداز میں واقعہ لکھا ہے۔ دفتر سوم مکتوب شریف 2۔ میں آپ نے خود یہ واقعہ تحریر فرمایا ہے۔ حویلی سرائے۔ کنوان

باغ اور کتب ضبط کر لی گئیں۔ حاکم قلعہ گوالیار سختی سے پیش آیا آپ ؒ کے ایک ساتھی نے کہا "ہم بحکم الٰہی ہیں اگر چاہیں ایک دم باہر جا سکتے ہیں" اتنا کہہ کر اچھلے قلعہ کی دیوار پر جا بیٹھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ حرکت دیکھی جھڑک کر فرمایا "مجھ میں اظہار کرامت کی قدرت نہیں؟ ہم اس جفا کو برداشت کرنے پر مامور ہیں"

؎ تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو اڑتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

پاسبانوں نے معافی مانگی...... حضور امام ربانی ؒ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر کئی ہزار غیر مسلم قیدی مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان میں سے اکثر درجہ ولایت تک پہنچے مکتوبات شریف دفتر دوم کی تکمیل ہوگئی۔

مکتوب مبارک 2 دفتر سوم:۔

یہ مکتوب شریف علوم واسرار کے جامع مخدوم زادہ محمد سوسعید ؒ خواجہ معصوم ؒ کی طرف صادر فرمایا............ خوشی اور رنج اور تنگی اور فراخی اور نعمت وعذاب اور رحمت وزحمت اور دکھ وسکھ اور عطا اور بلا میں اللہ رب العلمین کی حمد ہے۔ اور صلوۃ والسلام ہو اس رسول پر جن کے برابر کسی اور رسول کو ایذا نہیں دی گئی............ اسی لئے تمام اہل جہان کے لئے رحمت اور اولین وآخرین کے سردار بن گئے............ میرے فرزندان عزیز! تین چیزوں سے ایک میں ضرور مشغول رہو۔ قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ یا لمبی قرأت کے ساتھ نماز کو ادا کرو۔ یا کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے رہو۔...... اپنی والدہ (ماجدہ) کو بھی اس امر پر اطلاع دے دو۔ حویلی، سرائے وجاہ وباغ اور کتابوں اور دوسری تمام اشیا

ءکاغم سہل ہے......(یہ مکتوب دوران قید قلعہ گوالیار لکھا گیا......)

تجدید کا اٹھارھواں سال:۔

اس سال کا اہم واقعہ قید سے رہائی ہے.......... جہانگیر معتقد ہوا۔ خواب میں جہانگیر نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ بطور تاسف اپنی انگلی دانتوں میں دبائے فرمارہے ہیں جہانگیر تو نے کتنے بڑے شخص کو قید کر دیا“

بادشاہ سے ملاقاتیں کیں ۔ شاہی لشکر میں قیام فرمایا۔ دین اسلام کی تبلیغ وترویج فرمائی بادشاہ مرعوب ہو چکا۔ بادشاہ کی اصلاح ہوئی اسلام کا بول بالا ہوا۔ مکتوب شریف 47.78.43 دفتر سوم میں اسی بیان اور واقعات سے متعلقہ بیان ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت نے جہانگیر کو مزکی بنادیا۔ توبہ کی پکا مسلمان ہوا ۔کشمیر سے واپسی پر ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر مرض ضیق النفس میں مبتلا ہوا۔ حضور امام ربانی رضی اللہ عنہ محل کے اندر تشریف لے گئے دعا کی درخواست کی فرمایا” آپ وعدہ کریں اسلام اور شعائر اسلام کی اشاعت کریں گے“ جہانگیر نے کہا ”گفتن ازشما کردن ازما“ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی۔ مرض دور ہو گیا۔ آپؒ نے جہانگیر سے جنت کا وعدہ فرمایا...... آئندہ صفحات پر یہ ذکر تفصیل سے آئیگا۔

مکتوب شریف دفتر سوم 43 اس گفتگو کے بیان میں جو سلطان وقت (جہانگیر) کی مجلس میں ہوئی تھی۔ بزرگ مخدوم زادوں خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کی طرف صادر فرمایا

مکتوب گرامی 47 دفتر سوم:۔

جہانگیر کی طرف لکھا گیا ہے۔ متعلقہ دعا کے اسرار اور علماء وصلحاء کی تعریف میں

صحیفہ شریف نمبر 78 دفتر سوم:۔

عالی مرتبت مخدوم زادوں خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ اور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی طرف لکھا ہے۔

متعلقہ قید گوالیار......

تجدید کا انیسواں سال:۔

جہانگیر اور خرم (شاہجہان) کی جنگ ہوئی شہزادہ خرم خدمت اقدس میں حاضر ہوا فرمایا تم عنقریب تخت پر بیٹھو گے اور تمہارا لقب شاہجہان ہوگا۔

جہانگیر نے فتح کی درخواست کی جو کہ قبول ہوئی۔ شاہجہان ولی عہد تھا۔ اسے معزول کر کے شہریار (برادر نور جہاں) کو ولی عہد بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہ نور جہان کی سازش تھی۔ حالانکہ نور جہاں کا بھائی آصف الدولہ شاہجہان کا حامی تھا۔ کیونکہ آصف الدولہ کی لڑکی ارجمند بانو شاہجہان سے منسوب تھی جس کا لقب ممتاز محل تھا۔ اسی سال حضور مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادوں کو کوہستان سے بلایا۔

تجدید کا بیسواں سال:۔

جہانگیر آپؒ کے ہمراہ سرہند آیا۔ آپ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ سفر وحضر میں جہانگیر آپ کو اپنے ساتھ رکھتا...... دین اسلام کی خوب اشاعت ہوئی سرہند شریف میں حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے جہانگیر کی ضیافت کی۔ بادشاہ نے کہا ''ایسا لذیز کھانا میں نے کبھی نہیں کھایا''

جناب مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور کی قطبیت خواجہ طاہر بندگی کو عنایت فرمائی۔

تجدید کا اکیسواں سال:۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مکتوب شریف پڑھا جو شیخ نورالحق کی طرف تھا تو بے حد معتقد ہو گئے۔ اور حاضری بھی دی۔ ایک عالم دین نے جناب امام ربانیؒ کا یہ ارشاد پڑھا ''طریقت وحقیقت دونوں شریعت کی خادمہ ہیں'' عالم کی زبان سے یہ نکلا ''اے اللہ! شیخ مجددؒ رضی اللہ عنہ کو سلامت رکھ'' آج میری کدورت رفع ہو گئی'' خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ نے دفتر سوم مکتوبات شریف مرتب ومدون کیا۔ قیام اجمیر شریف کے دوران شیخ آدم بنوریؒ آپؒ کے مرید ہوئے اور خلافت سے سرفراز کیے گئے۔

تجدید کا بائیسواں سال:۔

آثار رحلت نمایاں ہوئے سرہند شریف میں ورود مسعود فرمایا۔ خواجہ معصومؒ کو مسند ارشاد پر فائز فرمایا۔ خراسان۔ بدخشان۔ ماورالنہر کے جو حضرات حاضر نہ ہو سکے تھے انہیں غائبانہ مرید کیا۔ توجہ فرمائی دختر سوم مکتوب شریف 104 میں ذکر ہے کہ خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کو روحانی انعامات سے نوازا گیا۔ مکتوب شریف 106 دفتر سوم کا ایک اہم واقعہ و بیان اسی دوران پیش آیا۔ اس میں ان بشارتوں کا ذکر ہے جو حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں یہ عجیب مبارک معاملہ پیش آیا کہ آنجناب ختمی مرتبت علیہ الصلوۃ والسلام تشریف فرماہیں فرماتے ہیں۔ ''تمہارے واسطے اجازت نامہ لکھنے آیا ہوں۔ جو آج تک میں نے کسی کے واسطے نہیں لکھا'' میں نے اجازت نامہ کے متن مین وہ الطاف عظیم درج فرمائے ہیں س جو

اس جہان سے تعلق رکھتے ہیں۔اس کی پشت پر وہ عنایت کثیرہ درج فرمائیں جو عالم آخرت سے متعلق تھیں۔

تجدید کا آخری سال 23واں:۔

12 ربیع الاول 1033ھ تا 28,29 صفر 1034ھ۔بمشکل بادشاہ سے رخصت لے کر اجمیر شریف سے سرہند شریف آ گئے۔فرمایا حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ نے مہمان نوازی کا حق خوب ادا فرمایا۔طرح طرح کی ضیافتیں فرمائیں۔اسرار بیان فرمائے۔مزار شریف کے خادموں نے قبر پوش پیش کیا قبول فرما کر خادم کے سپرد کیا سرہند شریف میں آپ کا شاندار استقبال ہوا۔

وصال شریف:۔

پندرھویں شب شعبان المعظم 1033ھ کو حرم سرا میں تشریف لے گئے اہلیہؒ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا "اللہ بہتر جانتا ہے آج کس کس کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔اور کس کس کو باقی رکھا گیا ہے"

فرمایا تم تو شک شبہ میں یہ کہہ رہی ہو لیکن اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو بچشم خود دیکھتا ہو کہ اس کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔ دونوں صاحبزادوںؒ کو فرمایا "میں آئندہ جاڑے میں اس مکان میں نہ ہوں گا"

صاحبزادگانؒ نے پوچھا "آپ نے اہل وعیال اور مخلوق سے بے رغبتی کیوں اختیار فرمائی ہے؟ فرمایا!"اب میرے انتقال کا زمانہ بہت قریب ہے لازم ہے۔کہ عبادت، تسبیح، استغفار، درود شریف اور تلاوت سے ایک لحہ بھی غافل نہ رہوں۔تم سب

مجھ کو خدا پر چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تم سب سے زیادہ دوست ہے"

"انشاء اللہ میری توجہ بعد از رحلت قبل از رحلت سے زیادہ تمہاری طرف ہو گی

"ان ایام میں بہت خیرات کی گئی۔ ذوالحجہ 1033 عید الضحیٰ کے بعد مختصر خطبہ ارشاد فرمایا! خلاصہ...... میری عمر تریسٹھ سال ہو گئی تو سنت مطہرہ کے مطابق تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ جو کچھ مجھے حاصل ہوا میں نے تمہیں پہنچا دیا۔ اب ملاقات قیامت کے دن ہو گی حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے۔ حاضرین رونے لگے۔ اور عرض کی "آپ نے حق ادا فرما دیا ہم قیامت کے دن گواہی دیں گے"

بارہ محرم الحرام کو والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر پھر دادا جان علیہ الرحمتہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اس کے بعد ضیق النفس کا دورہ عارض ہو گیا۔ بڑھتا گیا تیرہ صفر المظفر سے بخار بھی شروع ہوا۔ مگر کسی معمول میں ذرہ بھر بھی کمی نہ آئی۔ نماز باجماعت، ذکر، مراقبہ، اوراد و وظائف حسب معمول ادا فرماتے رہے۔ 23 صفر کو مرض میں افاقہ ہوا لیکن پھر مرض کا زور بڑھا۔ منگل بوقت چاشت 28 یا 29 صفر 1034ھ 10 دسمبر 1624ء وصال فرمایا۔

وصال کی مزید کیفیت:۔

حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی قدس سرہ ذکر خیر میں لکھتے ہیں۔ بحوالہ روضہ قیومیہ۔ قیوم اول امام ربانی مجدد الف ثانی" سے پابندی سنت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہوا تھا۔ آنجناب پر ضعف غالب ہوا لیکن بفضلہ تعالیٰ غایت استقامت سے آپ کی عبادت اور اوقات وظائف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا......... سہ شنبہ کی

رات ماہ صفر کی 28 تاریخ کو اس سے اگلا دن وصال کا تھا آپؒ اپنے خدمت گاروں کو فرماتے تھے "اب آخری رات تمہاری تکلیف کی ہے"...... رات بھر یہ ہندی مصرعہ پڑھتے ۔آج ملاوا کہ پیا سب جگ دیواں واریعنی اے قوم ہم نشین ! آج وصال کا دن ہے میں اس خوشی میں تمام جہان کی دولت صدقہ کرتا ہوں ۔ رات بھر تمام مسنون دعائیں جو صحیح بخاری، مسلم میں وارد ہیں پڑھیں ۔تہائی رات باقی تھی اٹھ کر وضو کیا نماز تہجد کھڑے ہو کر پڑھی اور فرمایا یہ ہماری آخری تہجد ہے ۔ایسا ہی ہوا صبح کے بعد رحلت فرمائی ...... نماز فجر کے بعد مراقبہ کیا پھر نماز اشراق جمعیت کے ساتھ پڑھی ماثورہ دعائیں بھی پڑھیں ۔فرمایا پیشاب کے واسطے چلچی لاؤ لائی گئی۔ اس میں ریت نہ تھی ۔فرمایا لے جاؤ ریت ڈال کر لاؤ ۔قطرات کے بستر پر پڑنے کا احتمال ہے...... جب ریت ڈال کر لائے فرمایا اب وقت تنگ ہے اس قدر فرصت نہیں کہ پیشاب کر کے وضو کرسکوں ۔ مجھ کو فرش پر لیٹا دو ۔بطریق مسنون سر شمال کی طرف منہ قبلہ کی طرف ۔داہنا ہاتھ ٹھوڑی مبارک کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ ذکر میں مشغول ہوئے حضرت خازن (خواجہ سعیدؒ) نے عرض کیا مزاج کیسا ہے؟ فرمایا اچھا ہے ۔دو رکعت نماز پڑھ چکے ہیں کافی ہے ۔ یہ کلمہ آخری کلام ہے پھر سوائے ذکر کے کسی سے بات نہ کی آخری کلام انبیاء کا بھی ذکر الٰہی تھا۔ایک لمحہ کے بعد قیوم اول اللہ اللہ کہتے ہوئے حق تعالی سے جا ملے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

22 صفر کو حضرت مجددؒ الف ثانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا "رب تعالی مجھے وہ سب کچھ عطا کر چکا جو ایک بشر کو عطا کیا جا سکتا ہے"

وصال کے روز والی نماز تہجد کھڑے ہوکر ادا فرمائی ۔صبح اشراق بھی یہ نماز دو رکعت پڑھ کر فرمایا''یہ کافی ہیں''تمام انبیاء علیہم السلام کی زبان پر آخری کلمات نماز کے بارے میں ہوتے رہے اسی طرح جناب امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر بھی نماز کے کلمات تھے۔

دفن کی وہی جگہ ہے جہاں خواجہ محمد صادق'' مدفون تھے۔جگہ تنگ تھی۔جب بوقت جنازہ روضہ اقدس پر لائے گئے تو خواجہ محمد صادق'' کی قبر شریف مشرق کی جانب تقریباً ایک ہاتھ ہٹ گئی۔کیسی عظیم کرامت:۔

وصال سے ایک سال قبل وتبتل الیه تبتیلا ترجمہ:اللہ کی طرف جائیں اور لوگوں سے کٹ جائیں۔کا مصداق بن گئے تھے۔سوائے نماز پنجگانہ باجماعت اور نماز جمعہ کے لئے باہر تشریف نہ لاتے.........سرہند شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی عظیم ترین خانقاہ ہے۔تمام زائرین ادب کا مرقع ہوتے ہیں۔ہر وقت تلاوت قرآن مجید ہی ہوتی ہے۔(''خزینہء معرفت''ملفوظات حضرت شرقپوری'')

اکبر شہنشاہ ہند کے عقاید:۔

اکبر نے غیر مسلم راجپوت راج کماریوں سے کئی شادیاں کیں۔ہندوآنہ عقاید اپنائے ابتدا میں راسخ العقیدہ سنی تھا۔بعد میں آزاد خیال گمراہ کن علماء اور تمام مذہبی تحریکو ں کا اثر اس پر ہوا۔

اکبر مجوسیت ،ہندومت ،جین مت ،عیسائیت کے علماء سے بھی متاثر ہوا 1779ء میں ابوالفضل اور فیضی کی تعلیم سے اکبر اکبر عادل مطلق ،غلطیوں سے مبرا اور

اصلی مجتہد اور علماء وفقہاء سے بلند قرار پایا۔ابوالفضل اور فیضی نے محضر نامہ تیار کیا تھا جس پر تمام علماء کے جبراً دستخط کرائے تھے اس کی رو سے اکبر مختار کل تسلیم کیا گیا۔اسی مذہب کے مطابق سورج ،آگ کی باقاعدہ پرستش شروع کر دی گئی ۔ چرچ میں باقاعدہ حاضر ہوتا۔ہندوؤں کی تمام رسوم کو جائز اور اسلام کی تعلیمات کو ناجائز قرار دیا۔نظریہ الفی قائم ہوا دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت ایک ہزار سال تھی ختم ہو چکی اب اکبر ہی مجدد ہے............دین الٰہی دراصل دین اکبری بن گیا۔

سرکاری مذہب تھا نہ کوئی دین اسلام دین اکبر کے اصول آئندہ صفحات پر الراقم نے بیان کیے ہیں یہاں صرف چند باتیں اشارۃً دیکھیے گوشت کھانا ممنوع ہے ۔میت دریا میں ڈال دی جائے ۔ جب گناہ دھل جائیں نکال کر نذر آتش کی جائے ۔ مغرب کی طرف پاؤں کر کے سونا لازمی ہے ۔محمد ۔ احمد ۔ مصطفٰے نام رکھنا ممنوع کر دیا گیا ۔مساجد کی تعمیر بند کرادی اذان ختم کر دی ،نماز روزے حج پر پابندی لگائی...... یہ باتیں عبدالقادر بدایونی اور عیسائی مشنریوں کی تحریروں کے حوالے سے لکھی ہیں۔

مرد کے لیے سونا جائز بادشاہ کے محل میں کتے اور سور پالے جائیں وغیرہ وغیرہ

............سیدنا مجدد الف ثانی ؒ نے ان تمام باطل احکام کو ختم کیا اور ہندو نظریہ رام اور رحیم میں کوئی فرق نہیں کی تردید فرمائی ۔ (بحوالہ تاریخ پاک و ہند مصنف محمد عبداللہ ملک ایم اے اشاعت 1982ء تلخیص از صفحہ 434 تا 497)

دین اسلام کی اصلاح کا کارنامہ:۔

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں!

ہزاروں اصحاب علم وکمال موجود ہوتے ہیں۔ مگر دروازے کا کھولنے والا صرف مجدد العصر ہوتا ہے۔ اکبر کے عہد کے اختتام اور عہد جہانگیری کے اوائل میں کیا ہندوستان علماء مشائخ حق سے خالی تھا؟...... ہرگز نہیں لیکن مفاسد کی اصلاح وتجدید کا معاملہ کسی سے بن نہ آیا صرف حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود گرامی ہی تن تنہا اس کاروبار کا کفیل ہوا۔ ان کی تعظیم وتوقیر تو حسن اعتقاد کی بنا پر بہت کی جاتی ہے۔ لیکن ان کی حیات طیبہ کے اصل کارناموں پر پردے پڑ گئے ہیں...... علماء میں شیخ وجیہ گجراتی "شیخ علی متقی"، شیخ جلال تھانیسریؒ، ملا محمود جونپوریؒ، مولانا یعقوب کشمیریؒ، ملا قطب الدین سہالویؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، ملا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ، وغیرہ وغیرہ اپنے وقتوں کے مالک اور علم وتعلم کے بادشاہ تھے...... بایں ہم دوسرے کاموں میں وقت بسر کر گئے۔ اس راہ میں تو ایک قدم نہ اٹھ سکا۔ اصحاب طریقت میں حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ جیسے عارف کامل...... تھے۔ لیکن وہ خود فرماتے تھے میں چراغ نہیں ہوں چقماق ہوں...... چراغ شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

تصوف صالح کا جوہر پاک جہل وبدعت کی آمیزش سے مکدر ہو چکا تھا...... بلاشبہ توفیق الٰہی نے حضرت ممدوحؒ کے وجود گرامی ہی کے لئے یہ مرتبہ خاص کر دیا تھا۔ انبیائے اولوالعزم کی نیابت وقائم مقامی کا خلعت صرف انہی کے جسم پر چست آیا...... باقی جس قدر تھے یا تو مدرسوں میں پڑھاتے رہے یا موٹی موٹی کتابیں اور نئی نئی شرحیں اور حاشیے لکھتے رہے۔ یا تذلیل وتکفیر کے فتووں پر دستخط کرتے رہے۔

مجدد کی تعریف:۔

مجدد آں است کہ ہر چہ دراں مدت از فیوض بہ امت رسد بتوسط اورسد

(تذکرہ از ابوالکلام آزاد)

اکبر کے باطل نظریات ومذہبی جائزہ

پہلے اکبر مسلمان تھا بعد میں اکبر کی بجائے اکفر بنا۔ دین اکبری کے اصول وعقاید وارکان کا نہایت مختصر اُخاکہ:۔

(۱) بادشاہی عبادت خانہ بنایا گیا جس میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہوتے۔

(۲) اکبر کا علمائے بد سے واسطہ پڑا (۳) بے دینی کا آغاز ہوا (۴) وحدت ادیان کا تصور مضبوط ہوا (۵) آفتاب پرستی شروع ہوئی (۶) گائے کا گوشت حرام، گوبر پاک سمجھا گیا۔ گائے کشی میں نیک لوگ شہید کیۓ گئے (۷) آتشکدہ بنایا گیا (۸) ہندوؤں اور عیسائی علماء، شیعوں، نظریہ وحدہ الوجود اور دیگر باطل تحریکوں کا اکبر پر گہرا اثر ہوا۔ جینی اور اکبر بھی ہم مذہب تھے۔ (۹) علمائے حق نے دربار میں جانا چھوڑ دیا (۱۰) کہا جانے لگا فرعون ایمان کے ساتھ گیا (۱۱) اکبر انسان کامل اور خلیفہ وقت ہے۔ بادشاہ کیلئے سجدہ عبادت ہے، بلکہ بادشاہ کو سجدہ کرنا فرض عین ہے، اکبر کو دیکھنا کعبہ ہی کو دیکھنا ہے، اکبر ہی قبلہ حاجات ہے۔

شروع میں اکبر نے جمعہ کا خطبہ پڑھنا چاہا، ممبر پر بیٹھا گھبرا گیا۔ تین نامکمل شعر پڑھ کر ممبر سے نیچے اتر آیا۔ قرآن کو مخلوق کہا گیا، وحی امر محال ہے عذاب وثواب ناممکن ہے...... عملاً معناً اکبر نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ دین اکبری کا سرکاری طور پر نفاذ ہوا۔

ارکان اسلام منسوخ کیئے گئے۔ مساجد ختم کی گئیں۔ شراب، کتا، سور، حلال ہے۔ غسل جنابت حرام...... ایسے باطل نظریات کا ذکر ابو الفضل نے بھی لکھا ہے، ملا عبدالقادر بدایونی کی منتخب التواریخ میں مذکورہ ہر بات تفصیل سے ہے تو زک جہانگیری میں بھی ہے، مکتوبات شریف مجددی سے بھی ثابت ہے، الراقم نے صرف چند ایک سرخیاں بلا وضاحت بخوف طوالت لکھی ہیں۔

دورِ اکبری کا نقشہ:۔ (مزید وضاحت)

دورِ اکبری ہی میں حضرت مجدّد الف ثانی نوراللہ مرقدہ کا ظہور ہوا۔ جلال الدین اکبر''اکبراعظم'' مغلیہ خاندان کا بڑا بادشاہ۔ اس کا دور اہل اسلام کیلئے بہت بڑا المیہ ہے۔ دشمنان اسلام اکبر کو اپنا بہت بڑا ہیرو تصور کرتے ہیں۔ اس نے دین حق کے استحصال میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ایک ہندو مورخ لکھتا ہے (۱) بادشاہ شکل وصورت میں مسلمان نظر آتا تھا ریشمی لباس زیب تن کرتا اور زیورات پہنتا تھا (۲) اسلامی عبادات سے حکماً منع کرتا (۳) حج کیلئے جانا غیر قانونی قرار دیا (۴) اسلامی مذہبی رسومات پر پابندی لگاتا (۵) اسلامی نام تبدیل کردیتا (۶) مساجد کو اصطبل میں تبدیل کردیا گیا تھا (۷) داڑھی منڈوانا جائز قرار دیا گیا (۸) سور اور چیتے کا گوشت حلال (۹) بادشاہ کو سجدہ ضروری سمجھا جاتا (۱۰) مخالف علماء اور صوفیاء کر مروادیا جاتا۔ اکبر حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ ظالم نے آپ کا اسم گرامی کلمہ طیبہ سے نکال کر اپنا نام فٹ کرنے کی مذموم کوشش بھی کی (منتخب التوریخ مصنف ملا بدایونی) عربی زبان کا سیکھنا پڑھنا ناجائز قرار دیتا۔ عورتوں کے بے پردہ باہر آنے کی

حوصلہ افزائی کی تعلیمات قرآنی کو پامال کرنا فرض عین سمجھتا تھا۔ ہر طرف گمراہی ہی گمراہی پھیلی ہوئی تھی۔ فسق فجور عام ہوا قرآن مجید کا منکر ہوا...... یوم جزاوسزا کا انکاری بنا...... شراب حلال قرار پائی...... جزیہ موقوف ہوا۔ گائے کا ذبیحہ بند کر دیا گیا۔ مسلمان اذیت میں مبتلا ہوئے۔

اکبر کی رہنمائی علمائے سوء نے کی توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اقدام ہوا فیضی ابوالفضل جیسے آزاد علماء اس کے معاون بنے۔ دین الٰہی دین اکبری کا اعلان کر دیا گیا۔ اکبر مغل اعظم نہ تھا بلکہ اسفل اعظم تھا۔ خلیفۃ اللہ کہلانے لگا۔ دعوی خدائی بھی کیا۔ رام ورحیم کا فرق نہ رکھا گیا۔ غسل جنابت فضول قرار پایا۔ قرآن کو مخلوق کہا۔ اکبری الحاد کے جراثیم دنیائے اسلام میں منتشر ہونے لگے تھے۔

مصلح اعظم کی ضرورت:۔

عہد اکبری پورے شباب پر تھا۔ تمام ملک اکبر کا زیر نگین تھا۔ اکبر دنیا پر ہی قابض نہ تھا بلکہ علماء مشائخ سے دین غصب کر کے ان کو بھی اپنے قبضہ میں لے چکا تھا۔ دربار اکبری میں سب کچھ موجود تھا اگر نہیں تھا تو صرف دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھا۔ جو دین تھا اس کے شاہی ذہن کی ایجاد اختراع تھی۔ جس کی وجہ سے دین کا ہر شعبہ مسخ کر دیا گیا تھا۔ خصوصاً خداشناسی کے دو بنیادی رکن شریعت وطریقت پر تو ایسی کاری ضربیں لگائی گئی تھیں۔ کہ ملک کا ملک ان سے بیگانہ ہو چکا تھا اور ہر ذہن میں یہ بات جم گئی تھی کہ آپس میں ان کا کوئی تعلق اور کوئی واسطہ روابط نہیں۔ جس کی وجہ سے مذہب میں صدہا قسم کی ایسی خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں کہ انسان کی اصلاح کا دروازہ بند ہو چکا تھا............

ان حالات میں دعوت واصلاح کی امتحان گاہ میں قدم رکھنا ایک دشوار گزار
بلکہ اپنے آپ کو ہلاکت اور قعر ذلت اور دار ورسن کو دعوت دینے کی مترادف تھا۔

؎ آگ ہے اولاد ابراہیم ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے (اقبال)

آخر کار امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی رگ تجدید پھڑکی آپ نے جہاد اعلانیہ بالسان اور جہاد بالقلم کے ذریعے اسلامی اقدار کے تحفظ کا کام شروع کیا۔ فرمایا اکبر فوراً توبہ کرے ورنہ خدا تعالیٰ کے غضب کا انتظار کرے۔

؎ نظر کی جولانیاں نہ پوچھو نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے گرے تو خانہ خراب کردے

اب ضرورت تھی تو ایک ایسے مرد میدان کی جو نصرت الٰہی کے لشکروں سے مسلح ہو کر جس کا راستہ شہنشاہ ہند کا تاج وتخت بھی نہ روک سکے۔ اور مسیحا بن کر آئے ......

ع قسمتوں کے ہیں یہ فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

...... جناب امام ربانی علم وعرفان سے پوری طرح آراستہ پیراستہ ہو کر میدان اصلاح میں اترے" (قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ)

معرکہ حق وباطل :-

جو دیکھی شیخ ربانی نے گلشن کی زبوں حالی
جلالت سے اٹھے وہ سطوتِ عرفاں کے والی

بادشاہ نے دو دربار منعقد کئے ۔ دربار اکبری دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دربار اکبری میں عیاشی کا سامان تھا۔ دربار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پرانے شامیانے وغیرہ۔ جب حضور امام ربانی علیہ الرحمۃ کو معلوم ہوا اکبر کی شرارت کا جواب دینے کیلئے چلے۔ آپؒ نے ایک مٹھی بھر خاک اکبر کی طرف پھینکی تو غضبناک طوفان اٹھا جس نے دربار اکبری کو تہ بالا کر کے رکھ دیا خیمے ٹوٹ گئے۔ اکبر مارا گیا۔ سینکڑوں آدمی زخمی ہوئے۔ اکبر کے سر پر ایک تختہ لگا تھا۔ سر پر سات زخم آئے بے ہوش ہوا۔ ایک ہفتہ تک یہ طوفان رہا۔ دربار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ذرا بھر آنچ نہ آئی...... ہزاروں لوگ متاثر ہوئے اور بیعت ہوئے۔ آپؒ کے کمالات ظاہری باطنی عالم پر آشکارا ہوئے قیومیت کا ظہور ہوا............

مسلط کر دیا حق نے عذاب دردناک ان پر
ہوئے برباد سب ظالم پڑی ذلت کی خاک ان پر
جو نکلا دامن تقدیر سے قہر خدا بن کر
وہ طوفان حلقہ حق سے گزرتا ہے صبا بن کر

یہ ہے عظیم ترین کرامت مجددالف ثانی علیہ الرحمۃ کی اور بے مثل کارنامہ۔

"اکبری دور میں دین کے دو بنیادی شعبوں شریعت و طریقت میں جو خلا پیدا ہو چکا تھا کہ معرفت اور مذہب دو الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ جس سے صدہا قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی جا رہی تھی............ امام ربانیؒ نے اظہار فرمادیا کہ مذہب اور معرفت دو الگ الگ چیزیں نہیں۔ اصلی اور حقیقی معیار دین ہے۔ دین بہرحال مقدم ہے فقر معرفت طریقت وہی قابل قبول ہوگی جو دین سے کسی صورت میں متصادم نہ ہو۔ اگر متصادم ہوگی تو اسے ترک کیا جا سکتا ہے دین کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ امام ربانیؒ کی یہ

تعلیم آفتاب بن کر چمکی .... امام ربانیؒ نے بغیر کسی قتل وغارت اور بغیر کسی دنگا فساد کے بنے بنائے رخ کو مشرق سے مغرب کی طرف پھیر دیا۔ بھولی بھٹکی دنیا پھر صحیح منزل کی طرف گامزن ہوگئی۔ (اقتباس از مضمون بعنوان محبوب الٰہی (حضرت بیر بلویؒ) مصنف خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ۔ ماہنامہ سلسبیل ستمبر 1969ء)

جہانگیر بادشاہ اور حضرت شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

اکبر بادشاہ ہلاک ہوا تو جہانگیر تخت نشین ہو۔ یہ بھی اکبر کے نقش قدم پر چلا مگر صانع ازلی نے اس کی فطرت میں نور ہدایت کی چنگاری چھپائی ہوئی تھی جو حضرت مجددؒ علیہ الرحمۃ کی اک نگاہ ہی سے روشن ہوگئی۔ وہ جلد ہی عقاید باطلہ سے منحرف ہو کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر تائب ہوگیا۔ چنانچہ تمام احکام باطلہ منسوخ کر کے از سر نو احکام شریعت کا نفاذ کیا گیا۔ اسطرح حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے ایک تو ہندوستان کی حکومت کا رخ پھر اسلام کی طرف پھیر دیا۔ دوسری طرف علمائے اسلام کو قرآن وحدیث کے مطالعہ کی رغبت دلائی صوفیائے کرام کے نظریات میں ایک انقلاب پیدا فرمایا۔ ان کے نظریہ وحدۃ الوجود پر جرح وقدح کی

مزید براں آپؒ نے سلوک وتصوف میں ایسے مقامات بیان کئے جو آپ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کئے تھے۔

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں: جس بادشاہ کے آگے اس کی رعایا سجدہ ریز ہوتی ہو اس کی فرعونیت اور نخوت وغرور کا کیا عالم ہوگا (سیرت مجدد الف ثانیؒ ص 165)

پروفیسر خورشید حسین بخاری کا بیان ہے: جب نور جہاں کے جوہر جہانگیر پر کھلے تو اس نے قریباً تمام معاملات سلطنت اس کے سپرد کر دیئے (ریاض التاریخ 660ص)

پیرزادہ سردار علی قادری کا ارشاد ہے: جہانگیر نے بھی سیکولر (غیر اسلامی) رویہ قائم رکھا جس کی بنیاد اکبر نے رکھی تھی۔ (نور اسلام 44ص مجدّد الف ثانی ؒ نمبر)

خود امام ربانی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ اسلام کی کس مپرسی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ کفار برملا اسلام پر اعتراضات اور مسلمانوں کی مذمت کرتے ہیں اور بے دھڑک کوچہ و بازار میں مراسم کفر ادا کرتے ہیں (مکتوب شریف 65 دفتر اول)

دربار جہانگیری کا المیہ:۔

المیہ کو فروغ رافضیت کی صورت میں ظہور ہوا نور جہاں اور آصف جاہ شیعہ مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ شیعوں کا دربار میں کافی اثر رسوخ تھا۔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے جس شد و مد کے ساتھ ان کے باطل نظریات کی تردید فرمائی اس سے آپ ؒ کی شخصیت ان کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی۔ (دی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد اول 297ص)

جب جہانگیر بادشاہ اپنے معتمد امراء کے مبالغہ آمیز بیانات سے متاثر ہوا اور ملک بھر میں جاسوس پھیلائے ...... امام ربانی ؒ نے حقیقت شیعت کو واشگاف کیا...... نورجہاں اور آصف جاہ کی سازش سے یہ طے پایا کہ امام ربانی ؒ کو دین اکبری پیش کیا جائے اگر وہ نہ مانیں تو شہید کر دیئے جائیں۔ امام ربانی ؒ کو شاہی دربار میں بلایا گیا

......اندر جانے کیلئے راستہ ایک تنگ کھڑکی کے ذریعے دیا گیا۔ آپ نے پہلے دایاں قدم اندر رکھا اگر پہلے سر مبارک اندر لے جاتے تو سمجھ لیا جاتا کہ شاید تعظیمی سجدہ کر ہی لیا ......آپ نے سجدہ سے انکار فرمایا۔ بعض امور پر بحث ومباحثہ ہوا ہر بات میں آپ کو فتح ہوئی۔ جہانگیر اپنی ذہنی شکست سے دوچار رہوا۔ دشمنوں نے اسے مزید بڑھکایا۔ امام ربانی ؒ وخلفاء اور تمام ہمراہان کو بند کر دیا۔

ایک درباری امیر الامراء کے سپرد آپ کی نگرانی ہوئی۔ وہ امیر آپ ؒ سے بے حد متاثر ہوا۔ امیر نے آپ کی عزت اور آرام کا خیال رکھا اور خود بیعت بھی ہوا۔ لوگوں کو حصول فیض کی اجازت تھی۔ جب جہانگیر کو معلوم ہوا تو آپ کو قلعہ گوالیار میں قید کر لیا گیا۔

قید:۔

گوالیار کے قلعہ میں اذیت سے حضور ؒ کے خلفاء خدام شاہی پر ناراض ہوئے ۔آپ نے خلفاء کو روکا۔ قیدیوں کی باطنی اصلاح فرمائی۔ آزمائش میں پورے اترے جہانگیری امراء جو حضرت مجدؒ د رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ تھے قید وبند سے مطلع ہوئے۔ جہانگیر سے بغاوت کی ٹھانی۔ کابل کے گورنر مہابت خان کو اپنا امیر تسلیم کیا۔ اس نے بدخشاں، توران، خراسان وغیرہ کے بادشاہوں سے امداد لی۔ اور بھاری لشکر لے کر جہانگیر کے مقابلے میں آیا۔ جہانگیر کو خبر ہوئی۔ اس نے ایک ہزار افسر قلعہ کی حفاظت کیلئے متعین کیئے ......عقیدت مندوں کو قتل کی دھمکیاں دیں۔ آپ ؒ نے تسلی دی بادشاہ قید کے سوا اور کچھ نہیں کر سکے گا۔

مہابت خان لشکر لے کر برابر چڑھا آرہا تھا۔ جہانگیر بھاری لشکر لے کر مقابلہ

کیلئے آیا۔ دریائے جہلم کے کنارے دونوں فوجیں آمنے سامنے تھیں گورنروں نے بادشاہ کی اطاعت سے منہ موڑا...... جہانگیر کو گرفتار کیا۔ اور حضرت امام ربانی ؒ کی خدمت میں لکھا مسند خالی ہے آپ اسے زینت بخشیں۔ آپ ؒ نے فرمایا مجھے سلطنت کی خواہش نہیں۔ میں تمہارے اس فتنہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ میری یہ تکلیف کسی اور مقصد (روحانی) کیلئے ہے۔ جب مقصد حل ہوگا تمہاری کوشش کے بغیر میں آزاد ہو جاؤں گا۔ تم لوگ بغاوت سے باز آجاؤ''

جہانگیر کی بیگم نور جہان اور وزیر آصف جاہ بھی قید ہو گئے۔ مہابت خان ان کو قتل کرنا چاہتا تھا کہ آنجناب امام ربانیؒ کا نامہ مبارک مہابت خان کو ملا۔ تعمیل اشاد کیلئے مہابت خان بادشاہ کے پاس خود آیا۔ اور آپ ؒ کا خط سنایا کہ میں تعمیل حکم کی خاطر آپ لوگو ں کو رہا کرتا ہوں۔ اور دست بستہ آداب شاہانہ بجالایا بادشاہ تخت پر بیٹھا اور کشمیر کی طرف چلا گیا۔

شاہجہان اور نور جہان امام ربانی ؒ کی رہائی کی کوشش میں لگ گئے۔ لیکن وزیر مانع آیا۔ دراصل مقصد اعلی کی تکمیل ابھی ہو رہی تھی...... آخر آپ ؒ نے اللہ تعالی کی طرف سے رہائی کا مژدہ سنا نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ عقیدت مندوں کو خوشخبری سنائی۔

جہانگیر کشمیر میں تھا۔ خواب میں سخت خوفزدہ ہوا دیکھا کہ آپ ؒ تشریف لائے ہیں۔ اور وہ تخت سمیت اوندھا ہو گیا ہے۔ غشی طاری ہو گئی۔ کمزور ہوا پیشاب بند ہو گیا۔ شاہجہان نے کہا یہ سب بلائیں ایک ہی وجہ سے ہیں اور وہ ہے قید مجدد الف ثانی قدس سرہ۔ بادشاہ نے درخواست لکھی۔ معافی چاہی افسروں کو لکھا کہ آپ ؒ کو فوراً رہا کریں۔ حضور جناب امام ربانی نے جواباً لکھا میں چند شرائط سے قید سے باہر آؤں گا۔

1- بادشاہ کو سجدہ کرنا باطل قرار دیا جائے

2- سارے ملک میں مسلمانوں کو گائے کشی کی اجازت ہو۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرے

3- جہاں جہاں مساجد شہید کیں۔ دوبارہ تعمیر ہوں

4- ایک جامع مسجد دربار عام کے مقابلہ میں بنائی جائے

5- مفتی۔ قاضی۔ محتسب وغیرہ احکام شریعت کے مطابق مقرر ہوں

6- کفار سے جزیہ لیا جائے بمطابق احکام شرع شریف

7- تمام غیر شرعی قوانین منسوخ کیئے جائیں

8- تمام رسوم بدعت بند کردی جائیں

9- ہفتہ بھر میں تمام قیدی رہا کردیئے جائیں

ادھر بادشاہ نے خواب دیکھا کہ تمام بیماریوں کا دفیعہ اور سلطنت کا قرار و قیام حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دعا و توجہ سے وابستہ ہے۔ بادشاہ نے تمام شرائط منظور کرلیں۔ بادشاہ نے ایک خاص جماعت مقربین کی آپؒ کو لینے کیلئے بھیجی۔ گوالیار کے قیدی عمر بھر حضرت امام ربانیؒ کے ساتھ رہے سرہند شریف آ گئے۔

آ گیا اب تو مجھے لطف اسیری صیاد ذبح کر ڈال مگر قید سے آزاد نہ کر

نوٹ:

(۱) امام ربانی کو قید کرنے سے پہلے آپ کے عقیدت مند افسروں اور حاکموں کو گورنر بنا کر دور دراز علاقوں میں بھیج دیا تھا۔ مرتضےٰ خان صدر جہان، حیات خان، دریا خان،

مہابت خان بہت معتقد تھے۔

(۲) ایک خواب یہ بھی منقول ہے جب آپؒ قید میں تھے۔ بادشاہ نے خواب میں دیکھا حضور علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا "تو نے ہمارے کتنے برگزیدہ آدمی کو قید کر رکھا ہے"

(۳) حضرت مجددالف ثانیؒ پر یہ بھی الزام تھا کہ آپ اپنے آپ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتے ہیں۔ علمائے سو (بد) نے قتل کرنے کا فتوی دے دیا۔)خزینۃ الاصفیا)

جہانگیر سیاست دان تھا۔ آپ کو سجدہ نہ کرنے پر قید کرنا نہیں چاہتا تھا (توزک جہانگیر کی عبارت کا مفہوم) حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے مذکورہ الزم کو جواب یول ارشاد فرمایا "جو شخص مجدد کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دے وہ زندیق محض یا جاہل ہے۔ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے (رود کوثر) آپؒ نے ایک مثال بھی دی: ایک سپاہی کو آپ نے اپنے پاس بلایا وہ یقیناً پنجہزاری کے مقام سے گذر کر آپ تک پہنچ سکتا ہے اور پھر اپنے مقام پر چلا جاتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سپاہی کا رتبہ پنج ہزاری سے زیادہ ہو گیا (مناقب آدمیہ) فرمایا "میں خود کو کتے سے افضل نہیں سمجھتا تو پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل کیسے سمجھ سکتا ہوں" (مناقب آدمیہ)۔ ایک مثال آگے بھی لکھی ہے۔ بعنوان بقیہ نوٹ؛۔

رہائی کے بعد:۔

آنجناب امام ربانیؒ نے چند دن سرہند شریف قیام فرمایا پھر کشمیر تشریف لے

گئے۔ بادشاہ بیمار پڑا تھا۔شاہجہان اور وزراء کو استقبال کیلئے بھیجا اور صحت کیلئے درخواست کی ......آپ نے برتن برائے وضو طلب فرمایا۔سونے کا کوزہ چلمچی لائے۔ فرمایا یہ برتن حرام ہے۔ بادشاہ شریعت سے بے خبر تھا۔ حلال وحرام کو نہیں جانتا تھا......دعا اور توجہ سے جہانگیر کی دنیا بدل گئی توبہ کی شرائط کے بموجب احکام شرعیہ جاری کردئے......خود بیعت بھی ہوا۔اسلام کا بول بالا ہوا۔بادشاہ مع امراء وزراء خود مسجد میں جاتا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھتا۔

بادشاہ کی درخواست:۔

جہانگیر نے درخواست کی۔آپ کچھ مدت میرے ہمراہ رہیں قبول ہوئی۔ روزانہ حاضر ہوتا ندامت کا اظہار کرتا۔خاتمہ بالخیر کی دعا چاہتا بادشاہ مع لشکر حضور مجددؒ کے ہمراہ سرہند شریف آیا۔چار ماہ قیام کیا۔ بقیہ نوٹ:۔

۔ ایک اور مثال بھی جناب امام ربانیؒ نے بیان فرمائی:

جب خاکروب آپ کے قصر خاص تک چلا جاتا ہے کیا علماء اسے آپ کا مقام دیں گے؟......

نوٹ:۔

(۱) حضور جناب مجددؒ الف ثانی علیہ الرحمۃ کو صرف قید ہی نہ کیا گیا تھا بلکہ تمام جائیداد بھی ضبط کی گئی تھی۔حویلی سرائے، چاہ، باغ، کتب، اشیائے ودیگر چھین لی گئی تھیں۔مگر پیکر تسلیم ورضا پر ان کا ذرہ بھر اثر نہ ہوا (رود کوثر 271ص سیرت مجددؒ الف ثانیؒ 184ص)

(۲) حضرت امام ربانی محبوب سبحانیؒ نے اپنے جگر پاروں کو لکھا:۔

رضائے خالق عالَم ہی مقصود طریقت ہے

کرے چون وچرا جو بھی وہ مردود شریعت ہے

خدا کو جو بھی طوفانِ الم میں یاد کرتا ہے

خدا فضل وکرم سے اسکی خود امداد کرتا ہے

قیدخانہ میں فیضان مجددؒ:۔(نظم)

قدم رکھا مجدد پاک نے تکلیف زاروں میں بہاریں آگئیں گل کھل پڑے اجڑے دیاروں میں

جو آیا ہو گیا تھا نگہ کی تیغ بازی سے نوازا دل فگاروں کو بڑی بندہ نوازی سے

بدل کے رکھ دیے دو سال میں احوال زنداں کے اسیروں نے وہاں مزے لوٹے صحن گلستان کے

اثرات تجدید:۔(اشعار)

1- انہی کے نام سے پھیلی ہے خوشبو دین رحمت کی

انہی کے فیض سے شاداں ہے بستی اہل حکمت کی

2- مجددؒ نے بھی قانون اکبر کے مٹا ڈالے

مسلط ہو گئے اہل بغاوت پر وفا والے

3- مراد شاہ جیلانیؒ مظہر نور عالم ہے

ہوا ظاہر جہاں میں جلوہ فاروق اعظم ہے

4- روایت ہے یہاں تک شاہ سے ارشاد فرمایا

نہ دیکھوں گا در جنت کہ جب تو نہ ساتھ آیا

(ماہنامہ انوار الثانی مجدد اعظم نمبر جولائی اگست 1994ء)

امام ربانی ؒ کے حیرت انگیز تجدیدی کارنامے ہیں جو لاکھوں افراد کی منظم تحریکیں بھی سرانجام نہ دے سکیں۔ ہندو مسلم اتحاد کی مخالف فرمائی۔ دوقومی نظریہ کی خوب اشاعت فرمائی یہ بے مثل کارنامہ آگے چل کر تحریک پاکستان کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

تبلیغ اور بادشاہ اکبر اور بادشاہ جہانگیر:۔

چند اشارات از کتاب مینار نور مصنف حضرت محمد احمد خان صاحب سجادہ نشین خانقاہ خالقیہ سرگودھا:۔

''ایسے تاریک دور میں اللہ تعالی نے حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ کو منتخب فرمایا۔آپ دہلی سے آگرہ پہنچے اور اکبر بادشاہ کے مقربین کو بلوا کر اعلان فرمایا۔

''اکبر توبہ کر ورنہ اللہ کے غضب کا انتظار کر'' اکبر نے پروانہ کی حضرت مجدّد رضی اللہ عنہ دربار محمدی میں مع چند احباب پہنچے۔یکا یک سرخ آندھی کا طوفان اٹھا اور آناً فاناً دربار اکبری کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دربا محمدی (جو کو غرباء کے لئے اکبر نے بنایا تھا) کو ہوا نے چھواء تک نہ تھا۔ اکبر کے بعد (جہانگیر بھی اکبر کے نقش قدم پر چلا) بوجہ نورجہان رافضیوں کا دربار میں اثر ہوا رافضیوں نے ایک مکتوب شریف جہانگیر کو پیش کیا جو کہ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے احوال باطنی ومقامات کے بارے میں لکھا تھا۔نور جہان نے کہا یہ شخص (حضرت مجدّد رضی اللہ عنہ) اپنے آپ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اونچا سمجھتا ہے آپ علیہ الرحمۃ کو دربار میں طلب کیا گیا۔آپ ؒ نے فرمایا ''اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل کہتا ہے تو وہ اہلسنت سے خارج ہو جاتا ہے۔اسی طرح فرقہ صوفیہ میں اگر کوئی شخص اپنے

آپ کو ''نجس ترین کتے'' سے بھی بہتر جانتا ہے۔ وہ صوفی ہرگز نہیں رہتا۔ اس لیے کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر سمجھوں؟''

آپؒ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ''جب بادشاہ کسی معمولی ملازم کو دربار میں اپنے قریب بلا کر بات کہنا چاہتا ہے تو اس کا تمام اکابرین سلطنت سے بلند ہو کر تخت کے قریب جانا دائمی قربت نہیں۔ اور نہ ہی اس فعل سے مجلس عاملہ کی تحقیر ہوگی'' رافضیوں کی یہ چال بھی غیر مؤثر ثابت ہوئی ...... پھر جہانگیر کو یہ کہہ کر پڑھایا گیا کہ مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے لاکھوں جانثار مریدین کے ذریعے بادشاہ کے خلاف بغاوت کا منصوبہ بنایا ہے پھر بادشاہ نے سجدہ تعظیمی کے لئے بلایا ...... فرمایا ''میرا سر سوائے خدا کے اور کسی کے آگے نہیں جھک سکتا'' تب قیدیوں کو رشد و ہدایت کی راہ دکھائی ...... مہابت خان (گورنر کابل) نے جہانگیر کو دریائے جہلم کے کنارے حراست میں لے کر حضرت مجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلطنت کی پیشکش کی۔ آپ علیہ الرحمۃ نے مکتوب شریف تحریر فرمایا ''مجھے سلطنت کی ہوس نہیں ہے ...... میرا کام جب پورا ہو جائے گا میں خود ہی تمہاری مدد کے بغیر قید سے آزاد ہو جاؤں گا۔ یہ کام میرے کام میں رکاوٹ ہے ...... بغاوت سے باز آجاؤ ...... بادشاہ کی اطاعت قبول کرلو''

مہابت خان نے نور جہان اور آصف جاہ کو بھی حراست میں لے لیا تھا۔ مگر آنجناب امام ربانی رضی اللہ عنہ کے حکم پر ان سب کو رہا کر دیا۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے رشد و ہدایت کی مہم مرحلہ وار چلائی غرباء اور فقراء کی جماعت تیار کی جو لوگوں کے سامنے اسلامی روایات صحیح انداز میں پیش کر سکے

اہل علم کے طبقہ میں ذہنی انقلاب پیدا فرمایا۔

امراء اور رؤسا کو اپنے مکتوبات شریف سے نوازا۔ چوتھے مرحلہ میں سربراہ مملکت کی اصلاح مطلوب تھی۔ جہانگیر نے جب آپؒ کا خلوص وسلوک دیکھا تو اپنے کیئے پر نادم ہوا۔

کشمیر سے آتے جاتے دوبار جہانگیر نے اعلیٰ حضرتؒ کے باورچی خانہ سے لنگر کھایا اپنے بیٹے خرم (شاہجہان) کو آپ کا مرید کروایا'' (مینار نور راز حضرت جناب میاں صاحبزادہ محمد احمد خان مدظلہ سجادہ نشین دربار خالقیہ سرگودہا)

جناب شہنشاہ خطابت مولانا افتخار الحسن زیدیؒ اپنی کتاب مقامات اولیاء میں لکھتے ہیں: مختصر عرض ہے'' جب کفر و باطل کی ظلمت حق و صداقت کے چہرے کو ڈھانپ لیتی ہے تو اولیاء اللہ اپنے دین وایمان کی روشنی اور حق وہدایت کے نور سے اجالا کر دیتے ہیں جب فرعونیت اور یزیدیت کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھا جاتے ہیں تو یہ مقدس جماعت عصائے کلیم اور جذبہ حسینی کی شمع جلا کر بھڑ کتے ہوئے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھا تے ہیں۔ جب باطل پرستی کے طوفان اٹھتے ہیں ظلم وستم کی آندھیاں چلتی ہیں ...... احکامات الٰہیہ کی مخالفت اور شریعت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغاوت ہونے لگتی ہے تو اولیاء اللہ اپنی روحانی قوت باطنی طاقت سے میدان عمل میں ہر قسم کے فسق وفجور ظلم وستم، کفر شرک کو مٹانے کیلئے کسی بڑی سے بڑی طاقت اور ظالم و جابر حکومت سے برسر پیکار ہو کر رشد وہدایت کے پرچم کو بلند کرتے ہیں ...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بے سروسامانی کے عالم میں محض اپنی روحانی قوت لے کر فقر کی تلوار لے کر اکبر مغل اعظم کی پھیلائی ہوئی لعنت کے خلاف اٹھے جہانگیر کی مشرکانہ رسوم کے خلاف

ٹکر لی۔ بر سر پیکار ہو کر قلعہ گوالیار میں قید ہوئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج ہم بھی اپنے حکمرانوں کو سجدہ ہی کرتے حالانکہ شیخ مجدد رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ میں تنہا ہوں۔ اور میری ٹکر ایک حکومت سے ہے۔ دین اکبری کو پاش پاش کرنے کے لئے تن تنہا میدان عمل میں کود پڑے ...... بظاہر بے سروسامان تھے۔ باطن میں دین وایمان کی لازوال قوت ان کے ساتھ تھی۔ درویش لاہوریؒ یہ نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ ہے زیرِ زمیں مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے اس خاک میں پوشیدہ وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبر دار

(بال

جبریل)

مخصوص کمالات وفضائل:۔(بحوالہ حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ مصنف حضرت محمد حسنؒ ضلع بجنور اشاعت 1914ء)

(۱) آپ کا خمیر طینت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا۔

(۲) مجدد الف ثانی دین کو نئے سرے سے زندہ کرنے والے

(۳) قیوم اول ہیں ذات پاک باعث قیام عالمیان ہے

(۴) خزینۃ الرحمت کے خطاب سے نوازا گیا

(۵) سلسلہ کے تمام مریدین آپ کو دکھائے گئے

(۶) مجموعہ قطب مدار (باعث بقائے عالم) اور قطب ارشاد (باعث بقائے ایمان عالم) ہیں

(۷) آپ ہی کے سلسلہ میں قیامت تک قطب مدار وارشاد ہوا کریں گے

(۸) حضرت امام مہدیؒ آپ ہی کے سلسلہ سے ہونگے

(۹) مقام محبوبیت ذاتیہ بخشا گیا۔

(۱۰) گذشتہ اور آئندہ کے تمام حالات منکشف ہوئے

(۱۱) مقام سابقین واولین پر پہنچے جو اصحاب یمین سے آگے ہے

(۱۲) صباحت اور ملاحت دونوں عطا کی گئیں

(۱۳) آپ صلہ (بندوں کو خدا سے ملانے والے) شریعت وطریقت کو ملانے والے۔

(۱۴) بے واسطہ اللہ تعالیٰ سے کلام فرمایا

(۱۵) اسرار مقطعات قرآنی عطا کئے گئے

(۱۶) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے علم سموات عطا فرمایا

(۱۷) آپ سے خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام نے کیفیت موت وحیات بیان کی

(۱۸) جو حق الیقین اصحاب رضی اللہ عنہم کو عطا ہوا آپ کو بھی وہی عطا فرمایا گیا

(۱۹) آپ کی زیارت کیلئے کعبہ شریف آیا۔ خانقاہ شریف کے کنوئیں سے آب زمزم برآمد ہوا

(۲۰) خانقاہ کی زمین کو بہشتی درجہ عطا ہوا

(۲۱) آپ کے طریقہ میں تمام اولیاء تمام سلاسل کے فیضان شامل ہیں۔ طریقہ افضل اور سہل ہے

(۲۲) طریقہ جامع شریعت وطریقت ہے۔ کمالات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت بھی شامل ہیں

(۲۳) مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ نے سب سے پہلے آپ کو مجدّدِ الف ثانی لکھا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ عبدالعزیز محدثؒ بھی اسی لقب سے یاد فرماتے رہے

(۲۴) تمام سلاسل کے اولیاء نے آپ کو اپنا محبوب اور مقبول بنایا

(۲۵) آپ پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت کا غلبہ اتنا تھا کہ ایک روز فرمایا میں حق تعالیٰ کو اسلیئے دوست رکھتا ہوں کہ وہ سیدنا سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے

(۲۶) آپ محدث تھے۔ حق تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے

(۲۷) بشارت ملی کہ جس جنازہ میں حاضر ہو گے وہ میت بخشی جائیگی آپ کی دعا سے سرہند شریف کے قبرستان سے قیامت تک عذاب اٹھالیا گیا۔ آپ کی تشریف آوری قبرستان کے باعث آئیندہ بھی جو یہاں دفن ہوگا بخش دیا جائے گا۔

تیری شان کرم اونچی تیرا رتبہ نرالا ہے   تیری برکت سے محشر تک عذاب قبر ٹالا ہے

(۲۸) بحوالہ ''حضرات القدس:

ہزار سال ہیں درکار باغ دیں میں کہ جب   تمہاری طرح کوئی بے مثل پھول کھلے
کسی صدی میں کسی دور میں نہیں کوئی   زمانہ جس کو تمہارا نظیر کہہ بھی سکے

(۲۹)

ہوئی ہے پیدا جہاں میں ہزار مخلوق   مگر ہیں آپ زمانہ میں ایک اعجوبہ

(۳۰) حضرت امام ربانیؒ ظاہر علوم شریعت میں امام زمانہ تھے۔ اسی طرح باطنی کمالات کے واسطے بحر ناپید کنار تھے۔ رد روافض رسالہ لکھا۔ جو تاثیر آپ کے کلام میں کسی اور متکلم کے کلام میں نہیں ہے۔ آپ کے ایک جواب میں ہزاروں جواب پوشیدہ ہیں۔ (الفاروق۔ یکم مئی 1958ء)

(۳۱) تمام مکتوبات شریف رب تعالی کی بارگاہ میں مقبول ہیں

(۳۲) ہمارے مجدّد اتباع حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سبب یہ بشارت پا چکے تھے کہ روضہ مبارک جس میں آپ کی قبر ہے اور اس کا صحن قدیم ریاض الجنۃ میں سے ایک روضہ ہے

(۳۳) اگر روضہ مقدسہ کی مٹھی بھر خاک کسی شخص کی قبر میں ڈال دی جائے تو بڑی امید واریاں ہیں برائے بخشش وانعام ورحمت۔ (مکتوبات معصومیہ دفتر ثانی مکتوب 70)

نوٹ:

حضرت خواجہ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ کا ارشاد ہے: اکثر مسائل و بیان انسان کی عقل سے ثابت نہیں ہوتے شریعت اور کشف والہام سے ثابت ہوتے ہیں؟

(۲) مذکورہ قریباً تمام نمبر شمار کی عبارت مکتوبات شریف میں موجود ہے

(۳) مثلاً بقیہ خمیر والی بات عقلاً ونقلاً بعید بھی نہیں ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ''میں اور ابو بکرؓ وعمرؓ ایک ہی طینیت سے پیدا ہوئے ہیں'' حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو بھی فرمایا ''تو میری طنیت سے پیدا ہوا ہے اور تیرا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں طیران کرتا ہے۔''

کرامات

حضور جناب مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وسیرت طیبہ از ابتدائے ولادت تا وصال مبارک کرامت ہی کرامت ہے۔ تاہم چند ایک حسی کرامتوں کا ذکر بھی درج ذیل ہے یہ بھی عرض ہے کہ کرامتوں کا ظہور ضروری بھی نہیں ہے۔ بعض عظیم المرتبت اولیاء مثل جنید بغدادیؒ سے بہت کم کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ یہی حال انبیاء کے

معجزات کا ہے موسیٰ علیہ السلام کس قدر جلیل القدر رسول ہیں مگر ان سے صرف نو معجزات کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

کرامت:۔(بحوالہ ”زبدۃ المقامات)

(۱) حضرت امام ربانیؒ کے ایک مرید کو جنگل میں شیر نے گھیر لیا اس نے امام ربانیؒ کو یاد کیا۔آپ ہاتھ میں عصائے لئے ہوئے نمودار ہوئے شیر کو بھگا دیا اور غائب ہو گئے۔

(۲) جناب محمد کرم شاہ الازہریؒ آیت 39 سور الرعد کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نگاہ کشف سے دیکھا کہ آپ کے دونوں صاحبزادوں حضرت محمد سعیدؒ اور حضرت محمد معصومؒ کے استاد ملا طاہر لاہوری کی پیشانی پر شقی (بد بخت) لکھا ہوا ہے۔آپ نے اس کا تذکرہ اپنے دونوں بچوں سے کیا۔ ان دونوں نے گزارش کی کہ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے استاد کی شقاوت کو سعادت سے بدل دے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ یہ قضائے مبرم ہے۔اس کو بدلا نہیں جا سکتا بچوں نے پھر بھی دعا کیلئے اصرار فرمایا آپؒ کو یاد آیا کہ حضرت غوث الثقلین محی االدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے فرمایا کہ قضا مبرم بھی میری دعا سے بدل جاتی ہیں۔تو میں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی: اے اللہ تیری رحمت بڑی وسیع ہے۔تیرا فضل کسی ایک پر بند نہیں۔میں امیدوار ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ اپنے فضل عمیم سے میری التجا کو قبول فرما۔ملا طاہر کی پیشانی سے شقی کا لفظ مٹا کر سعید کا لفظ ثبت فرما۔جس طرح تو نے حضرت غوث اعظمؒ کی دعا قبول فرمائی تھی۔جناب امام ربانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ان کی پیشانی سے شقی کا لفظ مٹا دیا گیا سعید کا لفظ لکھا گیا۔

نوٹ:

مذکورہ واقعہ تقدیر بدلنے کا ذکر حضرت امام ربانی ؒ نے مکتوب شریف 217 دفتر اول میں خود بھی بیان فرمایا ہے۔ خواجہ طاہر بندگیؒ کا مزار پورانوار لاہور قبرستان میانی صاحب میں ہے جو کہ مرجع خواص وعوام ہے۔

(۳) ایک شخص نے وصیت کی میرا جنازہ مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں لے جا کر رکھ دینا ۔وصیت پر عمل کیا گیا آپؒ نے توجہ فرمائی مردے کا قلب جاری ہوگیا (زبدۃ المقامات)

(۴) دعوت تجدید کا بنیادی رکن شریعت کی ترویج ہے۔ جس میں آپ نے کمال کامیابی حاصل کی یہ بھی کرامت ہے۔

(۵) آپ کے کمالات عالیہ کی برکت سے اور انوار صحبت کے فیض سے سلسلہ نقشبندیہ تھوڑے عرصہ میں ہندوستان میں خوب پھیلا پھر دیگر کئی ممالک میں بھی پھیلنے لگا ترکستان، شام، ایران، کاشغر، توران، بدخشاں، خراسان کے چھوٹے بڑے امراء بادشاہ تک آپ کے خلفاء کے مرید ہوئے یہ بھی کرامت ہے۔

(۶) مولانا محمد امین بیمار ہوئے لاعلاج قرار دئے گئے۔ دعا کیلئے عرض کیا اور کوئی کپڑا تبرکاً عنایت کرنے کے لئے درخواست کی فرمایا صحت مند ہوگے۔

یہ کثیر البرکت ہے فوراً شفا ہوئی۔ مرید صادق بن گئے اور خواص میں داخل ہوئے۔

(۷) کل مکتوبات شریف 313+ 99+124=536 ہر ایک مکتوب گرامی کرامت ہے بلکہ اکثر میں کئی کئی عنوان ہیں جس طرح قرآن شریف کا ایک ایک لفظ معجزہ ہے نہ کہ ایک ایک آیت اسی طرح مکتوبات شریف کا ایک ایک لفظ کرامت ہے کوئی اور ایسا جملہ لکھ کر دکھائے جیسا کہ امام ربانیؒ نے لکھا اور کوئی اور اپنے کسی مکتوب کا اتنا اثر کا بیان

ثابت کرے۔ جسقدر اچھے ثمرات آپ کے مکتوبات شریف سے ہوئے اور تا قیامت عارفوں اور علمائے حق بلکہ بعض عام فہم مخالف عوام کے لئے بھی مینارہ نور ہیں۔

(۸) آپ مع چند احباب گرمی کے موسم میں جنگل میں پیدل جا رہے تھے۔ گرد و غبار بھی بہت تھا۔ سبھی پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کچھ فرمایا ابر کا ٹکرا نمودار ہوا پھوار پڑی ٹھنڈی ہوا آئی ابر کا سایہ ہوا بارش ہوئی۔

کئی کتب معتبرہ میں ایسے خوارق و کرامات بے شمار مندرج ہیں۔ مگر اس عنوان پر الراقم مزید لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ سوانح حیات کا تقاضا ہے کہ کرامت کا الگ عنوان ہو اسلئے بندہ حقیر نے چند ایک کا مختصر ذکر عرض کیا ہے۔

حلیہ مبارک:۔

قد موزوں اور کامل۔ نازک اندام، رنگ گندم گو مائل بہ سفیدی، پیشانی اور رخساروں سے نور ہویدا۔ پسینہ میں شدید گرمی میں بو نہ ہوتی۔ جسم پر میل نہ جمتا، پیشانی کشادہ، پیشانی پر سجدہ کا نشان، پیشانی سے بنی تک سرخ خط کشیدہ تھا، جو ہمیشہ چمکتا تھا، ابر سیاہ باریک کشادہ آنکھیں سرخی مائل، لب سرخ، دہن متوسط، دندان متصل اور درخشاں، ریش مبارک بہ انبوہ و شکوہ مربع، رخسار پر بال تجاوز نہ تھے، موئے مبارک پر سفیدی غالب، ہاتھ کھلے، انگلیاں باریک پاؤں لطیف، سینہ فیض گنجینہ پر بالوں کا صرف ایک باریک خط کمر پتلی اور نازک...... بلاشبہ حسن و جمال کے پیکر تھے۔

مماثلث، موافقت ومطابقت

آنحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ربانی علیہ الرحمۃ کے مابین:۔

الراقم چند ایک امور کا ذکر یہاں بیان کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔

(۱) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ذاتی نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امام ربانی کا بھی ذاتی نام احمد رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ذاتی مبارک ناموں کے حروف چار چار اور امام ربانی کے نام پاک کے حروف بھی چار ہیں

(۳) نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ سال اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی عمر مبارک بھی تریسٹھ سال ہے

(۴) سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد سے پہلے آپ کی آمد سے متعلقہ بے شمار بشارتیں پیش گوئیاں ہوتی رہی تھیں۔اسی طرح حضور شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ولادت طیبہ سے پہلے ہی بے شمار بشارتیں اور خبریں موجود تھیں بعض کا ذکر اس کمترین نے کیا ہے......

(۵) سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے وقت پورے عرب شریف بلکہ تمام دنیا میں کفر و شرک و جاہلیت اور ہر طرف برائیاں ہی برائیاں تھیں۔اس طرح حضور جناب مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ کی آمد پر سارے ہندوستان میں ہر طرف کفر ہی کفر تھا۔اکبر بادشاہ نے تمام اسلامی تعلیمات ختم کر کے کفر والحاد کی اشاعت کی یہ تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔

(۶) آنجناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے کافی عرصہ پہلے مدینہ شریف کی بستی موجود نہ تھی جناب تبع ؒ نے علمائے ربانی سے سن کر مدینہ منورہ کی تعمیر کرائی تھی۔ اس طرح سرہند شریف کی آبادی بھی نہ تھی آپ ؒ کی آمد سے کافی عرصہ پہلے آپ کی یہاں تشریف آوری کا اولیائے کاملین کو بوجہ کشف پتہ ہوا تو باشاہ وقت سے یہ تعمیر کروائی گئی یہ بیان پہلے عرض کیا کر چکا ہے۔

(۷) سید البشر علیہ الصلوۃ والسلام نے اعلان نبوت چالیس سال کی عمر شریف پر فرمایا اور دعوت وارشاد وتبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا اسی طرح آپ کی تجدید احیائے اسلام بھی چالیس سال کی عمر میں شروع ہوئی۔

(۸) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے تیئس سال تبلیغ فرمائی اور مجدد اعظم علیہ الرحمۃ نے بھی تیئس سال میں اپنا مشن مکمل فرمایا...... اور تجدید کے آخری سال میں وصال فرمایا

(۹) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ پر انبیاء وملائکہ تشریف لا کر حضرت آمنہ ؓ کو مبارک بادی دیتے رہے اور آپ ؐ کے کمالات بیان فرماتے رہے۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی ولادت پاک پر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور تمام اولیاء اللہ تشریف لا کر آپ کے والدین ؒ خصوصاً ولی کامل عارف اکمل والد ماجد ؒ کو مبارک باد دیتے اور مدح بیان فرماتے۔ خصوصاً سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے

(۱۰) رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اقدس پر بے شمار ارہاصات ظاہر ہوئے اسی طرح جناب مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت طیبہ پر بھی عجیب خوارق ظاہر ہوئے۔ الراقم نے چند ایک کا ذکر کیا ہے

(۱۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شعب ابی طالب میں محصور رہے اور مجدد الف ثانیؒ قلعہ گوالیار میں مقید رہے۔

(۱۱) آنحضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعہ کو اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں تشریف لائے اور جناب شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ بھی شب جمعہ کو بطن اطہر پاک میں جلوہ گر ہوئے (نتیجہ فکر کاتب الحروف)

چند الفاظ مدح میں:۔

مخزن شریعت معدن طریقت، شیخ احمد مجدّد الف ثانیؒ...... حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ کے خلیفہ عبدالعزیزؒ نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آپؒ کے فضائل بیان کرنے میں مصروف ہے (جب آپؒ کی ولادت طیبہ ہوئی) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فرمایا حضرت مجدّد الف ثانی کا درجہ بلاشبہ ''ارہاص'' کا ہے

(ماہنامہ مومن لاہور اگست 2005ء)

شان مجدّدؒ الف ثانی علیہ الرحمۃ:۔

1- مفہوم عبارت: خواجہ باقی باللہ کی صحبت میں غار حرا کے نظارے دیکھے۔

2- قید و بند کا سلسلہ نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔

3- پورے معاشرہ کی اصلاح فرمائی۔ سیاسی، ملکی، مذہبی اصلاح فرمائی

4- جدو جہد سے شیعت زائل ہوئی

5- سب سے بڑی علمی خدمت مکتوبات شریف ہیں جو کہ ہدایت کا سرچشمہ ہیں، حقائق و معارف، اسرار شریعت، طریقت کا خزینہ ہیں۔

6- عبدالحق محدث دہلویؒ کو غلط فہمی کی بنا پر اختلاف تھا جو بعد میں بالکل دور ہو گیا تھا اوران کے بیٹے حضرت مجددؒ کے مرید بن گئے تھے۔(اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

تصانیف عالیہ چند ایک کا ذکر برائے حصول نجات اخروی

اثبات النبوۃ:۔

بزبان عربی اکبری فتنہ کے دوران یہ کتاب مبارک لکھی۔شاہی فرمان پر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی زبان پر لانا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔اس کے قلمی نسخے دیگر رسالوں کے مجموعے کے ساتھ بعض مقامات پر موجود ہیں۔مثلاً رباط مظہریہ مدینہ منورہ۔حضرت مولانا محمد صادق مجددی کابلی مدینہ منورہ۔حافظ محمد ہاشم جان مجددی۔ٹنڈ وسائیں داد وحیدرآباد(سندھ)۔خانقاہ سراجیہ کندیاں۔خانقاہ مظہریہ دہلی۔یہ کتاب پہلی بار ادارہ مجددیہ۔کراچی ناظم آباد سے شائع ہوئی پھر ادارہ سعیدیہ مجددیہ لاہور سے۔

2- ردروافض:۔

فارسی میں لکھی گئی قلمی نسخے محمد ہاشم جان ٹنڈ وسائیں داد وخانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میں ہیں 1384ھ میں رامپور سے فارسی میں شائع ہوئی دسمبر 1964ء میں ادارہ سعیدیہ مجددیہ لاہور سے بھی شائع ہوئی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔

3- رسالہ تہلیلیہ:۔

عربی میں ہے کلمہ طیبہ سے متعلق تحقیقات پر ہے اس میں حضور حبیب اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے فضائل، دلائل ختم نبوت، قرآن مجید زندہ جاوید معجزہ پر مواد ہے۔ قلمی نسخے محمد ہاشم جان محمد ٹنڈو سائیں دادو، خانقاہ سراجیہ کندیاں میں موجود ہیں۔ ناظم آباد کراچی سے 1384ء میں پہلی بار عربی اردو میں دیگر رسائل کے ساتھ شائع ہوئی 1385ھ میں لاہور سے سعیدیہ مجددیہ ادارہ کی طرف سے اشاعت کی گئی۔

4-شرح رباعیات:۔

قلمی نسخے درج بالا مقامات پر ہیں غالباً رباط مظہریہ مدینہ شریف میں بھی ہے ۔ادارہ مذکورہ لاہور نے 1385ھ میں شائع کی۔

5-معارف لدنیہ:۔

دوسرا نام علوم الہامیہ ہے۔ بزبان فارسی ہر مضمون کو آپؒ نے معرفت کا نام دیا ۔قلمی نسخے مذکورہ مقامات پر ہیں۔ حضرت پیر محمد شاہ احمد آباد (بھارت) کے کتب خانہ میں بھی قلمی نسخہ موجود ہے۔ شائع بھی ہوئے ہیں۔

7-مبدا معاد:۔

آپؒ کے علوم و معارف پر مشتمل ہے۔ اکسٹھ مضامین میں اسرار کا خزانہ ہے۔ حقائق کا سرچشمہ ہے قلمی نسخے موجود ہیں۔ کئی بار اشاعت ہوئی۔

8-مکاشفات غیبیہ:۔

قلمی نسخے ہیں رباطہ، مظہریہ مدینہ منورہ میں بھی ہے بھارت میں احمد آباد پیر محمد شاہ کے پاس بھی ہے

9-چار مزید رسائل کے نام:۔

اکثر کتب میں ہیں ۔ قلمی یا مطبوعہ نسخے کا پتہ نہیں چل سکا رسالہ آداب المریدین۔تعلیقات عوارف ۔رسالہ علم حدیث۔رسالہ جذب السلوک۔

10- مکتوب شریف جلد اول دوم سوم:۔

یہ معرکۃ الآراء کارنامہ ہے۔ چند عربی میں اور سب فارسی میں ہیں۔ ہر مکتوب مستقل رسالہ ہے ان سے جتنا عظیم الشان انقلاب انگیز دیر پاء اصلاح تربیت کا کام ہوا س کی مثال ملنی مشکل ہے تصوف ،علوم ومعارف ،نکات ،اسرار کے عالمگیر ذخیرے ہیں ۔آج تک لاکھوں انسان ان سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ خانقاہوں میں ان کا درس دیا جا تا ہے۔ آپؒ کے خیالات عالیہ ،عقاید حقہ ،شریعت طریقت ،اخلاق ،معرفت ،سیاست پر گہری نظر اور علوشان کا اندازہ ہوتا ہے۔ دوسرے ہزار سال کے تمام مسائل کا حل ہے تعداد دفتر اول 313 ۔مرسل 313 ۔بدری اصحابؓ 313 اصحاب طالوتؓ 313 تعداد دفتر سوم 114+10=124 اور مزید چار نہ مل سکے ۔تعداد دفتر سوم 99 ۔ بمطابق اسماء الحسنٰی 99۔

قلمی نسخے بھی موجود ہیں ۔عربی ترجے بھی ہوئے اردو بھی ۔عربی ترجمہ مکہ شریف سے 1316ھ میں شائع ہوا۔نولکشور نے پہلی مرتبہ تینوں جلدیں شائع کیں۔ پھر دیگر کئی ناشرین نے حاجی عبدالعزیز دہلوی نے 1290ھ میں اور نور احمد امرتسری نے 1329ھ میں اور ڈاکٹر غلام مصطفے خان نے بھی شائع کیے۔ مکمل ترجمہ سب سے

پہلے قاضی عالم الدین علیہ الرحمۃ نے کیا۔ ملک چنن دین نے بھی شائع کئے۔ کراچی سے بھی اشاعت ہوئی۔

دفتر سوم کی تعداد 113 پر ختم کرنے کا ارادہ فرمایا جو حروف باقی کے اعداد 113 کے موافق ہیں۔ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ اور باقی میں اشارہ ہے کہ یہ مکتوبات قیامت تک رہیں گے۔ پھر مزید علوم جدیدہ، اسرار غیبیہ ظاہر ہوئے۔ یہ مکتوب ملانے سے تعداد 114 ہوگئی۔ (قرآنی سورتوں کی تعداد کے مطابق)...... جناب شمس بریلوی لکھتے ہیں:

مکتوبات شریف کا پہلا دفتر درالمعرفت کے نام سے موسوم ہے۔ دوسرے دفتر کا تاریخی نام نورالخلائق ہے۔ تیسرے کا نام معرفت الحقائق ہے۔

ابتدائی مکتوبات شریف میں اپنے روحانی حال ومقام سے متعلقہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ اپنے پیشواء کی خدمت میں لکھے گئے ہیں بعض صحائف امرائے جہانگیری کے نام ہیں ان میں شریعت کی ترویج کیلئے خاص تاکید کی گئی ہے۔ ایک طویل مکتوب شریف چالیس صفحات پر مشتمل ہے جو صاحبزادگان والاشان کے نام ہے۔

بعض خطوط مبارک مرشدزادوں کے نام ہیں۔ اسلامی عقاید ونظریات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ شریعت وطریقت کی ہم آہنگی وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ شریعت اور طریقت دو الگ الگ شئے نہیں ہیں۔

یہ تمام مکتوبات شریف آپؒ کی حیات کے اندر ہی مرتب ہوگئے تھے اسلئے الحاقی عبارتوں سے پاک ہیں۔ اور شبہ سے بالاتر ہیں۔ (اہم نکتہ) بعض مکتوبات قلعہ گوالیار کی قید کے دوران تحریر فرمائے تھے بعض لشکر شاہی میں رہتے ہوئے لکھے گئے۔

یہ تصوف کے بلند اعلیٰ موضوع پر ایک جامع اور مبسوط تصنیف ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ وحدۃ الوجود سے عوام میں غلط کاریاں پیدا ہوگئی تھیں۔ ان غلط کاریوں کے خلاف حضرت مجدّد رضی اللہ عنہ نے شدومد کے ساتھ قلم اٹھایا ہے۔ لوگ افراط کی سمت میں بڑھ رہے تھے۔ شریعت کو نظر انداز کیا جارہا تھا۔ حالانکہ شیخ اکبرؒ نے خود اس بات پر زور دیا تھا کہ اس نظریہ تک پہنچنے کیلئے بڑی صلاحیت فہم کی ضرورت ہے (حال کی بھی ضرورت ہے صرف قال کی نہیں) سیدنا مجدّد الف ثانی قدس سرہ نے وحدت شہود یا مقام عبدیت کی طرف ذہنوں کو موڑ دیا۔ تصوف و طریقت کے ہر پہلو پر نہایت وضاحت سے لکھا۔

اکبر مغل بادشاہ کی بے دینی و گمراہی کے اثرات آپؒ نے دور فرمادیئے۔ ان رسوم کو قابل مذمت فرمایا جو خانقاہوں میں شریعت سے ہٹ کر رائج ہوگئی تھیں۔

یہ مکتوبات ہندوستان کے علاوہ دیگر تمام اسلامی ممالک میں بھی کمال قبولیت کے درجے تک پہنچے "ہر چند از دل خیزد بردل ریزد" زبان فارسی ہے۔ علمی و دینی مضامین مصلحانہ رنگ ہے۔ پندو موعظت میں میں عبارت عام فہم اور سلیس ہے۔

مسرت ہے کہ کہ استنبول (ترکی) سے ابھی حال ہی میں یہ مکتوبات (متن) بہت اعلیٰ نفیس کاغذ پر عکسی طباعت میں شائع کئے گئے ہیں۔ مصنف رود کوثر محمد اکرام مرحوم کہتے ہیں آج بھی ان کی مقبولیت میں کمی نہیں آئی۔ (ماخوذ: دیباچہ عوارف المعارف) عوارف المعارف کے مصنف شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی شہید علیہ الرحمۃ ہیں۔

عوارف المعارف میں علوم و معارف و مسائل شریعت و طریقت کا بحر بے کران موجود ہے۔

ضرور خریدئے اور فائدہ اٹھائیے::

دفتر دوم کا پیش لفظ۔ مترجم حضرت خواجہ عالم الدین۔ ناشر ملک چنن الدین۔ از قلم خواجہ عبدالحی بن خواجہ چاکر حصاری۔ سے چند الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

حمد کثیر، طیب اور مبارک اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آلؓ، اصحابؓ، واہلبیتؓ اور کامل وارثوں اور تمام راہ ہدایت پر چلنے والوں، تمام انبیاء ملائکہ پر کامل اور تمام صلوۃ وسلام ہو...... امام بزرگ، علمائے راسخین کے پیشواء، مرسلین کی خلعتوں سے مشرف ہونے والے، ولایت اصلیہ کے صاحب اسرا رالہی کے مخزن، متشابہات قرآنیہ کے حقائق کو جاننے والے خدا تعالیٰ کی آیات میں سے آیت عجیبہ، الف ثانی کے مجدّد ہمارے شیخ وامام حضرت شیخ احمد فاروقی رضی اللہ عنہ کے یہ مکتوبات علوم غریبہ ومعارف عجیبہ اور اسرار لطیفہ اور حقائق شریف پر مشتمل ہیں۔ جن کو آج تک کسی عارف نے بیان نہیں کیا یہ انوار نبوت کے مشکواۃ سے مقتبس ہیں......

مزید خصوصیات مکتوبات شریف

(۱) تمام صحائف شریفہ مجدّدانہ شان ومجتہدانہ انداز میں ہیں۔

(۲) مکتوبات سے ثابت ہے حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ درجہ امامت مقام اجتہاد پر فائز ہیں۔

(۳) مکتوبات شریف مسائل شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت پر مشتمل ہیں۔

(۴) بعض مکتوبات میں مصلحانہ ومجدّدانہ انداز میں صوفیائے خام کی غلط روش، ناپسندیدہ افعال پر تنقید فرمائی ہے۔ اغلاط کی نشاندہی کر کے صحیح رہنمائی سے نوازا

(۵) علمائے سوء پر اظہار تاسف فرمایا ہے اور ان کے لئے مشعل راہ بیان فرمایا ہے۔

(۶) امراء علماء صوفیاءِ کو متوجہ کیا گیا ہے۔

(۷) ہندوآنہ قبیح رسوم سے اجتناب کا درس عظیم دیا ہے۔

(۸) روافض خوارج نواصب ودیگر باطل فرقوں کا بیان کیا ہے۔

(۹) اہلبیت نبوت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل از قرآن وحدیث بیان فرمائے ہیں۔

(۱۰) تبلیغی دعوتی اور عام فہم مکتوبات بھی ہیں۔ تعداد دفتر اول 313 دفتر دوم 99 دفتر سوم 114 مگر واقعۃً اس میں 124 مکتوبات شریف ہیں۔ دس مکتوبات شریف جمع کرنے والے حضرات کو بعد میں ملے۔ چھٹے ایڈیشن نولکشور میں صرف 122 چھپے۔ اور ایک ایڈیشن میں 123 مکتوب شریف نمبر 124 ''حقیقت کعبہ'' پر ہے۔

(۱۱) انداز و بیان مختصر بھی ہے اور اکثر بے حد طویل ہے۔

(۱۲) زور بیان اور حال فیضان نسبت فاروقی کے دھارے بہ رہے ہیں۔ ہر مکتوب بلکہ ہر سطر سے ظاہر ہے کہ فاروقی رگ جنبش میں ہے۔ غیرت ایمانی جوش میں ہے۔ (جذبہ جہاد صدیقی ہر لحہ موجود ہے الراقم)

(۱۳) بعض بے سمجھو جاہل حضرات مکتوب 123 کو جعلی قرار دیتے ہیں۔ محض اپنے خیال سے ملک حسن علی بی۔ اے جامعی عاشق ابن تیمیہ وغیرہ۔ یہ جعلی اسلئے لگا کہ اس میں مدارج ولایت بارہ امام اور غوث اعظم رضی اللہ عنہم کا مقام بیان کیا گیا ہے۔

مثلاً چند جملے ملاحظہ ہوں:

وہ راہ جو جناب قدس جل شانہ کی طرف جانے والے دو ہیں۔ ایک وہ راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور اصل الاصل تک پہچانے والا ہے...... امتوں

میں سے بھی جس کو چاہیں اس دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اقل ہیں۔ اس راستہ میں واسطہ اور حلول نہیں۔...... دوسرا وہ راستہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے تمام قطب، اوتاد، ابدال، نجیب اور عام اولیاء سب اسی راستہ سے داخل ہوئے ہیں۔ راہ سلوک اسی راہ سے مراد ہے اس راہ کے راہنماؤں کے پیشواء اور فیض کا سرچشمہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں۔ اور یہ عظیم الشان مرتبہ انہی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے..... حضرت فاطمہ سیدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔ میرے خیال میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ وجود عنصری یعنی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کی پناہ میں رہے ہیں جیسا کہ وجود عنصری کے بعد ہیں۔ جب حضرت امیرؓ کا دور تمام ہوا یہ عظیم الشان مرتبہ ترتیب وار حضرات حسنینؓ کے سپرد ہوا۔ اور ان کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے ساتھ ترتیب و تفصیل وار قرار پایا.......... حتی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی نوبت آ پہنچی۔ اور منصب مذکور ان کے سپرد ہو۔ یہ مرکز حضرت شیخ قدس سرہ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں ہوا۔ اسی واسطے شیخ قدس سرہ نے فرمایا:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا   اَبَداً عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

ترجمہ: ہوا سورج غروب پہلوں کا   پر نہ سورج ہمارا ماند ہوا

شمس یعنی آفتاب سے مراد ہدایت وارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے۔ چونکہ حضرت شیخ قدس سرہ کے وجود سے وہ معاملہ جو اولین سے تعلق رکھتا تھا شیخ قدس سرہ کے سپرد ہوا۔ رشد و ہدایت کے پہنچنے کا واسطہ وسیلہ ہو گئے...... آگے نزول عیسے علی نبینا علیہ والصلوٰۃ والسلام اور ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان کا اشارۃً ذکر خیر ہے......

ایک خاص واقعہ:۔

جب مجدّ دالف ثانی رضی اللہ عنہ مرض الموت میں تھے اور لقائے خداوندی کا نہایت اشتیاق رکھتے تھے۔(عمر شریف بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر شریف کے برابر تریسٹھ سال تھی۔الراقم) تو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ تشریف لائے اور فرمایا لوگ میرے اس شعر پر حیران ہیں۔

اَفَلَتْ شَھُوُ سَ الَا وّلِیْنَ وَشَمُساَ
اَبَداً عَلٰی اُفقِ الْعُلٰی لَا تغرِبُ

اگر آپ اس کا حال لکھیں تو آپ کو مکمل شفاء تندرستی ہوگی۔حضرت مجدّ دالف ثانیؒ لقائے رب کا شوق رکھتے تھے۔بہت روئے اللھم الرفیق الاعلیٰ بار بار ورد زبان تھا۔فرماتے طبیب کہہ دے ''تم لا علاج ہو'' پھر آپؒ نے زبانی تشریح فرمادی۔مکتوب شریف کی عبارت ارشاد فرمائی۔اور خواجہ محمد معصوم قدس سرہ سے فرمایا مذکورہ شعر کا حال ضرور لکھنا۔جسے پورا فرمایا گیا اور جلد سوم میں شامل کیا گیا۔

اسکے بعد چند دن کیلئے وہ ظاہری صحت بھی ملی۔جو صحت میں حاصل نہ تھی۔

بحوالہ مکتوب نمبر 193 روضۃ القیومیہ

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ مکتوب 123 بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ ہی کے فرمودات وارشادات ہیں اور یہ کلام اس وقت کا ہے جبکہ آپ مدارج علیا پر فائز تھے۔

سید آدم بنوریؒ (نامور خلیفہ اور بانی سلسلہ آدمیہ) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ،حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے ارشادات،تحریرات سے بھی مذکورہ بیان کی صداقت

ظاہر ثابت ہے حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کے بیان سے بھی شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ جناب مظہر جان جاناں دہلویؒ نے بھی تصدیق فرمائی ہے۔

(۱۴) مکتوبات شریف فارسی زبان میں تھے ان کی مقبولیت بہت زیادہ ہوئی۔ اسی طرح کشف المحجوب حضرت داتا صاحب متوفی 490ھ قدس سرہ نے فارسی میں لکھی تھی کی مقبولیت بہت رہی۔

(۱۵) دوسو پچھتر سال تک طالبان حق تعالی مکتوبات شریف کے قلمی نسخوں سے مستفید ہوتے رہے جب پریس بنا تو متعدد مطابع نے شائع کیے۔

(۱۶) عربی میں ترجمے بھی ہوئے۔ کتب خانہ بغداد میں دو عربی نسخے موجود ہیں۔

(۱۷) جناب علامہ مناظر احسن گیلانی صاحب کا تبصرہ ''مجددیہ سلسلہ کی ایک بڑی شاخ خالدیہ سلسلہ کے نام سے عراق وشام وعرب خصوصاً ترکی ممالک میں بہت زیادہ مقبول ہوئی اور ہے نیز آپؒ کے ''مکاتیب طیبہ'' خود براہ راست ان ممالک میں بکثرت پڑھے گئے۔ اور پڑھے جاتے ہیں جہاں کے باشندے فارسی زبان سمجھتے ہیں اور جو فارسی سے نا واقف ہیں ان تک آپ کے مکتوبات عربی اور اردو زبانوں میں پہنچائے گئے۔ غالباً روس کے رہنے والے ملا مرادؒ جو مہاجر ہو کر بلاد اسلامیہ سے ہوتے ہوئے بالآخر مکہ معظمہ رہ پڑے تھے۔ انہوں نے مکاتیب کا ترجمہ عربی میں کیا اور مصری ٹائپ میں چھپ کر سارے عربی ممالک میں پھیل گیا کہ یہ خداداد بات تھی کہ اس کے بعد حدیث وتفسیر میں جتنی اچھی کتابیں لکھی گئی ان میں ایسی معتدبہ کتابیں مل سکتی ہیں۔ جن میں ''مکتوبات شریف'' کے مضامین نقل کیے گئے ہیں خصوصاً عصر جدید کی مشہور تفسیر روح المعانی جو سلطان عبدالحمید خان مرحوم خلیفہ ترکی کے عہد میں لکھی گئی اس میں علامہ شہاب الدین محمو

دآلوسیؒ نے گویااس کاالتزام کررکھا ہے۔کہ جہاں بھی ذکرکا موقع میسر آ۔ئے وہاں ’’قال المجد دالفاروقی رحمۃ اللہ علیہ‘‘ کے نام سے وہ آپ کے خاص نظریات اور جدید تعبیرات کو پیش کرتے ہیں۔اور بڑے افتخار وناز سے پیش کرتے ہیں۔اہم مسائل کے تصفیہ میں سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔(بحوالہ
مضمون ہزارہ دوم یاالف ثانی کا تجدیدی کارنامہ مشمولہ تذکرہ مجددؒ الف ثانی مرتبہ محمد منظور نعمانی مطبوعہ کتب خانہ الفرقان لکھنو 1959ء 28ص)

(حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ بھی تفسیر مظہری اوراپنی تمام کتب میں مکتوبات شریف سے استفادہ کرتے ہیں اور مسائل کے حل میں اقتباسات پیش کرتے ہیں۔یہی حال حضرت محمد کرم شاہ بھیروی الازہریؒ کا ہے جو تفسیر ضیاء القرآن میں مکتوبات شریف کی عبارات نقل کرتے ہیں......الراقم)

پھراردوترجمے کا سلسلہ شروع ہوا۔حضرت مولوی عالم الدین نقشبندی مجددی نے مکمل سعادت حاصل کی۔کئی حضرات نے انتخاب اور خلاصے شائع کئے

غیر مطبوعہ فارسی شرح بھی مولانا ضیاء الدین اچکزائیؒ کے فرزند مولوی محمدؒ ساکن قصبہ نواز ضلع قندھار کے پاس محفوظ ہے۔

مسلمہ ایک حقیقت:۔

دوراکبری میں ملا مبارک کے دو بیٹے ملحد اور زندیق ابوالفضل اورفیضی دین اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف تھے تو آج ان کے شاگردان رشید دین کے نام پر دین میں تحریفات کرنے میں کوشاں ہیں مسٹر غلام احمد پرویزی ڈاکٹر فضل الرحمٰن

مسٹر مسعود سابق ناظم اوقاف کی مکروہ تحریروں سے اہل حق کے دل مجروح ہیں شیخ محمد اکرم جو سرسید کے مکتبہ فکر سے متعلق ہے نے بھی اپنی کتابوں کے ذریعے اہل حق کو بدنام کرنے کی پوری سعی کی ہے۔(بحوالہ کتاب مذکورہ مقدمہ "مکتوبات امام ربانی" مترجم مولانا سعید احمد صاحب ومقدمہ از حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

(۱۸) مکتوبات شریف قدسی آیات ہیں...... جس دور میں یہ لکھے گئے وہ ہمارے دور سے ملتا جلتا ہے اسلئے خاطور پر ہمارے لئے فلاح کی تعلیم ان میں موجود ہے۔ان کے متعلق بھی گمراہ کن لٹریچر بد اعتقاد لوگ بکثرت پھیلا چکے ہیں اور پھیلا رہے ہیں۔ حالانکہ مکتوبات کی تحریریں ہمارے لئے بلاشبہ تریاق کا حکم رکھتی ہیں۔

(مترجم مولانا محمد سعید مجددی مرید خاص حضرت نور الحسن شاہ کیلویؒ۔ دار العلوم نعمانیہ لاہور میں مدرس رہے حزب الاحناف میں بھی چھ سات سال رہے۔ بطور خطیب دربار حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ کام کرتے رہے۔ پھر مسجد دربار شریف داتا صاحبؒ لاہور میں فرائض امامت وخطابت سرانجام دیئے۔ دیباچہ از قلم حکیم محمد موسیٰ۔ امرتسری محرم الحرام 1390ھ)

نوٹ:

(۱) حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے باعث اسلام کی تروتازگی لوٹ آئی۔ نشاۃ ثانیہ شروع ہوئی۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین بنایا اور آپؐ کے دین کی تجدید وبقاوترویج کے لئے ہر صدی پر مجدد مبعوث فرمایا گیا گیارہویں صدی جو کہ دوسرے ہزار کی پہلی صدی ہوتی ہے اس کا مجدد یعنی مجدد الف ثانی حضرت

شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ کو مبعوث فرمایا۔اس زمانے میں شجر اسلام کی جڑوں کا کاٹنے کے لئے متعدد قسم کے تیشے چل رہے تھے۔مگر آپؒ کی کوشش اور برکت سے اسلام تروتازہ ہوا۔شرک وبدعت کا قلع قمع ہوگیا......عالمگیر بادشاہ پر بھی آپؒ کے صاحبزادوںؒ اور پوتوںؒ کی تربیت سے خوب اسلامی رنگ چڑھا اور ظاہر وباطن کی اصلاح ہوئی۔(ماہنامہ زادِراہ فیصل آباد صفر المظفر 1425ھ)

حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ از حکیم تاج الدین احمد تاج عرفانیؒ ماہنامہ سلسبیل لاہور فروری 1968ء؛۔نظم

1 سرہند کی وہ پاک زمین خطہ جنت — آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار
2 محبوب خدا حضرت ''قیوم و مجدد'' — مرقد ہے یہاں آپ کا اک بقعہ انوار
3 ہمنام نبی اسم گرامی ہے ''احمد'' — اللہ رے قسمت ! زہے طالع بیدار
4 واللہ کہ ہیں آپؒ شہنشاہ طریقت — باللہ کہ ہیں آپ شریعت کے علمبردار
5 ہیں ان کے کمالات ولایت سے فزوں تر — مشکواۃ نبوت کے ہیں تابندہ یہ انوار
6 حامل ہیں کمالات رسالت کے مجدد — محبوبیت ذات کے ہیں آپ سزا وار
7 کیا ان کے مکاتیب مقدس کا ہے رتبہ — ہر لفظ کمالات و معارف کا ہے شہکار
8 اولاد بھی ہے پیکر آیات الٰہی — ہیں ان کے کمالات میں ہمرنگ یہ ابرار
9 گردن نہ جھکی جن کی سلاطین کے آگے — آخر کو جھکے خود ہی جہانگر و جہاندار

خاص واقعہ:۔(بغض معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل سے نکلنا)

حضرت مولانا محمد ہاشم کشمیؒ (خلیفہ حضرت مجدّد اعظمؒ) سے منقول ہے ایک

نوجوان سادات میں سے تھا۔ میرا دوست تھا اس نے بیان کیا کہ ایک رات حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا مطالعہ کر رہا تھا آپؒ کے ایک جملے پر نظر پڑی کہ حضرت امام مالکؒ حضرت معاویہؓ کو برا کہنا حضرت ابو صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کے برابر جانتے تھے جو حد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہنے پر تجویز فرماتے تھے وہی حضرت معاویہؓ کو برا کہنے پر تجویز فرماتے تھے۔ چونکہ میرے دل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کینہ تھا اس لئے میں اس تحریر کو دیکھ کر بہت آزردہ ہوا اور حضرت کے مکتوبات کو زمین پر ڈال کر سو گیا شب کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ غصہ کی حالت میں تشریف لائے ہیں۔ اور میرے کانوں کو پکڑ کر فرما رہے ہیں ''اے طفل ناداں تو ہماری تحریر پر اعتراض کرتا ہے اور اسے زمین پر پھینکتا ہے اگر تجھے میری تحریر کا اعتبار نہیں تو میں تجھ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لے جاتا ہوں''

آپ اسی طرح کشاں کشاں مجھ کو ایک باغ میں لے گئے اور اس کے ایک گوشے میں مجھے بٹھا دیا اس باغ میں ایک عالی شان عمارت تھی جس میں ایک بزرگ تشریف فرما تھے آپؒ اندر تشریف لے گئے اور نہایت ادب و تواضع سے سوال کیا انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ اور ملاقات کی پھر آپ ان بزرگ کے ساتھ دو زانوں بیٹھ گئے کچھ گفتگو کی آپؒ اور وہ بزرگ دور سے میری طرف دیکھتے اور کچھ اشارات کرتے تھے۔ اس کے بعد آپؒ نے مجھے بلا کر فرمایا ''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف فرما ہیں سنو کیا فرماتے ہیں'' میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے زبان گوہر فشان سے فرمایا ''خبردار اصحابؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کبھی کینہ نہ رکھنا اور ان

بزرگوں کی ملامت میں ایک حرف بھی زبان پر نہ لانا اس بات کو ہم اور ہمارے بھائی ہی جانتے ہیں کہ کن نیتوں کے ساتھ ہمارا تنازع واقع ہوا۔

پھر حضرت مجدد کا نام لے کر فرمایا کہ ان کے کلام کا بھی انکار نہ کرنا۔ شخص مذکورہ کا بیان ہے باوجود اس نصیحت کے میرا دل کدورت سے پاک نہ ہوا تو حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا کہ اس کا دل ابھی تک صاف نہیں ہوا اور تھپٹر مارنے کا اشارہ فرمایا حضرت مجددؒ صاحبؒ نے زور سے ایک تھپٹر میری گدی پر مارا۔ تب میں نے اپنے دل کو پاک صاف پایا اور اس جواب خطاب کی لذت آج تک میرے دل میں موجود ہے۔ اور حضرت مجدد کے معارف کے ساتھ اعتقاد بہت زیادہ ہو گیا۔ تھپٹر کی تکلیف اور سوجن اس کے منہ پر موجود رہی۔ (مینار نور)

بحوالہ۔ مجدد الف ثانیؒ از سید زوار حسین شاہ۔

2- مینار نور از میاں محمد احمد خان آستانہ عالیہ خالقیہ سرگودھا

3- حضرات القدس دفتر دوم

4- زبدۃ المقامات

منقبت از جواہر مجددیہ

1 پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا — کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا

2 عوام ان کے اشارہ سے بنے خاصان حق یکدم — یہ ہے مخصوص ایک جوہر مجدد الف ثانی کا

3 کرامات ان کی ہیں لاکھوں جملہ عالم پر — بنانا قطب و غوث اکثر مجدد الف ثانی کا

4 جناب غوث اعظمؒ نے خبر دی ان کی آمد کی — نہ ہو گا کوئی بھی ہمسر مجدد الف ثانی کا

5 مٹا دی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن — طریقہ سب میں ہے بہتر مجدد الف ثانی کا

6 مہینوں برسوں کا رستہ کرا دیتے ہیں طے پل میں ہے وجہ اللہ رخ انور مجدد الف ثانی کا

(جواہر مجددیہ)

سیدنا مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بارے میں بعض حضرات کے تاثرات:۔

(۱) حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہ (جو کہ پہلے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے استاد تھے۔ بعد ازاں مرید ہوئے اور بلند مدارج طے کئے اور خلیفہ بنے) انہوں نے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کی بے حد تعریف فرمائی

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے دیکھا کہ آنحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے بعض کلام پر میرے اعتراضات کے باعث مجھ پر ناراضگی فرما رہے ہیں اس کے بعد شیخ عبدالحق ؒ آپؒ کے مخلص عقیدت مندوں میں سے ہو گئے۔

(۳) شیخ فضل اللہ برہان پوریؒ نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی مدح میں بہت کچھ لکھا ہے۔

(۴) بعد کے اکابرینؒ کی رائےؒ: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کے مبارک رسالہ رد روافض کی شرح لکھی ہے۔ جس کا کچھ حصہ مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری صدر دارالعلوم دیوبند انڈیا کے پاس موجود ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

یہ رسالہ جس کو وحید العصر فرید الدہر شریعت و طریقت میں راسخ، معرفت

حقیقت کے کوہ بلند ناصر سنت، قاطع بدعت، اللہ کا روشن چراغ، اللہ کے دشمنوں پر سیف مسلول، امام وعارف العالم مولانا شیخ احمد فاروقی ماتریدی حنفی نقشبندی سرہندی نے تصنیف کیا ہے ...... اہل ہند کی گردنوں پر ان کے بہت سے احسان ہیں جن کا شکر ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنے والا شخص مومن اور متقی ہے۔ بغض رکھنے والا فاجر فاسق شقی ہے۔ اس دور کے قطب ارشاد ہیں۔ آپؒ کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے۔ آپؒ کے انعامات وبرکات کا شکریہ عین خدا کے انعامات کا شکریہ ہے۔

(۵) حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا مکاشفہ: (یہ بزرگ شہید ہیں ایک رافضی نے گولی ماری تھی) حضرت مظہر جان جاناںؒ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا "آپ حضرت مجدّد کے حق میں کیا فرماتے ہیں" سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مثل ایشاں درامت من دیگر کیست؟ ...... میں نے بھی مکتوب شریف کی یہ عبارت پڑھی "اِنَّه تعالٰی وراء الوراء ثُمَّ وراء الوراء الوراء"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا اور نہایت محظوظ ہوئے۔ (کلمات طیبات 77ص)

(۶) شیخ غلام علی آزاد بلگرامیؒ: مولانا شیخ احمد سرہندیؒ اہل ہند کیلئے باعث فخر اور حضرت مجدد الف ثانی اور انسان کے اشرف المخلوقات ہونے میں روشن دلیل۔ ایسا آفتاب ہیں جس سے مشارق ومغارب روشن ہیں ...... ایسا ابر کرم جس سے تمام عرب وعجم سیراب ہے۔ ظاہری وباطنی خزانوں کے خزانچی ...... فیض سے تمام زمین وآسمان پر ...... ہر خلیفہ دائرہ ولایت کا مرکز اور نشان ہے۔

(۷) نواب صدیق حسن خان مرحوم ...... آپ مقامات کی انتہا تک پہنچے تھے ...... کوئی کشف شریعت کے خلاف نہ ہوا اولیاء میں مرتبہ ایسا جیسے انبیاء میں حضور علیہ الصلوۃ

والسلام کا۔

(۸) ترکی کے ایک عظیم بزرگ عالم باعمل کی رائے: اللہ کی کتاب اور احادیث کے بعد کتب اسلامیہ میں ......ان کے مکتوب شریف سب سے افضل اور قدسی آیات ہیں۔ جن کی مثل اطراف عالم میں کوئی نہیں ہے

حضرت مجدد الف ثانیؒ یورپ کی نظر میں:

الفرقان کے مجدد نمبر 1354ھ میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی مفسر قرآن مجید لکھتے ہیں: یورپ کی نظر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اصلی حیثیت مبلغ دین کی ہے ڈاکٹر آرنلڈ ''پریچنگ آف اسلام'' میں لکھتے ہیں۔ سنی عالم شیخ احمد مجدد نامی تھے شیعی عقاید کی تردید میں مشہور تھے......رفقائے زندان کو انہوں نے مسلمان کرلیا انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجین۔ ''قیدخانہ میں کئی سو بت پرستوں کو مسلمان بنالیا''

(۱۰) حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اور ان کے خلفاء برصغیر کی تاریخ میں نہایت ہی اہم مقام پر دین اسلام کو مسخ کردینے کی سازش کا مقابلہ بڑی ہی جرأت پامردی اور کمال حکمت وتدبر کے ساتھ کیا۔ آپؒ کے کردار اور حکیمانہ افکار نے ملت اسلامیہ کی عروق جاں میں زندگی کی ایک حکیمانہ تازہ لہر دوڑادی''

(جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری جج سپریم کورٹ آف پاکستان 23 فروری 1994ء ''اکابر مجددیہ از حضرت سید محمد عاشق حسین شاہ مجددی سجادہ نشین سرہند شریف ناشر مرکزی انجمن مجددیہ پاکستان مرڑ شریف R.B 42 براستہ سانگلہ ضلع شیخوپورہ) (از ڈاکٹر پروفیسر محمد طاہر القادری 5 مئی 1994 (بحوالہ کتاب مذکورہ)؛۔

(۱۱) برصغیر پاک و ہند میں دسویں ہجری کا دور بڑا پرفتن تھا۔ ایک طرف بادشاہ اکبر کی لا دینیت والحاد اسلامی قدروں کو پامال کر رہا تھا دوسری طرف جاہ منصب کے طالب علماء سُوٗ کی سیاہ کاریاں اس میں رخنے ڈال رہی تھیں۔ اور تیسری طرف نام نہاد متصوفین اپنی ہوا پرستیوں کی وجہ سے اس کی روح کو مسخ کرتے ہوئے شریعت کو پس پشت ڈال رہے تھے۔ زوال کے اس انتہائی دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی ؒ کو تجدید و احیائے اسلام کے کام پر صادر فرمایا۔ انہوں نے اکبر کے الحاد لا دینیت کے بت کو پاش پاش کر دیا ظالم و متکبر حکمران کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ تعلیمات دین کی خالصیت کے لئے جہاد عظیم کیا۔ علماء سوء اور نام نہاد مدعیان طریقت کے مفاد پرستانہ اور جاہلانہ تصورات کو رد کیا۔

نوٹ: جناب علامہ صاحب نے بالکل صحیح تحریر فرمایا ہے الراقم الحروف)

(۱۲) جناب بشیر احمد صدیقی ایم اے پی ایچ ڈی لاہور لکھتے ہیں: ''حضرت مجدد الف ثانی ؒ کی وہ گرامی شخصیت ہے جس نے سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر عالمی سطح پر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ برصغیر میں ظلمت کدہ میں مسلمانوں کے تشخص کو ابھار ادو قومی نظریہ کو فروغ بخشا جس کے نتیجہ میں مملکت پاکستان معرض وجود میں آیا'' (بحوالہ کتاب مذکورہ)

(۱۳) از پروفیسر سید خورشید حسین بخاری گورنمنٹ کالج شیخوپورہ:

''اکبر کے دین الٰہی کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اعیان اسلام کی مدد کی سلطنت مغلیہ کے دوام میں حضرات نقشبندیہ مجدّدیہ کا بھی گرانقدر حصہ ہے۔ حضرت مجدّد کا کلام باقی ہے (بوجہ مکتوبات شریف) روئے زمین پر کسی شیخ نے اپنے سب فرزندوں کو تصرف و توجہ سے اسقدر اپنا مثیل نہیں بنایا (بحوالہ کتاب مذکورہ)

(۱۴) مکتوبات شریف شہرہ آفاق کتاب ہے۔ آپ کے نواسے نہ تھے اگر ہوتے ایسے محبت فرماتے جیسے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں سے۔ آپ کے پر پوتے شاہ عبدالغنیؒ نے خاندان سادات سے رشتہ کیا (محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ)

(۱۵) حضرت مجددؒ رضی اللہ عنہ کا نام تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ پوری آب وتاب سے جگمگاتا رہے گا۔ بلاشبہ آپ احیائے اسلام کے علمبردار تھے۔ (منشا علی گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور)

(۱۶) حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اصلاح معاشرہ کیلئے شریعت حقہ کو سامنے رکھا۔ بے دینی کا راستہ بند کر دیا۔ (جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ۔181 ریواز گارڈن لاہور)

(۱۷) امام ربانیؒ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کیا جائے نقشبندیہ سلسلہ کی پوری تاریخ نظروں میں سما جاتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے خون جگر سے چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن کیا (اختر سدیدی مرحوم مدیر اعلیٰ روزنامہ سعادت فیصل آباد)

(۱۸) خاک ہند سے حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسا انقلاب انگیز صوفی پیدا نہیں ہوا۔ مسلم کافرنما کو مسلم بنایا۔ عجمی فضا کو حجازی رنگ میں رنگا۔ جو کہ کشاں کشاں آستانہ عالیہ سرہند شریف حاضر ہوئے۔ (بحوالہ کتاب مذکورہ)

(۱۹) حضرت مجددؒ کے اذکار سے نہ صرف مشرق بلکہ مغرب کی فضائیں بھی گونج رہی ہیں (کتاب حضرت مجددؒ اور ڈاکٹر محمد اقبالؒ مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب P.H.D آف سیالکوٹ پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج نواب شاہ)

(۲۰) علامہ اقبالؒ مکتوبات شریف کا نہایت عقیدت سے مطالعہ کرتے رہے۔ اور خلا
صے بعض احباب کو لکھتے رہے۔ (کتاب مذکورہ)

اشعار؛۔

21 ظلمت کدہ کفر میں ایمان کا منارہ وہ عالم ادراک میں اللہ کی تلوار
وہ صاحب دل صاحب دین صاحب اسرار اس قافلہ شوق کا ہے قافلہ سالار
22 اس خاک میں ہے نکہت گلزار مدینہ اس خاک سے بھی نکلا ہے زمزم کا خزینہ
اترا تھا یہاں کعبہ (اقدس کا سفینہ سرہند بھی ہے خاتم ہستی کا نگینہ
(پروفیسر رئیس احمد لاہور)

23 میں فیض لدھیانوی کے اشعار میں

جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں پنہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین و دل کی تفسیریں
اگر تو ان کے مکتوبات پر کچھ بھی عمل کرے تو کٹ سکتی ہیں پھر تیری غلامی کی یہ زنجیریں
یہ اللہ والے ہیں کہ پلکوں کے اشارے سے بدل دیتے پل بھر میں ''جہانگیروں'' کی تقدیریں
انہی کے دم قدم سے ہند میں اسلام چمکا ہے انہیں کے نام سے ہیں ملت بیضا کی توقیریں
اسیری جذبہ تبلیغ میں حائل نہیں ہوتی در و دیوار زنداں سے بھی گونج اٹھتی ہیں تکبیریں
جو اس دنیا میں چاہے سیر جنت کے مکانوں کی وہ جا کر دیکھ لے سرہند کے روضوں کی تعمیریں
مسلمان بھول بیٹھا ہے نبی کا اسوہ حسنہ اسی غفلت کے باعث مل رہی ہیں اسکو تعزیریں
جو بن جائے خدا کا فیض اس کی سب خدائی ہے یہ وہ تدبیر ہے قربان جس پہ لاکھ تدبیریں
(فیض لدھیانوی)

(۲۴) شاہان افغانستان: کابل اور افغانستان کے شاہوں کو

حضرت مجدد الف ثانیؒ سے خصوصی عقیدت وارادت رہی ہے۔

مندرجہ ذیل بادشاہوں کے مقابر خانقاہ عالیہ مجددیہ سرہند شریف میں موجود ہیں۔

تیسرا افغان بادشاہ۔ احمد شاہ ابدالی کے پوتے شاہ زمان شاہ کا خوبصورت مقبرہ نواب محمد کلب علی خان ریاست رامپور نے تعمیر کرایا۔

پانچواں افغان بادشاہ۔ شاہ شجاع سید عبدالرحیم المعروف برلالہ شاہ نقشبندی غازیؒ کا خاص ارادت مند تھا۔ (یہ بزرگ کتاب ھذا اکابر مجددیہ از حضرت عاشق حسین شاہ کے جدامجد ہیں)

آٹھواں افغانستان بادشاہ۔ شاہ زمان کے پوتے امیر محمد یعقوب خان کا مرقد سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جو حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ کے روضہ شریف کے اندر مغرب کی طرف واقع ہے۔

دسواں افغانستان بادشاہ۔ امیر حبیب اللہ خان جو خواجہ ضیاء معصوم جلال آبادیؒ کا مرید تھا خانقاہ عالیہ مجددیہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت سید محمد عاشق حسین مجددی سرہندی کے والد سجادہ نشینؒ کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا۔ قبول نہ فرمایا ۔ بادشاہ نے فقرا میں تقسیم کر دیا۔

افغان جرنیل ۔ محمد ظاہر شاہ 1945ء اور 1946ء میں خانقاہ عالیہ سرہند شریف میں زیارت کیلئے حاضر ہوا۔ جو حضرت شیر آغا نور المشائخ صاحبزادہ عمر مجددی کا

بلی کا مرید تھا۔

(۲۵) پروفیسر یوسف چشتی ؒ کو علامہ اقبالؒ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ''میں ایک گھنٹہ سرہند شریف مزار پاک پر مراقب رہا۔حضرت امام ربانیؒ نے فرمایا'' تمہاری دینی خدمات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول ہوگئی ہیں۔آپ کی تم پر نظر کرم ہے''

رقت کا عالم طاری رہا۔ روحانی فیض رگ وپے میں جاری ہوا۔ دل میں ساری کائنات سما گئی اس حاضری پر اقبالؒ نے وہ اشعار لکھے جن کا یہ مصرعہ بھی ہے ع

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

(کتاب حضرت مجددؒ اور اقبالؒ مصنف ڈاکٹر محمد مسعود احمد پی ایچ ڈی پرنسپل نواب شاہ آف سیالکوٹ)

1933ء میں انگلستان میں علامہ اقبالؒ نے سیدنا مجددؒ الف ثانی ؒ پر تقریر کی تھی۔فلسفہ مجدد علیہ الرحمۃ سے یورپین اقوام کو متعارف کرایا تھا۔

1931ء میں روما اور قاہرہ میں جو تقاریر کیں ان میں بھی حضرت مجددؒ الف ثانی ؒ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر فرماتا تھا۔علامہ اقبالؒ اپنے دور کے تمام مسائل کا حل تعلیمات مجددؒ ی میں دیکھتے تھے۔

(۲۶) تعظیمی سجدہ نہ کر کے تاریخ ہند کا رخ موڑ دیا۔اکبر کتے کے ساتھ کھاتا تھا اور گائے کے گوبر کی پوجا کرتا تھا بحوالہ کتاب مذکورہ۔

(۲۷) جب آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد سعید المعروف خازن الرحمت قدس سرہ مسجد نبوی شریف میں تھے۔آٹھ مرتبہ بیداری میں حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کی زیارت ہوئی ۔ خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث ۔ منصب قبولیت حاصل تھا۔ حج پر گئے کعبہ شریف استقبال کو آیا۔ فرمایا کعبہ مجھ سے معانقہ کرتا ہے۔ اولاد امجادؒ کا کمال بھی فیض کرم اور خاص توجہ امام ربانی ہی ہے۔

کمال ادب ۔ عجیب واقعہ: ایک مرتبہ حضرت امام ربانیؒ بیت الخلاء میں گئے ۔ جب وہا ں بیٹھے تو دیکھا کہ ناخن پر سیاہی کا نقطہ لگا ہے ۔ دل میں خیال گذرا کہ یہ نکتہ اسباب کتابت حروف قرآنی سے ہے۔ اس کے ساتھ اس جگہ بیٹھنا خلاف ادب ہے۔ فی الفور باہر نکل آئے اور ہاتھ دھو کر پھر استنجا کیلئے گئے۔

ذِکُرَ ھُو

از امام ربانی قیم دورانی قطب زمانی حضرت خواجہ مجددؒ الف ثانی قدس سرہ

ہر روز باشی صائما ہر لیل باشی قائما

در ذکر باشی دائما مشغول شو در ذکر ہو

گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی در جہاں

ایں ذکر ہو ہر آن بخواں مشغول شو در ذکر ہو

سوُدے ندارو خفتنت ناچار باید رفتنت

در گور تنہا ماندنت مشغول شو در ذکر ہو

ہو ہو بذکرش ساز کن نام خدا آغاز کن

تو قفل سینہ باز کن مشغول شو در ذکر ہو

علمے بخوانی با عمل فردا نہ باشی تا خجل

در پیش قادر لم یزل مشغول شو در ذکر ہو

ہر دم خدا را یاد کن دل ہائے غمگین شاد کن

بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہو

مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو

و در ہش چوں گرد شو مشغول شو در ذکر ہو

(ماہنامہ سلسبیل لاہور مارچ 1973ء)

پس اول اپنے نفس کا سر کاٹنا چاہئے۔ نفس تابع ہو تو بیرونی دشمن دفع ہو جاتا ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت امام ربّانی علیہ الرحمۃ:

1- مشرک کی نجاست سے مراد باطنی خبث اور بداعتقادی ہے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہودی کے گھر سے کھانا کھایا ہے۔ مشرک کے برتن میں وضو کیا ہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی یہودی کے کے گھر سے وضو کیا ہے

2- مجتہد پر اعتراض کی مجال ہی کیا ہے جبکہ اس کی خطا پر بھی ایک درجہ ثواب ہے۔

3- معجزہ۔ ایک دن پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کسی راستے پر جا رہے تھے۔ ایک اعرابی نے آکر معجزہ طلب کیا تا کہ ایمان لائے۔ فرمایا درخت کو جا کر کہو کہ تجھے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) بلاتے ہیں .... درخت یہ سن کر اپنی جگہ سے ہلا اور خدمت اقدس میں متوجہ ہوا۔ اعرابی یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔ عرض کی۔ اگر اجازت ہو آپ کو سجدہ کروں۔ فرمایا خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔ اگر خدا کے غیر کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم

دیتا کہ مردوں کو سجدہ کریں۔ سجدہ میں نہایت ذلّت، انکساری اور کمال تواضع و عاجزی ہے۔ اسی لئے یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے (مکتوب 92 دفتر دوم)

4- اولیاء کی محبت تمام سعادتوں کا سرمایہ ہے۔ (ایضاً) ان کا وجود کرامت ہے۔ اولیاء کی فضیلت خوارق کے ظاہر ہونے میں نہیں۔

5- سالکوں درویشوں کی اپنی اپنی اصطلاحات ہیں۔ ان کا لغوی معنی پر قطعاً مدار نہیں ہوتا عام آدمی کی عقل سے یہ بالاتر ہوتی ہیں۔ (مکتوب 33 دفتر سوم)

6- سوال: آدمی باوجود عقل و فراست کے شیطان کا مغلوب کیوں ہو جاتا ہے.........؟

جواب: شیطان سراسر فتنہ و بلا ہے۔ حق تعالیٰ نے بندوں کے امتحان کیلئے مسلّط کیا ہے اس کو نظروں سے چھپا دیا ہے۔ اور اس کے احوال پر ان کو اطلاع نہیں دی اور شیطان کو بندوں کے احوال سے واقف کر دیا ہے۔ ان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح جاری کیا ہے..... وہ بڑا ہی سعادت مند ہے جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے ایسی بلا کے مکر و فریب سے محفوظ کیا ہے۔ باوجود اس کے تسلط کے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے مکر کو ضعیف فرمایا ہے..... اللہ کی مدد سے شیطان لومڑی کا حکم رکھتا ہے۔ اور اس کے فضل کی امداد کے بغیر (بندے پر)..... پھاڑنے والا شیر ہے۔

جواب: 2۔ شیطان انسان کی خواہشات کے راہ سے آتا ہے..... نفس امّارہ کی مدد سے جو گھر کا دشمن ہے آدمی پر غلبہ پاتا ہے۔ پس اول اپنے نفس کا سر کاٹنا چاہئے۔ نفس تابع ہو تو بیرونی دشمن رفع ہو جاتا ہے۔

چند متفرق جملے:۔ بابت حیات طیبہ

1- علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تعلیم سے فارغ ہونے پر عوام اور طالبان علوم کو ایک مدت تک فیض علم سے بہرہ اندوز فرماتے رہے۔اس کے بعد حکومت کے دارالحکومت اکبر آباد میں تشریف لے گئے۔

2- آپ کے والد ماجدؒ نے آگرہ سے آپ کو بلایا۔واپسی پر تھانسیر کے مقام پر رئیس شہر شیخ سلطان کی دختر بلند اختر سے آپ کی شادی ہوگئی۔

3- 1599ء میں حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا قلیل مدت میں طریقت کی تمام منازل طے کرلیں......اور سرہند شریف واپس آگئے

4- اگرچہ نزاعی عبارتوں کی تشریح آپؒ نے کردی تاہم شرپسندوں۔دراندازوں اور شیعہ حضرات نے جہانگیر کے دربار میں شکایات کیں۔گوالیار کے قلعہ میں قید کئے گئے۔قید کا واقعہ حضرت مجددصاحبؒ کیلئے زیادہ ترقیات اور روحانی اصلاح کا باعث ہوا۔

5- رہائی کے بعد تین چار سال تک بادشاہ کے لشکر میں رہے۔تلقین تبلیغ ہدایت کا موقع ملا۔جہانگیر کے دل میں صحیح اسلامی جذبہ وجوش پیدا ہوا۔

6- سفر کی تکالیف سے جسمانی ضعف غالب آیا۔واپس سرہند آگئے دمے کا سخت حملہ ہوا10 دسمبر 1624ء کو وصال فرمایا۔

7- خدمات :۔اکبر کی پھیلائی ہوئی بے دینی اور الحاد کے قلع قمع کے لئے اس وقت کے امراء نے جو آپؒ کے مرید بھی تھے بڑا کام کیا۔

عوام، جمہور علماء صوفیاء کی اصلاح فرمائی۔

حضرت مجددؒ نے ایسے طریقہ کی اشاعت کی جس کی پیروی شرع اسلام کی پیروی ہے۔اس میں اتباع سنت کے اصول وفروغ بدرجہ اتم موجود ہیں ناپسندیدہ بدعات سے اجتناب شامل ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لباس،معاشرت،افکار واشغال،ہر دم کی حضوری،محاسبہ،فیضان،کمالات ولایت،کمالات نبوّت کی تعلیم وتربیت سرفہرست ہے۔آپؒ نے شریعت کو اہمیت دی۔

آپ کا کارنامہ ردّ بدعت ہے۔اسلام کا احیاء کیا آپ کے سلسلہ کا فیض جاری ہے۔آپؒ کا اثر وتعلیم وسلسلہ پورے عالم اسلام میں پھیلا۔

مکتوبات مجددّ علیہ الرحمۃ:۔

مکتوبات آپؒ کی حیات طیبہ ہی میں مرتب ہو گئے۔دفتر اول۔سب سے مفصل ہے۔آپؒ کے مرشدؒ نے آپؒ کے روحانی کمالات کا اعتراف فرمایا۔

ارباب اقتدار کو حقیقی اسلام کی رغبت دلائی۔آپ کے تربیت یافتہ خلفاء نے برصغیر،افغانستان،ترکستان ودیگر ممالک میں لادینیت کے خلاف تحریک چلائی اور کامرانی نے ان کے قدم چومے۔اسی لئے آپؒ کو مجددّ الف ثانی دوسرے ہزار سال کے مجددّ کہتے ہیں۔غرضیکہ آپؒ نے اسلامی معاشرہ میں انقلاب برپا کر دیا۔

(ماخوذ مفہوم،تاریخ اسلام جلد دوم،مصنف ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم اور پروفیسر اسرار حسن بخاری)

متفرق احوال مجددّ الف ثانی علیہ الرحمۃ

معدودے چند ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے سینے انقلابات کے خزینے

ہوتے ہیں۔ اور جو صرف اپنے فقر و درویشی کی قوت سے سلطنتوں کے دھارے پلٹ دیتے اور شہنشاہوں کے رخ بدل دیتے ہیں۔ مجدّدِ اعظم حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ انہی ہستیوں میں سے ہیں۔

برصغیر ہندوستان میں اسلام پر ابتلاء آزمائش کے بڑے کڑے مرحلے آتے رہے ہیں۔ یہ ساری بلائیں ہمیشہ غیر مسلموں کی طرف سے نازل ہوتی تھیں...... جلال الدین اکبر مغل لڑی کا وہ پہلا نام نہاد مسلمان بادشاہ تھا جس نے اسلام اور مسلمانوں پر قیامت توڑی۔ اکبر ہر مذہب کا احترام کرتا تھا لیکن اسلام کا تمسخر، مضحکہ اڑاتا تھا۔ جابر شہنشاہ کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہوتی تھی۔ اکبر مسجدیں ڈھاتا اور ان کی جگہ مندر بنواتا تھا۔ کسی کو احتجاج کی جرأت نہ تھی...... سرہند شریف سے ایک مردِ مومن کی آواز ابھری۔ اور اس نے شہنشاہیت کے ایوانوں میں زلزلے بپا کر دیئے یہ آواز شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کی تھی۔

صرف زبان و قلم سے جہاد کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ؎ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

بالآخر خود کو سجدے کروانے والی شہنشاہیت خود اس درویش کے قدموں میں سرنگوں ہو گئی۔ یہ اسلئے ہوا کہ آپ کا جہاد صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھا۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ اکبر کے دین میں علمائے سُو اور نام نہاد صوفیاء جوق در جوق شامل ہوئے...... حضرت مجدّدؒ نے اقتدار کا تختہ نہیں الٹا مگر سلطنت کی کایا پلٹ دی...... اکبر نے کفر الحاد و ارتدادی تنظیموں اور تحریکوں کے جو بیج بو دیئے تھے وہ مغل سلطنت کے خاتمہ پر آنے والی غیر مسلم فرنگی حکومت کے کام آئے اور خود ہندو قیادت نے بھی

فرنگ کے زیر سایہ ان زہریلے بیجوں کی آبیاری کی۔ سیکولر ہندو قومیت کی تعمیر ہوئی۔ جس کے جھنڈے انگریز عہد میں گاندھی اور نہرو نے بھی لہرائے۔ مسلمانوں نے خاتمہ کی ٹھانی۔ مجددؒ اعظمؒ نے مسلم قومیت کا نظریہ دیا۔ جو بالآخر نظریہ پاکستان میں ڈھل گیا۔

محسوس یہ ہوتا ہے کہ آج پھر کسی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی ضرورت ہے ہماری خوش قسمتی ہے کہ ان کی تعلیمات ہمارے پاس موجود ہے۔ اور ان تعلیمات کی بنیاد پر تحریک برپا کی جاسکتی ہے۔

نبوت کا سلسلہ تو ختم ہوگیا۔ اللہ تعالی ہر زمانے میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہا جو دین کی امانت کے حامل اور محافظ ہوں...... اس کا نام تجدید دین ہے۔ بمطابق حدیث شریف کوئی صدی مجدد سے خالی نہیں ہوتی۔

اسلام کے ہزار اوّل میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بہت نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ ہزارہ دوم میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے تجدید و حفاظت ،احیائے شریعت کے جو عظیم کارنامے انجام دئے وہ اسلام کی تاریخ میں خصوصی امتیازی شان رکھتے ہیں۔ اس لئے امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانیؒ مشہور ہوگیا۔ اور اقصائے عالم میں مشہور ہوا۔

عمر شریف چالیس سال تھی جب تجدید کی مہم کا آغاز فرمایا۔ وصال 63 سال کی عمر میں 28 صفر 1034ھ کو ہوا۔ آخری وقت تک نماز با جماعت ادا فرماتے رہے۔ آپؒ کا روشن کردار ہر پہلو سے مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہے۔ آپؒ کی تعلیمات کی روشنی میں آج بھی مسلمان ایک انقلاب آفرین تحریک برپا کرسکتے ہیں۔ آپؒ نے فقر درویشی کی قوت سے شرک کے طوفان کا روکا۔

نوٹ:

مجھے آج منگل 24 رجب شریف 1426ھ کو روزنامہ جنگ لاہور جمعۃ المبارک 28 صفر المظفر 1421ھ دوجون 2000ء کا صرف ایک ورق اقراء ملا جس پر "عاشق رسول مولانا احمد رضا خان بریلوی"، "تبلیغ دین...... وقت کا سب سے اہم تقاضا اور مجدد اعظم حضرت شیخ احمد سرہندی الف ثانیؒ...... تین اہم مضمون ہیں۔ الراقم نے انہی میں سے مذکورہ مضمون کی تلخیص قلم بند کی اس کے لکھنے والے جناب مولانا جمیل اطہر سرہندی ہیں۔

نوٹ:۔

ہمارے ہاں آج متحارب سیاسی گروہوں میں جو محاذ آرائی پائی جاتی ہے۔ اس میں حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا روشن کردار خصوصی طور پر رہبر وراہنما ہے۔ اب یہ الگ بات ہے کہ ہم اس عظیم کردار سے کوئی سبق حاصل نہ کریں۔ (مفہوم ارشاد جناب جمیل احمد اطہر سرہندی۔ ایک چھوٹے اخباری بوسیدہ ورق سے)

سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ورحمتہ اللہ علیہ

کے بارے میں ڈاکٹر قاری حافظ علامہ محمد اقبال صاحب دامت برکاتہم العالیہ صدر شعبہ اسلامیات زرعی یورنیورسٹی فیصل آباد کے ملفوظات وارشادات:

امام اعظم ابوحنیفہؒ "امام ربانی" کی نظر میں:۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ فقہ میں امام اعظم کے مقلد تھے...... آپؒ نے علم و فضل وفراست وبصیرت مکاشفہ مشاہدہ اور نیابت وراثت نبوّت کی ہمہ جہت روشنیوں

میں یہ راستہ اختیار کیا تھا...... امام اعظمؒ امام اجل اور پیشوائے اکمل قرار دیتے ہوئے

راستہ اختیار کیا تھا...... امام اعظمؒ امام اجل پیشوائے اکمل قرار دیتے ہوئے ان کے فضائل اس طرح بیان فرماتے ہیں: ترجمہ "ان بزرگ ائمہ مجتہدین میں سے بزرگ ترین امام اجل پیشوائے اکمل امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں کوئی کیا لکھے کہ آپ ائمہ مجتہدین میں سے سب سے زیادہ عالم پرہیز گار اور متقی تھے۔ خواہ شافعیؒ ہو یا مالکؒ یا احمد بن حنبلؒ (رضی اللہ عنہم) امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے تمام فقہا ابو حنیفہؒ کے عیال ہیں۔

(مبداء معاد)

(ایسی عبارت مکتوبات شریف میں بھی ہے۔ الراقم الحروف)

منقول ہے کہ امام شافعیؒ جب امام ابو حنیفہؒ کی قبر کی زیارت کیلئے جاتے تھے تو اپنا اجتہاد ترک کر دیتے اپنی رائے پر عمل نہ کرتے......

حضرت امام ربانی نے اپنے صاجزادگان خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کے نام ایک طویل مکتوب میں امام اعظمؒ کے فضائل وکمالات آپ کی فقہی بصیرت اور اجتہادی فہم وفراست کا ذکر کیا ہے۔

جنہوں نے تقوی پرہیز گاری کی برکت سے اور متابعت سنت کی بدولت اجتہاد واستنباط میں ایسا بلند درجہ پالیا ہے کہ دوسرے اس کو سمجھنے سے عاجز وقاصر ہیں۔ اور ان کے دقیق معانی پر مبنی مجتہدات کو کتاب وسنت کے مخالف جانتے اور آپ کو آپ کے ساتھیوں کو اہل لرائے سمجھتے ہیں............ (مکتوب شریف 55 دفتر دوم)

......معلوم ہوا کہ کمالات ولایت کو فقہ شافعیؒ سے اور کمالات نبوت کو فقہ حنفی سے مناسبت ہے۔ اگر بالفرض اس امت میں کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا تو وہ فقہ حنفی کے

مطابق عمل کرتا (مکتوب شریف 282 دفتر اول)

ترجمہ: "کل جب حضرت عیسے علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو وہ امام اعظمؒ ابو حنیفہ کے مذہب پر عمل کریں گے۔ خواجہ محمد پارساؒ نے فصول ستہ میں یہی بات فرمائی...... امام اعظمؒ کیلئے یہی بزرگی کافی ہے...... دوسری سو بزرگیاں اس ایک بزرگی کے برابر نہیں ہو سکتیں" (مبداء معاد)

شبہات واعتراضات:

مثلاً ایک نبی اپنی نبوت کے باوصف کسی امتی کی تقلید کس طرح کر سکتا ہے؟

...... جواب...... حضرت روح اللہ کا اجتہاد امام اعظمؒ کے اجتہاد کی طرح ہوگا...... مطلب یہ نہیں ہے کہ آپؑ حنفی مذہب کی تقلید کریں گے...... (مکتوب شریف 55 دفتر دوم)

نوٹ:

یہ ناکارہ کاتب الحروف بعض مکتوبات شریف کی تلخیص (حصہ دوم) ذکر خیر (4) میں اس موضوع پر مختصراً لکھ چکا ہے۔ یہاں مزید وضاحت کیلئے ذکر خیر شریف مصنف خواجہ محبوب عالم سیدی قدس سرہ کی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ مست انبالوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا...... مگر امام اعظم کے مقابلے میں کسی کا بھی علم نہیں۔ ایک دفعہ ہم مراقبہ میں تھے ہم نے دیکھا ایک بہت بڑا حوض ہے جس کا پانی سبز رنگ کا ہے اور بہت ہی گہرا ہے ہم نے بہت ہی غوطے لگائے اور بہت ہی زور مارا مگر اس کی تہ کا پتہ بالکل نہ لگا پھر ہم نے دیکھا کہ اس حوض میں سے کچھ نہریں نکلی ہیں...... ہم نے پوچھا یہ کس کا حوض ہے؟ کہا یہ امام اعظمؒ کے علم کا حوض ہے...... باقی حضرت اما شافعیؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام مالکؒ کے

علم کے حوض بھی ہم نے دیکھے وہ پاس پاس ہی تھے۔ گو وہ اپنی مقدار کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں مگر اس حوض کے مقابلہ میں بہت چھوٹے نظر آتے ہیں...... یہ امام محمدؒ کی نہر ہے یہ امام ابو یوسفؒ کی ہے یہ امام زفرؒ کی ہے...... چونکہ حوض کا پانی سبز رنگ کا تھا اسلئے ہم نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام شریعت کا نور ادھر ہی آ گیا ہے"

(باب پنجم۔ فصل دوم۔ ذکر خیر)

(۲) اب پھر ڈاکٹر صاحب موصوف کے بیان کی طرف توجہ فرمائیے:

مسلک امام ربانیؒ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت، صحابہ کرامؓ کا احترام ،تقلید ائمہ مجتہدین اور امام اعظمؒ اولیائے کرام کا وسیلہ اور ان سے استمداد کے بارے میں

نوٹ: یہ کمترین اس بارے میں تفصیلاً بحوالہ مکتوبات شریف لکھ چکا ہے تاہم جناب پروفیسر ڈاکٹر صاحب موصوف کے چند ارشادات قلمبند کئے جاتے ہیں۔

"اس موضوع پر غور وخوض وقت کی اہم ضرورت ہے...... تا کہ خالص اسلامی تعلیمات سامنے آئیں۔

اہل اسلام ہمیشہ سے قد جاء کم من اللہ نور اور سراجا منیرا کا مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہیں۔ ان آیات اور قل انما انا بشر مثلکم کی تطبیق اس طرح کی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جسم پاک بشری اور آپ کا جوہر پاک اور حقیقت طیبہ نوری ہے۔ امام ربانیؒ کے مبارک ارشادات جمہور سلف کے اسی طرز فکر کے آئینہ دار ہیں بلکہ آپ کی تحریروں میں ایک منفرد علمی شکوہ نظر آتا ہے۔ مکتوب 100 دفتر سوم کی عبارت کا ترجمہ الراقم پہلے لکھ چکا ہے۔

مکتوب شریف 64 دفتر سوم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر سمجھنے

والوں کو محجوب و منکر قرار دیتے ہیں ''حقیقی علم سے محروم لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہتے آپ کو باقی تمام انسانوں جیسا تصور کرتے اور آخر کار منکر ہو جاتے ہیں''

حضرت امام ربانیؒ کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نوری ملکی اور بشری صفات کا جامع بنایا...... اسی جامعیت کو حقیقت محمدی کہتے ہیں۔

احترام صحابہ کرامؓ:۔

اس بارے میں تمام مکتوبات شریف کی عبارتیں الراقم اپنے اپنے مقام پر لکھ چکا ہے جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب تحریر فرماتے ہیں

امام ربانیؒ نے حضرات شیخین کریمؓ کا ذکر ان کے القاب سے کیا ہے ان کے اسمائے گرامی (ابو بکرؓ و عمر رضی اللہ عنہما) نہیں لکھے۔ اس بات سے خلفائے راشدینؓ کے لئے حسن ادب کا ایک عملی سبق ملتا ہے کہ ان کا ذکر القاب سے کیا جائے اور ضرورت کے بغیر ان کا نام نہ لیا جائے۔

(بحوالہ مکتوب شریف 17 دفتر سوم)

تقلید ائمہ مجتہدین ...... ائمہ مجتہدین نے قرآن وسنت سے اخذ کردہ اصول واحکام کی روشنی میں انسانی زندگی میں پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی چونکہ کو شش بحر حال انسانی کوشش تھی اسلئے تعبیر نصوص میں جزوی اختلافات بھی پیدا ہو گئے۔ ان اختلافات کی بنیاد پر ائمہ کو مطعون کرنا یا ان کی تقلید سے نکل جانا امام ربانیؒ کے نزدیک جائز نہیں تھا...... فرماتے ہیں ''مقلد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مجتہدین کی رائے کے خلاف

کتاب وسنت سے احکام نکالے اوران پر عمل کرے" مکتوب شریف 286 دفتر اول۔

..........امام ربانیؒ کے ارشادات سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے تمام ائمہ مجتہدین برحق تھے۔ امام اعظمؒ بجا طور پر سرتاج فقہائے امت ہیں۔ ان ائمہ کی تقلید ضروری ہے۔ اوراس سے نکلنے کا نتیجہ اسلام سے نکلنا ہو سکتا ہے۔

اولیاء کرام کا وسیلہ اوران سے استمداد:۔

"......خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت نبوت کا سلسلہ مکمل اور منقطع ہو گیا تو روحانی ضروریات کی تکمیل اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم سے وابستہ کردی گئی۔ اولیائے کرام کی روحانی مدد سے دینی ودنیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں......اولیائے کرام کے فیوض برکات کے ذکر سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوب اور کتابیں بھری پڑی ہیں۔ (مقالات اسلامیہ۔ از پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد اقبال صدر شعبہ علوم اسلامیہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد۔ اشاعت ربیع الاول 1214ھ)

حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ "اکابرین تحریک پاکستان مصنف محمد علی چراغ۔ سنگ میل پبلی کیشنز۔ لاہور 1990ء رہائش مصنف A-1 کرم آباد وحدت روڈ لاہور)

اس کتاب میں (100) حضرات کا ذکر ہے

(100) حضرات میں سے سرفہرست پہلے نمبر پر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ذکر جمیل ہے۔

متفرق چند باتیں:

1- اکبر نے حکم دے رکھا تھا کہ خطبات میں ......محمد رسول اللہ کی بجائے اکبر

خلیفۃ اللہ پڑھا جائے۔

2- اکبر کے نورتن اور مذہبی مصاحبوں بالخصوص ابوالفضل اور فیضی نے آگاہ کر رکھا تھا مذہب کا مدار روایت پر نہیں بلکہ محض عقل پر رکھا گیا ہے۔ علماءِ سُو نے تو احادیث بھی گھڑنی شروع کر دی تھیں۔ داڑھی منڈوانے کے متعلق بھی ایک حدیث نکالی۔ اکبر قرآن کا منکر ہو گیا تھا شراب حلال...... آفتاب کی تعظیم کا حکم دیا تھا...... ہر شعبہ معاشرت میں غیر اسلامی امور داخل ہو گئے تھے۔

3- ابوالفضل نے اپنی بے نقطہ تفسیر کیلئے حضرت مجدد الف ثانی ؒ سے رہنمائی حاصل کی آپؒ نے چند نکات کی تشریح وتوضیح اس خوبی اور علمیت کے ساتھ لکھی کہ فیضی اور اس کی مجلس کے علماء پڑھ کر حیران رہ گئے تھے۔

4- حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے اسلامی حکومت کی کمزور ہوتی ہوئی بنیادوں کو ازسرِ نو مضبوطی بخشی...... اسلام کو پھر ایک بار زندہ وتابندہ کیا...... مسلمان کے لئے دین اسلام اور قرآن مجید کے باہر کوئی راہ ہی نہیں ہے۔

5- اجمیر شریف میں آ کر خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ یہاں پر آپ کو مزار کا قبر پوش بطور تبرک پیش کیا گیا۔ آپؒ نے یہ قبر پوش ایک مبارک اور مقدس سمجھ کر محفوظ کر لیا اور نہایت ادب کے ساتھ وصیت کی کہ چونکہ یہ لباس حضرت خواجہؒ کے بہت نزدیک رہا ہے اسلئے میرے کفن کیلئے سنبھال کر رکھا جائے۔

6- حضرت مجدد الف ثانی ؒ کو برعظیم پاک وہند میں سب سے پہلے اور بڑے مصلح کا درجہ دیا جا سکتا ہے...... انہوں نے اپنی قربانیوں سے بادشاہ وقت کے خلاف

دین اسلام کی حفاظت کیلئے کام کیا۔قہر سلطانی کی پروانہ کی اپنے اجتہادی اور مجددانہ

اقدام سے سچے دین اسلام کو تقویت بخشی اور مسلمانان ہندوستان کے اسلامی اور

جداگانہ تشخص کو برقرار رکھنے کیلئے انہیں ایک لازوال اور عظیم قوت بخشی۔صحیح معنوں میں

سرمایہ ملت کی نگہبانی کی۔علامہ اقبال بھی بہت متاثر ہوئے۔

اسلام کو اتنا مظبوط اور توانا کر دیا کہ اس کی اصل روح ایک ہزار سال تک زندہ

رہ سکتی ہے اسی لئے انہیں مجدّد الف ثانی " یعنی دین کو ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کی

تقویت بخشنے والا کہا جاتا ہے۔

سیدنا شیخ احمد فاروقی قدس سرہ الصمد کے شب وروز کے معمولات متعلقہ ارکان اسلام اور وظائف وغیرہ:۔

آپ ہمیشہ سفر ہو یا حضر موسم گرما ہو یا سرما بعد نصف شب بیدار ہوتے

دعائیں مسنونہ پڑھتے پہلی آیات 1 تا 3 سورۃ انعام کی پڑھتے ۔وضو کے دوران ہر عضو

دھوتے وقت دعائیں پڑھتے وضو کے بعد کلمہ شہادت اور سورۃ القدر بھی پڑھتے اعضاء

کپڑے سے صاف نہ فرماتے

سید الاستغفار کا ورد بھی فرماتے:۔

بعد از نماز اشراق دعائے استخارہ بھی پڑھتے ۔نوافل اور اوابین بھی ۔(فرض

نمازیں تو باجماعت ہی ہوتیں) مسنون دعاؤں کا ورد ہوتا۔سورۃ توبہ کی آخری دو آیات

بھی سات سات بار صبح وشام۔دعائے مغفرت برائے امت مرحومہ فرماتے۔تسبیح فاطمہ

ہر نماز کے بعد پڑھتے دوگانہ تحیۃ الوضو تحیۃ المسجد بھی ادا فرماتے۔سفر حضر میں سنت متو

کدہ وغیر موکدہ کبھی ترک نہ فرماتے۔ صرف فرضوں پر ہی قصر کرتے۔

ہر روز بعد نماز تہجد پانچ سو بار کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے مرحوم بچوں محمد عیسےؒ محمد فرخؒ ام کلثومؒ کی ارواح کو بخشتے تھے۔ آپ نے فرمایا ان کی ارواح روزانہ بوقت تہجد میرے اردگرد پیش رہتی ہیں۔ ملائکہ کو بھی ثواب میں شامل فرماتے ختم حصن حصین سے بلیات کا دفع فرماتے۔ تلاوت فرماتے لمبی قرأت نماز میں ہوتی۔ کلمہ طیبہ کی تکرار فرماتے کسی مستحب کو بجالانے میں معمولی امر نہ سمجھتے۔ ''مستحب اللہ کے نزدیک پسندیدہ امر ہے''

فرض نماز جماعت کے بغیر کبھی ادا نہ فرمائی۔ قلبی مرض کے ہوتے ہوئے ہر عبادت بے فائدہ ہے توبہ کرنا واجب اور فرض عین ہے۔ ملفوظ شریف تین سخت گناہوں پر عذاب شدید کی وعید ہے۔ (۱) غیبت (۲) سامنے طعنہ دینا یعنی برا کہنا (۳) جمع مال کی حرص۔ بحوالہ سورۃ الھمزۃ۔ سورۃ قریش برائے امان۔ ہر بلا و مصیبت کیلئے بھی۔ رزق کیلئے بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ کافرون اور اخلاص (فجر اور مغرب کی سنتوں میں پڑھتے) خلاصہ حدیث: صحابہ کرامؓ سورۃ العصر پڑھے بغیر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے تھے۔

سفر جاتے وقت آخری پانچ سورتیں پڑھنا (حفاظت کا قلعہ ہیں از آفات ہر قسم) خصوصاً معوذتین کی بہت فضیلت ہے۔ آداب بیت الخلاء کا لحاظ رکھتے۔ آداب وضو کا بھی۔ ہر وضو کے ساتھ مسواک لازمی فرماتے۔

مریدوں کو کتب فقہ کے مطالعہ کی تاکید فرماتے ''گوشہ تنہائی میں کلمہ طیبہ کی تکرار سے محظوظ ہوں''، کبھی کبھی سورۃ یٰسین اسی اسی (80-80) مرتبہ دن رات میں پڑھ لیتے تھے۔

چار رکعت سنت زوال کبھی ترک نہ کیں۔ بمطابق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جواہر مجددیہ)۔ مکمل نماز ظہر کے بعد چار رکعت سنت زائد بھی ادا فرماتے۔

وتروں میں قنوت حنفی شافعی جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔ ہر وقت ہر کام سے قبل اور بعد وہ دعائیں پڑھتے جو کتب احادیث میں وارد ہیں۔

جب آپ ؒ نماز ادا فرماتے دیکھنے والے دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے۔ بعد ادائے جمعہ صلوٰۃ ظہر پڑھتے۔ فرماتے شرائط جمعہ بقول بعض فقہی ائمہ ؒ اس وقت نہیں پائی جاتیں۔ نماز جمعہ کی ادائیگی اس طرح فرماتے جیسے علمائے حنفیہ نے فرمایا ہر سال اعتکاف بھی فرماتے۔ شب جمعہ کو مع اصحاب حلقہ کر کے درود شریف پڑھتے

عشرہ ذوالحجہ میں حجامت نہ بنواتے۔ نماز تراویح میں ہر چار رکعت پر تین بار تسبیح ادا فرماتے تھے۔ بعد از ظہر ہمیشہ تلاوت بھی فرماتے...... ہر کام سے قبل استخارہ فرماتے (درج بالا اور ورد وظائف اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین ۔الراقم)

آستانہ عالیہ مجددیہ سرہند شریف (نظم ومنقبت)

(از حمید لکھنوی۔ ماہنامہ سلسبیل لاہور جولائی 1964ء)

سرور افزا فضا سرہند کی معلوم ہوتی ہے......
یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے
فضا معمور ہے کیا حسن کے جلووں کی کثرت سے
ہر اک ذرّے کو جیسے آگہی معلوم ہوتی ہے......
یہاں کا ذرّہ ذرّہ دے رہا ہے درس روحانی

سکون قلب کی سی خامشی معلوم ہوتی ہے
تجلی ضوفگن ہے بالیقین ماہ رسالت کی......
کہ دن میں چاندنی چھٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے
تصرف ہے یہ طینت کا تجلی ہے یہ سنت کی
جھلک بالکل دیار پاک کی معلوم ہوتی ہے
وہی جمعیت خاطر وہی انوار کی بارش......
مدینے کی سی جیسے حاضری معلوم ہوتی ہے
زمیں سے آسماں تک موجزن ہے نور کا دریا
فضا میں روشنی ہی روشنی معلوم ہوتی ہے
سکون قلب مضطر ہے نشاط روح پرور ہے
حقیقت میں یہ جنت کی گلی معلوم ہوتی ہے
سرور و کیف سے ازخود ہوئی جاتی ہیں بند آنکھیں
پہنچتے ہی یہاں کچھ نیندسی معلوم ہوتی ہے......

(ایک طویل مضمون بعنوان حضرت مجددالف ثانی قدس سرہ النورانی مصنف شکیل احمد مجددی ماہنامہ نوارلاسلام۔ جنوری 2002ء سے چند سطور)

"آپؒ نے وقت کے علماء صوفیا کو یہ حقیقت ذہن نشین کرائی کہ شریعت اور طریقت دو علیحدہ چیزیں نہیں ہیں ...... بتایا کہ............

شریعت ضابطہ ہے۔ طریقت رابطہ ہے
شریعت مقصود ہے۔ طریقت واسطہ ہے

شریعت دستور ہے۔ طریقت منشور ہے

شریعت نور ہے۔ طریقت حضور ہے

شریعت جسم ہے۔ طریقت روح ہے

شریعت پھول ہے۔ طریقت خوشبو ہے

شریعت دعویٰ ہے۔ طریقت دلیل ہے

شریعت مقدمہ ہے۔ طریقت وکیل ہے

شریعت مرشد ہے۔ طریقت ارشاد ہے

شریعت متن ہے۔ طریقت تشریح ہے

شریعت اجمال ہے۔ طریقت تفصیل ہے

شریعت ابلاغ ہے۔ طریقت تعمیل ہے

شریعت اقوال مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور طریقت احوال مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

"اور حقیقت یہ ہے کہ الحاد اکبری کے اصل قاطع شیخ مجددؒ ہی تھے۔

مصلے پر بیٹھنے والے مرد حق اور بوریا نشین...... مجدد الف ثانیؒ تھے

وہ گوالیار کی جیل کو آستانہ مجددیہ بنانے والے سجادہ نشین...... مجدد الف ثانیؒ تھے

وہ آفات وبدعات کا خاتمہ کردینے والے امام المجاہدین...... مجدد الف ثانیؒ تھے

وہ تقدس حرم کی نگہبانی کرنے والے حجلہ نشین...... مجدد الف ثانیؒ تھے

وہ چمن اسلام کی باغبانی کرنے والے رئیس المجدد دین...... مجدد الف ثانیؒ تھے

جہانگیر کے دربار میں فرمایا:۔

"مجھے سر کٹانا منظور ہے سر جھکانا منظور نہیں"

؎ سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے۔ حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آذری!

لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ کی عملی تصویر ہیں آپ"۔

خاندان مجدد علیہ الرحمۃ کی خدمات حدیث وعلم دین: (خواجہ شیخ محمد سعید علیہ الرحمۃ نے مشکواۃ شریف پر حاشیہ لکھا)

خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقی رحمتہ اللہ علیہ کے نولاکھ مرید اور سات ہزار خلفاء تھے۔ جنہوں نے دین اسلام کی خدمات کیں۔

شاہ ابوسعید عمری مجددی" شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ" کے شاگرد تھے۔ شاہ عبدالغنی بن شاہ ابوسعید عمری مجددی" مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین کے شاگرد تھے۔ تمام سلاسل حدیث میں شاہ عبدالغنی" کا سلسلہ جاری ہے"(تسہیل الحدیث متعلقہ ابواب از للؤلؤ والمرجان تالیف علامہ محمد فواد عبدالباقی" مصری۔ ترجمہ تشریح از پروفیسر غلام حیدر۔ جی سی زمیندراہ کالج گجرات۔ 2000ء

اولاد پاک"

مجدد کا بدن تھا سرور بطحا کی طینت سے
سراپا دست قدرت نے سجایا زیب وزینت سے
میانہ قد، حسیں چہرہ، جبیں روشن، گھٹا زلفیں
خمار آگیں تھیں جام معرفت سے دلکشا آنکھیں
سبک ساری کے آگے فاصلے قربان ہوتے تھے

تبسم خیز لب تسکین وہ ارمان ہوتے تھے
جسم اس نخل طوبیٰ سے لیا پھل دار شاخوں نے
جہاں بھر کو کیا سرسبز، سبزہ بار شاخوں نے
وہ صادق، مخزن صدق و صداقت' پیکر زیبا
کہ جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ تھا دل افزا
سراپا فضل، معصوم زماں وہ عروۃ الوثقیٰ
شہان دہر کا مرجع' جہاں کا مرشد یکتا
زمین کو تازگی بخشی فیوض آسمانی نے
ہزاروں گمرہوں کو راہ دی قیوم ثانی نے
سعدؒ و فرخؒ و یحیٰؒ' جناب شرفؒ و عیسیٰؒ
گہر ہائے لطافت تھے کہ انوار ید بیضا
گل سر سبد رحمت' طرہ تاج امامت تھا
مجدد کا اک اک لخت جگر فیض ولائت تھا
خدیجہؒ ام کلثومؒ و رقیہؒ تین کلیاں تھیں
رخ خاور کی کرنیں تھیں کہ آیات درخشاں تھیں

اولاد امجاد حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہم

پہلے فرزند حضرت خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ (فرزند اکبر)

یہ صاحبزادے اکابر اولیاء میں سے تھے۔ سرہند شریف میں 1000ھ میں

ولادت ہوئی۔ آٹھ سال کی عمر میں خواجہ محمد باقی باللہ رحمت اللہ علیہ کی نظر قبولیت میں آ کر ذکر ومراقبہ جذب ونسبت سے مشرف ہوئے۔ بچپن ہی سے کشف قبور اور کشف قلوب میں نہایت عالی نظر رکھتے تھے خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ امور کونیہ (واقع ہونے والے امور) میں آپ سے پوچھا کرتے تھے علوم وفنون عربیہ شیخ محمد طاہر لاہوری رحمتہ اللہ علیہ سے علوم حکمیہ حضرت محمد معصوم کابلیؒ سے حاصل کیئے۔ اکیس سال کی عمر میں 1021ھ میں خلعت خلافت سے مشرف ہوئے۔

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی مدح میں ایک مکتوب شریف میں بہت سے کلمات تحریر فرمائے ہیں

ایک بار سرہند شریف مرض طاعون کا بہت زور ہوا۔ فرمایا وبا کوئی لقمہ تر چاہتی ہے جب تک میں نہ جاؤں گا۔ یہ ختم نہ ہوگی۔ آپ کو بہت تیز بخار ہوا۔ دوشنبہ 9 ربیع الاول 1025ء کو وصال فرمایا۔

وصال سے قبل خواجہ محمد صادقؒ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی اس مرض میں مبتلا ہوا تو میرا نام لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ ایسا ہی ہوتا رہا۔ جو بیمار ہوتا بوجہ طاعون۔ اس کے گلے میں آنجناب کا اسم گرامی لکھ کر ڈالا جاتا فوراً شفایاب ہو جاتا۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فرزند حق سبحانہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے انوارات واستغراق کا اس قدر غلبہ رہتا کہ خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ بازاری طعام سے ان کے احوال کی تسکین کے لئے معالجہ فرمایا کرتے تھے۔ ان کی اولاد میں ایک صابزادے شیخ محمدؒ کی اولاد کا سلسلہ جاری ہے (مجدد الف ثانیؒ از حضرت علامہ سید زوار حسین مجددی)

جناب ڈاکٹر ابواعجاز رستم لکھتے ہیں (خلاصہ عبارت)

حضرت خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ نت روحوں سے باتیں کرتے۔

اس کے بے شمار شواہد و واقعات ہیں جب پہلی بار حضرت سیدی امام ربانی علیہ الرحمتہ آپ کو اپنے شیخ طریقت خواجہ محمد باقی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ تو انہوں نے فرمایا

شیخ احمد! یہ آپ کا بیٹا ہے۔ خوب! اس سے تو روحیں باتیں کرتی ہیں۔ یہ حال وقال اور جذب و مستی کا پیکر ہے

ایک واقعہ۔ مختصراً

ایک اسی سالہ درویش نے بہت کچھ حاصل کر لیا تھا۔ وہ مسلسل پچاس سال ریاضت ومجاہدہ میں رہا۔ یہ درویش خواجہ باقی باللہؒ کے پاس حاضر ہوا اور مزید دولت کا طالب ہوا۔ فرمایہ جو کچھ مل چکا ہے وہی کافی ہے اسی پر اکتفا کر اور اپنی راہ لے

دراصل اس درویش کی غرض آپ کا امتحان لینا بھی تھا۔ آپ نے پوچھا تو نے کیا سیکھا؟

درویش نے بتایا کہ وہ کشف۔ مراقبہ، نفس کشی، حبس دم، دلوں کا حال جان لینا، نقلی، عقلی علوم پر دسترس، احادیث وتفسیر وفقہ، دوسروں کی روحانی قوت سلب کرنا وغیرہ وغیرہ پر مہارت رکھتا ہے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ نے خواجہ محمد صادقؒ کو بلایا اور درویش سے کہا ان سے

بات کریں۔۔۔درویش کے پوچھنے پر خواجہ محمد صادقؒ نے اپنا حال بتایا درویش سن کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ اس وقت آپ کی عمر صرف آٹھ یا نو سال تھی۔ خواجہ محمد صادقؒ نے درویش کو درویشی کا حال از ابتدا تا حال سنا دیا۔ درویش معافی مانگنے لگا اور کہا جس آستانے کے بچے اتنے باکمال ہیں تو اس کے بڑوں کا کیا پوچھنا؟؟؟ پھر وہ درویش بقیہ زندگی بھر اسی آستانہ عالیہ ہی کا ہو رہا۔

واقعہ۔

ایک دن حضور جناب سیدی خواجہ خواجگان محمد باقی علیہ الرحمتہ سیدی خواجہ محمد صادق رحمت اللہ علیہ کو قبرستان میں لے گئے۔ کسی پرانی قبر کے پاس جا کر کہا مجھے یہ بتاؤ اس قبر کا مردہ کیا کہتا ہے۔ جواب دیا مردہ کہتا ہے میں نے جس دولت اور جائیداد کی چوکیداری کی آج اسے میرا نالائق بیٹا بے دردی سے اڑا رہا ہے۔ اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دی ہوتی تو مجھے میرے کام آتی۔ وہ مجھے بھی بھول چکا ہے

میری قبر پہ نہیں آتا۔ اور نہ ہی دعا کرتا ہے

خواجہ صاحبؒ نے قرآن مجید پڑھوا کر اسے بخش دیا۔

ایک اور واقعہ:۔

خواجہ محمد صادقؒ کے چچا شیخ مسعودؒ تجارت پر جانے لگے۔ اپنے والد محترمؒ کے مزار اقدس پر گئے۔ خواجہ محمد صادقؒ بھی ہمراہ تھے۔ کہنے لگے۔ چچا جان! دادا جان بار بار فرما رہے ہیں۔ چچا کو روکو۔ سفر پہ نہ جائے۔ چچا جان نہ رکے۔ آخر سفر ہی میں وفات پا گئے۔

واقعہ:۔

شیراز کا ایک فاضل ہندوستان میں آیا ہوا تھا تمام معقولات میں وہ لاجواب تھا۔ خواجہ محمد صادقؒ بھی اس سے ملنے گئے ہیئت اور حکمت پر باتیں کرنے لگے۔ فاضل شیراز نے کہا آج اس نوجوان نے مجھے شرمندہ اور لاجواب کر دیا

آپؒ ہر وقت یہی فرماتے۔ ''چند روزہ زندگی۔ چند روزہ زندگی''

(ایکسپریس اخبار۔ سنڈے ایڈیشن۔ 3 محرم الحرام 1426ھ 13 فروری 2005ء)

دوسرے فرزند محمد خواجہ سعید قدس سرہ (خازن الرحمتہ)

دوسری ولادت شعبان میں ولادت شوال 1005ھ۔ آثار ہدایت وکرامت اور استعداد سے مالا مال تھے چار پانچ سال کی عمر میں بیمار ہوئے۔ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا!

کیا چاہتے ہو؟۔ عرض کی خواجہ محمد باقی باللہ کو چاہتا ہوں۔ چنانچہ خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں لے جایا گیا۔۔۔ فرمایا محمد سعید نے ہماری نسبت اچک لی

یہ اللہ کے اسرار اور شجرہ طیبہ ہیں۔

شیخ طاہر لاہوریؒ سے تمام دینی کتب پڑھیں۔ خازن الرحمت کا لقب پایا۔

سترہ سال کی عمر میں درس وتدریس میں مشغول ہوئے۔ کئی کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

یکے بعد دیگرے تین دن میں خواجہ محمد صادق اور برادران خود خواجہ محمد فرخ اور خواجہ محمد عیسےٰؒ اقرباء ورشتہ داروں کے رحلت فرما گئے۔

خواجہ محمد سعیدؒ بھی بیمار تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خاطر مبارک میں فکر عظیم پیدا ہوا۔ آپؒ پر تجلی خاص وارد ہوئی بشارت ملی کہ خواجہ محمد سعیدؒ اور خواجہ محمد معصومؒ کی عمر دراز ہوگی۔

خواجہ محمد سعید نے بہت بلند عروج حاصل کیا۔ ولایت خاصہ سے مشرف ہوئے سیدنا مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہر مقام عروج و نزول میں محمد سعید میرے ہمراہ ہے۔

1067ھ میں خواجہ محمد سعیدؒ اپنے بھائیوں اور احباب کے ساتھ حج پر گئے۔ مدینہ منورہ سے خصوصی انعامات حاصل کئے۔ آٹھ مرتبہ بیداری میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے خوارق و کرامات ہزاروں ہیں وصال 27 جمادی الثانی 1070ھ قبہ خواجہ محمد صادقؒ میں دفن ہوئے جگہ تھوڑی تھی۔ دیوار ایک طرف ہٹ گئی جگہ نکل آئی اولاد طیبہ آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں

شاہ عبداللہؒ۔ شاہ لطف اللہؒ مولوی فرخ شاہؒ شیخ سعد الدینؒ شیخ عبدالاحد وحدتؒ المعروف شاہ گلؒ شیخ خلیل اللہؒ شیخ محمد یعقوبؒ شیخ محمد تقیؒ (آٹھ)۔ تمام اکابر اولیاء اللہ تھے۔

بی بی فاطمہؒ بی بی صالحہؒ بی بی شاکرہ، شرف النساء، مریم فخر النساء بیگمؒ (پانچ)

تیسرے فرزند سیدی، سیدنا خواجہ محمد معصوم قدس سرہ؛۔

آپ ہر کام میں حضرت مجدد الف ثانی امام ربانیؒ سے مشابہت رکھتے تھے

ولادت طیبہ دوشنبہ شوال 1007ھ بول و براز کا کپڑوں پر نشان نہ ہونا

رمضان شریف کے دوران سحری تا افطاری دودھ نہ پیتے۔ تین سال کی عمر میں بڑا عظیم مرتبہ پایا

خواجہ محمد صادقؒ، قبلہ عالم قبلہ ام شیخ احمد سرہندی محبوب سبحانی (والد ماجد)، مولانا شیخ محمد طاہر بندگی لاہوریؒ سے تحصیل علم کیا۔ مقامات عالیہ میں قیومیہ کی بشارت ملی۔

زوجہ کا اسم گرامی رقیہ بی بیؒ وصال مجدد الف ثانیؒ 1034ھ کو ارشاد و قیومیت کی مسند پہ بیٹھے۔ اسی رز پچاس ہزار افراد نے بیعت کی۔ جن میں دو ہزار خلفاے امام ربانیؒ بھی شامل ہیں۔ والیان ملک نے بھی تجدید بیعت کی۔

یک شنبہ 28 صفر 1037ھ کو لاہور میں جہانگیر کا وصال ہوا۔ خواجہ صاحبؒ نے جہانگیرؒ کی مغفرت کی خوشخبری دی۔ شاہجہانؒ نے آپ سے بیعت کی شاہجہانؒ نے تین لاکھ مساجد اور ایک لاکھ مدرسے تعمیر کرائے۔

1040ھ میں والدہ ماجدہ علیہا الرحمتہ کا وصال ہوا 1047ھ میں اورنگ زیبؒ بیعت ہوا۔ 1048ھ میں روشن آراء بیعت ہوئی

1067ھ میں سید خواجہ محمد معصومؒ اپنے بھائیوں محمد سعید شیخ محمد یحییٰؒ اور کئی ہزار مریدوں کے ہمراہ حج مبارک کے لئے گئے۔ کعبہ شریف استقبال کے لئے بحری جہاز میں آیا۔

(وہ ذاتی تجلی مع جسم کعبہ شریف مثالی آئی جو کعبہ شریف پر وارد ہوتی ہے۔۔۔) الراقم مسجد نبوی شریف میں خلعت خاص سے نوازا گیا۔ خلعت مع تاج بخشی گئی۔

محراب شریف، مواجہہ شریف پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسم زیارت سے مشرف فرماتے بغلگیر ہوتے۔ اسرار سے نوازتے۔ خلعت خاصہ پہناتے۔

آپ کو وجع المفاصل کا عارضہ لاحق ہوا۔ اسی دوران سیدہ فاطمۃ الزہرا بتولؓ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور مہربانی فرمائی۔ شفا ہو گئی

بیت اللہ شریف میں مقام ابراہیم پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے الوداعی خلعت عطا فرمائی۔ جملہ احباب و برادرانؒ کو بھی اس نعمت میں شامل فرمایا گیا۔

1078ھ میں وہی مرض دوبارہ لاحق ہوا۔ سورۃ یاسین تلاوت فرمارہے تھے کہ یکایک آپ نے السلام علیک یا نبی اللہ کہا اور واصل بحق ہو گئے۔ دن شنبہ 9 ربیع الاول 1079ھ

روشن آراء نے روضہ شریف کی تعمیر کروائی۔

چھ صاحبزادے تھے۔ صبغۃ اللہؒ۔ خواجہ محمد نقشبندؒ شیخ محمد عبید اللہ، شیخ محمد اشرف محبوب اللہؒ خواجہ سیف الدینؒ محی السنہ محمد صدیق محبوب الٰہیؒ (چھ)

پانچ صاحبزادیاں۔ امت اللہؒ، عائشہؒ 'عارفہؒ 'عاقلہؒ 'صفیہؒ (پانچ)

مکتوبات شریف میں ستائیس مکتوبات آپ کے نام ہیں۔ کتاب حیات انوار معصومیہ مارکیٹ میں موجود ہے۔ جو کہ مفصل سوانح حیات ہے۔

چوتھے صاحبزادے خواجہ محمد فرخؒ علیہ الرحمتہ نے 11 برس کی عمر میں وصال فرمایا۔

پانچویں خواجہ محمد عیسےٰؒ چھٹے خواجہ محمد اشرف اور ساتویں خواجہ محمد یحییٰ ہیں

خواجہ محمد عیسےٰ علیہ الرحمتہ کا ذکر:۔

جس دوران آپ شکم مادر میں تھے تو سیدنا امام ربانیؒ پر سیدنا عیسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام ظاہر ہوئے فرمایا تمہارے گھر فرزند تولد ہوگا اس کا نام ہمارے نام پر رکھنا۔

چار برس کی عمر میں کرامتیں ظاہر ہونا شروع ہو گئیں۔ حاملہ عورتیں آپ کی خدمت میں آتیں۔ دریافت کرتیں۔ لڑکا یا لڑکی؟۔ جیسا فرماتے ویسے ہی ظہور ہوتا۔ کیسے پتہ چلتا؟ ۔۔۔فرماتے ہیں تمہارے پیٹ میں اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح تم مجھے دیکھتی ہو۔

حکایت۔۔۔۔ مولانا مفتی امان اللہ اپنی شادی کے لئے سرہند شریف سے چند منزل پہ ایک گاؤں میں گئے۔ واپسی پہ لوگوں نے کہا لڑکی والوں کو آپ کے نامرد ہونے کا شبہ ہے حضرت امام ربانیؒ محبوب سبحانیؒ نے محمد عیسےٰ کو طلب فرمایا اور واقعہ دریافت فرمایا۔ خواجہ عیسےٰ نے فرمایا فکر کی بات نہیں مولانا کا نکاح ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہیں نکاح ہوا۔

زمانہ طاعون میں دونوں لخت جگر خواجہ محمد فرخؒ و خواجہ محمد عیسےٰؒ بیمار ہو گئے۔ لوگوں کے کہنے پر دونوں کو الگ الگ رکھا گیا۔ پہلے محمد عیسےٰؒ کا وصال ہو گیا محمد فرخؒ کو خبر نہ کی گئی۔

خواجہ محمد فرخؒ نے فرمایا اے بھائی! تم نے بے وفائی کی کہ ہم سے پہلے چلے گئے

مولانا عبدالحئیؒ نے کہا بابا تم کس سے باتیں کر رہے ہو۔ کہا محمد عیسےٰؒ سے جو رحلت میں مجھ سے سبقت لے گئے۔ پوچھا کیسے معلوم ہوا فرمایا میں دیکھ رہا ہوں

ملائکہ ان کو غسل دے رہے ہیں۔ اسی دن شام کو خواجہ محمد فرخؒ نے 7 ربیع الاول 1025ھ کو وصال فرمایا۔

خواجہ محمد اشرفؒ زمانہ شیر خوارگی میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مجددؒ کے چھٹے فرزند ہیں۔

ذکر جمیل

خواجہ محمد یحییٰؒ:۔

ولادت طیبہ سے پہلے محبوب سبحانی امام ربانیؒ پر الہام ہوا۔ انا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اِسْمُہٗ یحییٰ ولادت پاک ہوئی۔

ولادت پہ شاہ سکندر قادری علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور فرمایا یہ صاحبزادہ مجھ کو عنایت فرما دیں حضرت شاہ سکندرؒ نے نسبت السقا کی فرمایا آج سے اسے شاہ جیو کے نام سے پکارا کریں۔

زبدۃ المقامات، روضۃ القیومیہ، حضرت القدس میں یہ واقعہ موجود ہے

مولانا ہاشم کشمیؒ نے فرمایا خواجہ محمد یحییٰ طبقہ علماء و حفاظ و صلحاء میں عظیم ترین استعداد کے مالک تھے۔

خواجہ باقی باللہ کی پوتی (خواجہ کلاں خواجہ عبداللہؒ کی دختر) سے محمد یحییٰؒ کا نکاح ہوا۔ معنوی نسبت کے ساتھ ظاہری نسبت میں بھی امتیاز حاصل تھا بھائیوں کے ہمراہ حرمین شریف گئے۔ زیارت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ آپ نے اشارہ سبابہ فی التشہد کے بارے میں اپنے والد ماجدؒ اور بھائیوں سے اختلاف کیا ہے۔ خواجہ محمد سعیدؒ نے ایک رسالہ تشہد میں رفع سبابہ کی ممانعت میں تحریر فرمایا۔ تمام علماء جواب لکھنے میں حیرت زدہ ہو گئے۔

خواجہ مرزا مظہر جان جاناںؒ کا بیان ہے کہ محبت کے لئے محبوب کا اتباع لازمی ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کامل ہیں۔ آپ کا رفع سبابہ کا ترک اجتہاد کی بنا پر ہے حالانکہ تردید نفی میں ایک بھی حدیث نہیں ہے اس

لئے رفع سبابہ پر حضرت مجددؒ ناراض نہیں ہونگے آپ کے زمانہ تک یہ کتب ملک ہند میں شہرت نہ رکھتی تھیں اور آپؒ کی نظر سے نہ گزریں۔ آپؒ اتباع سنتہ میں اکابرامت میں سب سے زیادہ حریص رہے ہیں۔

وصال 27 جمادی الثانی 1096ھ الگ گنبد میں مزار شریف پُر انوار زیارت گاہ عالم ہے۔

صاحبزادیاں (1) بی بی رقیہؒ بحالت شیر خوارگی وصال فرما گئیں۔

(2) ام کلثومؒ چودہ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ ام کلثوم کا سات سال کی عمر میں دل ایسا جاری ہوا زندہ ہوا کبھی غفلت نہ ہوئی جس طرف توجہ کرتیں حال معلوم ہو جاتا۔

(3) خدیجہ بانوؒ آپ صاحب اولاد ہوئیں۔ اپنے وقت کی خدیجہ تھیں۔ ولایت و کمالات نبوت کے انتہائی درجہ پر فائز تھیں۔

منقبت

1 دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا — کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا

2 امام علم ربانی علیم سر پنہانی — بیان کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی کا

3 جناب غوث اعظم نے کہا بجے ایک دن ڈنکا — مجدد الف ثانی کا مجدد الف ثانی کا

4 خدا کے دوست ہیں وہ رسول اللہ کے نائب ہیں — انہی نے خود لقب بخشا مجدد الف ثانی کا

5 شریعت اس میں کامل ہے طریقت اس میں حاصل ہے — طریقہ ہے ید بیضا مجدد الف ثانی کا

6 ملا شجر طریقت کا بہم صدیقؓ و حیدرؓ کا — نسب فاروق اعظمؓ کا مجدد الف ثانی کا

7 حیاو حلم عثمانیؓ کیا حق نے عطا ان کو — بنا احمد مسمےٰ کیا مجدد الف ثانی کا

منقبت

1 طریقہ آپ کا نور نبوت اور ولایت ہے صحابہؓ تابعینؒ کا اور سرکار رسالت کا

2 کیا الحادو بدعت اور ضلالت کو جدا دین سے معاون شرح نبوی کا طریقت اور حقیقت کا

3 تھا جب دین نبی گرداب بحر علم عقلی میں کیا دربند ملحد و گبر کافر کی شرارت کا

(خواجہ احمد حسینؒ۔۔۔۔جواہر مجددیہ پندرہ میں سے تین اشعار کا انتخاب)

اختتامی گذارش

(1)انك عفو غفور رحیم یا ارحم الراحمین

(2) یااللہ! جس راستہ پر سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ چلے ہمیں بھی اسی راستہ پر چلنے کی توفیق عنایت فرما۔

وماتوفیقی الا باللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اورسید الاولین والا آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ساری امت کی مغفرت فرما۔تمام مسلمانان عالم پر کرم فرما خصوصا

جس جس خطہ ارض پر مسلمان ظلم کی چکی میں بہت بری طرح پس رہے ہیں ان کی غیبی امداد فرما۔اگر چہ مسلمان صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں تاہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ شریف کبھی تو پڑھ ہی لیتے ہیں۔اس لئے یااللہ اللھم ربنا مسلمانوں پر مہربانی فرمادے اور آخر پہ یہ بھی التجا ہے بحضور رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام

ع اک بار پھر بطحا سے فلسطین میں آ ؤ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ع بہر حق بسوئے

غریباں یک نظر

ننگ خلائق دعا جو امیدوار شفاعت و مغفرت محمد عبدالخالق توکلی 11 رمضان شریف 1426 ہجری

نوٹ۔ذکر خیر 1 تا 5 اسلامی معلومات کا خزانہ ہے بقول شیخ سعدیؒ

''تمتع زہر گوشہ یافتم'' الراقم نے جن دستیاب کتب سے مدد لی ان کے بزرگوار مصنفین کا شکریہ۔اور دعا ہے مولا کریم ان حضرات کو دین و دنیا و آخرت میں خوشحالی سے نوازے۔آمین ثم آمین

فہرست کتب جن سے مدد لی

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	نمبر	نام کتاب	نام مصنف
1	تذکرہ مشائخ نقشبند	خواجہ نور بخش توکلی	21	اکابر مجددیہ	حضرت محمد عاشق حسین
2	ذکر خیر	خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی	22	خزینہ معرفت	میاں جمیل احمد شرقپوری
3	خیر الخیر	........ایضا........	23	دیباچہ مکتوبات شریف	(1) مولانا محمد سعید احمد
4	ذکر محبوب	خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی			2) حکیم موسے امرتسری
5	حضرات القدس جلد اول دوم	خواجہ بدرالدین سرہندی	24	مینار نور	میاں محمد احمد خالقیہ خانقاہ
6	جواہر مجددیہ	قاضی عالم الدین	25	اربعین قدسیہ	محمد یوسف بی۔اے
7	مکتوبات شریف مجددی	امام ربانی مجدد الف ثانی	26	مقامات اولیاء	صاحبزادہ افتخار الحسن زیدی
8	مجدد الف ثانی	علامہ زوار حسین شاہ	27	تاریخ اسلام حصہ دوم	(1) ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم
9	تفسیر ضیاء القرآن ج دوم	پیر محمد کرم شاہ الازہری			(2) پروفیسر اسرار الرحمن بخاری
10	سفینۃ الاولیا	دارالشکوہ	28	تسہیل الحدیث	علامہ محمد فواد عبدالباقی عصری
11	اولیائے نقشبند	....	29	زادراہ (ماہنامہ)	فیصل آباد
12	خزینۃ الاصفیا	مفتی غلام سرور	30	ماہنامہ انوار لاثانی مجدد اعظم	علی پور شریف
13	انوار اولیائے کامل	رئیس احمد جعفری	31	ماہنامہ سلسبیل لاہور	(متعدد)
14	تاریخ پاک و ہند	محمد عبداللہ ملک	32	رضوان ستمبر 1960	لاہور
15	شرح بال جبریل	یوسف سلیم چشتی	33	الفاروق	سرگودھا
16	بال جبریل	علامہ اقبال	34	ماہنامہ نور اسلام	شرقپور شریف
17	حالات مشائخ نقشبندیہ	مجددیہ خواجہ محمد حسن	35	ایکسپریس سنڈے	ایڈیشن
18	دیباچہ عوارف المعارف	شمس بریلوی	36	ماہنامہ مومن	لاہور
19	جواہر نقشبندیہ جوراہیہ	محمد یوسف فیصل آباد	37	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	جلد دوم
20	حضرت مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد مسعود شاہ	38	مقالات اسلامیہ	قاری ڈاکٹر محمد اقبال مدظلہ

حصہ دوم

تلخیص و ترجمہ بعض

مکتوبات شریف

مکتوبات شریف قرآن مجید و حدیثِ مبارکہ کی

بہترین شرحیں اور سرچشمۂ ہدایت ہیں

۷۸٦
۹۲

آئینہ۔ مضامین ذکر خیر (4) حصہ دوئم

۷۸۶
۹۲

ذکر خیر 4۔ حصہ دوم

تلخیص وترجمہ بعض مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ (سرچشمہ نور ہدایت)

اجمالی فہرست = توحید ورسالت' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' دین اسلام' عبادات' سنت مطہرہ' عقاید اسلام' علمائے حق وعلمائے سوء' پندوموعظت' متفرقات' شان ومقام مجدد اعظم مجدد الف ثانی قدس سرہ الصمد

اشعار

اگر تو ان کے مکتوبات پر کچھ بھی عمل کرے
تو کٹ سکتی ہیں پھر تیری غلامی کی زنجیریں
اسیری جذبہ تبلیغ میں حائل نہیں ہوتی
درو دیوار زنداں سے گونج اٹھتی ہیں تکبیریں

خادم الفقراء والعلماء

محمد عبدالخالق توکلی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب اول

مسئلہ وحدت وجود

مکتوب شریف (1) دفتر دوم

شیخ عبدالعزیز جونپوری کی طرف، شیخ محی الدین ابن عربیؒ کے مذہب کے بیان میں یہ دس صفحات پر مشتمل ہے۔ الراقم حقیر امیدوار نگاہ کرم کی سمجھ سے یہ مسئلہ بالاتر ہے۔ صرف تمہید کے چند جملے لکھے ہیں جو کہ حمد و نعت پر ہیں۔

حمد و نعت

تمام مخلوقات حمد مقصود کے ادا کرنے سے عاجز ہے۔ کیونکر نہ ہو۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی حمد سے عاجز ہیں۔ جو قیامت کے دن لواء حمد کے اٹھانے والے ہیں۔ جس کے نیچے حضرت آدمؑ اور تمام انبیاء علیہم السلام ہونگے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور میں مخلوقات میں سے افضل واکمل اور مرتبہ ہی سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ حسن و جمال و کمال کے جامع ہیں۔ ان کا قدر سب سے بلند اور آپ کی شان و شرف سب سے عظیم۔ آپ ﷺ کا دین سب سے زیادہ مضبوط۔ اور آپ ﷺ کی ملت سب سے زیادہ راست اور درست ہے حسب میں سب سے زیادہ کریم اور نسب میں سب سے زیادہ شریف۔ اور خاندان میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ۔ اگر اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو خلقت کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا۔ وہ نبی تھے جبکہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی پانی اور مٹی میں تھے۔ یعنی پیدا نہ ہوئے تھے۔ قیامت کے دن آپ تمام نبیوں کے امام اور

خطیب اوران کی شفاعت کرنے والے ہونگے۔ انہوں نے اپنے حق میں یوں فرمایا کہ قیامت کے دن ہم ہی پیچھے چلنے والے ہیں اور ہم ہی آگے جانے والے ہیں میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔ میں ہی اللہ تعالیٰ کا حبیب اور خاتم النبین ہوں۔ لیکن مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ جب قیامت کے دن لوگ قبروں سے نکلیں گے تو سب سے اول میں ہی نکلوں گا جب وہ گروہ در گروہ جائیں گے تو ان کا ہانکنے والا میں ہی ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش کئے جائیں گے تو ان کی طرف سے خطیب اور کلام کرنے والا میں ہی ہوں گا اور جب وہ بند کئے جائیں گے تو ان کی شفاعت میں ہی کروں گا اور جب وہ رحمت و کرامت سے نا امید ہو نگے تو میں ہی ان کو خوش خبری دوں گا اس دن تمام کنجیاں میرے ہی ہاتھ میں ہونگی۔ ان پر آپ ﷺ کے تمام بھائی نبیوں اور مرسلوں اور ملائکہ مقبرین اور تمام اہل اطاعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلواۃ والسلام وتحیۃ و برکت نازل ہو جوان کی شان بلند کے لائق ہے۔ جس قدر ذکر کرنے والے اس کا ذکر کریں اور غافل آپ کے ذکر سے غافل رہیں۔

مجدّد کسے کہتے ہیں

جاننا چاہئے کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدد گزرا ہے لیکن سو سال کا مجدد اور ہے اور ہزار کا مجدد اور۔ جس قدر سو اور ہزار کے درمیان فرق ہے اس قدر بلکہ اس سے زیادہ دونوں مجددوں کے درمیان فرق ہے۔ اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ جو فیض اس مدت میں امتوں کو پہنچنا ہوتا ہے اسی کے ذریعہ پہنچتا ہے خواہ اس وقت کے اقطاب۔ اوتاد ہوں اور خواہ ابدال و نجباء (مکتوب شریف)

وحدت وجود

یہ تصوف کے انتہائی پیچیدہ مسئلے ہیں تصوف میں یہ ایک اصطلاح ہے۔

وحدت شہود

صوفیائے کرام کی اصطلاح میں لفظ وجود واجب تعالیٰ پر بولا جاتا ہے۔ اور اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ صرف ذات حق ہے جو اپنی ذات سے قائم ہے۔ برعکس دیگر اشیاء کے جو ہستی مطلق سے قائم ہیں سالک پر ازوئے کشف ومشاہدہ حقیقت تک پہنچنے سے پہلے ایک درمیانی منزل آتی ہے۔ جس میں سالک بوجہ غلبہ انوار حق تمام موجودات کو اپنی نظر سے غائب پاتا ہے اور غیر حق اس حد تک اس کی نگاہ سے اوجھل ہو جاتا ہے کہ حفظ مراتب سے بھی غافل ہو جاتا ہے اور سبحانی ما اعظم شانی (میں پاک ہوں اور بڑی عظمت والا ہوں) کے نعرے لگانے لگتا ہے۔ اس کیفیت مشاہدہ کی تعبیر دو طرح سے کی گئی ہے ایک یہ کہ وجود کے علاوہ دوسرے کا انکار کر دیا گیا اس تعبیر کا اصطلاحی نام وحدۃ الوجود رکھا گیا۔

دوسری تعبیر یہ کی گئی کہ محض ایک وجود کا نظر آنا انوار مشاہدہ کے غلبے کی وجہ سے ہے در حقیقت یہ نہیں ہے۔ اپنے اپنے مقام پر حال وحکم کے مطابق دو وجود ہیں اس کا نام وحدۃ الشہود رکھا گیا۔ یہ مشاہدہ کے دو رخ ہیں۔ صرف مشاہدہ کی کمی بیشی سے دو الگ الگ تعبیریں کر لی گئیں۔

(ماخوذ۔ ذکر محبوب شریف مصنف حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی قدس سرہ العزیز)

توحید

مکتوب شریف 167 دفتر اول

تمام جہانوں کی پرورش کرنے والے خدائے بیچون 'بیچگون کی عبادت کرنے اور ہندوؤں کے جھوٹے خداؤں سے بچنے کی ترغیب میں ہردے رام ہندو کی طرف لکھا ہے۔ جس نے اس طائفہ علیہ کی محبت واخلاص کا اظہار کیا تھا۔

آپ کے دونوں خط پہنچے۔ دونوں فقراء سے محبت اوراس بزرگ گروہ کی طرف التجا کرنے کا حال معلوم ہوا۔ یہ کس قدر بڑی نعمت ہے کہ کسی کواس دولت سے سرفراز فرمائیں

شعر کا ترجمہ

جو حق کہنے کا ہے کہتا ہوں تجھ سے اے میرے مشفق
نصیحت آئے ان باتوں سے تجھ کو یا ملال آئے

خدا ایک ہے۔ جان لے اور آگاہ ہو ہمارا اور تمہارا بلکہ جہان والوں۔ یعنی آسمان وزمین اور اعلیٰ واسفل والوں کا پروردگار صرف ایک ہی ہے۔ آگے صفات خداوندی۔ اتحاد وحلول کی آمیزش اس کی شان میں بری ہے۔ وہ زمانی نہیں ہے کیونکہ زمانی اس کا پیدا کیا ہوا ہے۔ نہ وہ مکانی ہے کیونکہ مکان اسی کا بنایا ہوا ہے۔ اس کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں اوراس کے بقاء کی کوئی انتہای نہیں ۔۔۔۔ پس عبادت کے مستحق اور پرستش کے لائق وہی حق سبحانہ وتعالیٰ ہے رام وکرشن وغیرہ ہندوؤں کے معبود ہیں اس کی کمینہ مخلوقات میں سے ہیں اور ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں رام جس رتھ کا بیٹا اور لچھمن کا بھائی اور سیتا کا خاوند ہے جب رام اپنی بیوی کو نگاہ نہ رکھ سکا تو وہ پھر دوسرے کی کیا مدد کر

سکتا ہے عقل دور اندیش سے کام لینا چاہئے۔ اور ان کی تقلید پہ نہ چلنا چاہئے بڑی عار کی بات ہے کہ کوئی تمام جہانوں کے پروردگار کو رام یا کرشن کے نام سے یاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عظیم الشان بادشاہ کو کمینہ خاک روب کے نام سے یاد کرے۔ رام ۔رحمٰن کو ایک جاننا بڑی بے وقوفی ہے۔

رام و کرشن کے پیدا ہونے سے پہلے پروردگار عالم کو رام و کرشن کوئی نہیں کہتا تھا ان کے پیدا ہونے کے بعد کیا ہو گیا رام و کرشن کے نام کو حق تعالیٰ پر الحاق کرتے ہیں۔ -----ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے۔ ہاں پیغمبر علیہم السلام جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب گزرے ہیں سب نے خلقت کو خالق کی عبادت کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ اور غیر کی عبادت سے منع کیا ہے۔ ہندوؤں کے معبودوں نے خلقت کو اپنی عبادت کی ترغیب دی اور اپنے آپ کو معبود سمجھا ہے اگر چہ پروردگار کے قائل ہیں۔

لیکن اپنے آپ ہی اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے۔ یہ خود بھی گمراہ ہو گئے اوروں کو بھی گمراہ کر دیا۔ برخلاف پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے انہوں نے اپنے آپ کو اور انسانوں کی طرح انسان ہی سمجھا ہے

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

ترجمہ☆ دیکھ دونوں میں کس قدر ہے فرق

انبیاء علیہم السلام نے جن باتوں سے مخلوقات کو منع کیا ہے ان سے اپنے آپ کو بھی پورے اور کامل طور پر باز رکھا ہے۔

باب دوم

شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکتوب شریف 7۔دفتر دوم

خاص اسماء اور مراتب کے بیان میں ہے بنام عبدالحئی صاحب مگر الراقم نے صرف وہ سطور لیں جن میں خصوصیات سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تمہید ملاحظہ فرمائیے۔الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی والحمد للّٰہ الذی انعم علینا وھدانا الی الاسلام و جعلنا من امۃ حبیبہ محمد صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ وسلم

مقام رضا کے اوپر حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کا قدم نہیں۔شاید جو اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔لی مع اللّٰہ وقت لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل (اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل کو دخل نہیں) اس مقام کی خبر دی ہے۔

قرب بے مثل معیت بے مثل اور اس حدیث قدسی میں وارد ہے کہ یا محمد انا وانت وما سواك خلقت لا جلك فقال محمد علیہ الصلوۃ والسلام اللھم انت وما انا وما سواك ترکت لا جلك (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور تو اور تیرے سوا جو کچھ ہے سب تیرے لئے پیدا کیا ہے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے کہا کہ یا اللہ تو ہے اور میں نہیں اور میں نے تیرے سوا سب کچھ تیرے لئے ترک کر دیا) یہ اسی خصوصیت کی طرف اشارہ ہے۔

آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو کیا پا سکیں اور ان کی عظمت و بزرگی اس جہان میں کیا پہچان سکیں کیونکہ سچ جھوٹ کے ساتھ اور حق باطل کے ساتھ اس جہان میں ملا ہوا ہے قیامت کے دن ان کی بزرگی معلوم ہوگی جبکہ پیغمبروں کے امام ہونگے۔ اور ان کی شفاعت کریں گے اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور تمام انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔

مکتوب 96۔ دفتر سوم

اسرار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مبارک اسموں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں فقیر ہاشم کشمیؒ کی طرف صادر فرمایا۔

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام دو اسموں سے مسمیٰ ہیں اور دونوں اسم مبارک قرآن مجید میں مذکور ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ محمد رسول اللہ حضرت روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کو فرمایا ہے اِسْمُهٗ اَحْمَدُ ان میں ہر ایک کی ولایت الگ الگ ہے ولایت محمدی اگرچہ مقام محبوبیت سے پیدا ہے (آگے سمجھ سے بالاتر بیان) احمد ایک عجیب بزرگ اسم ہے۔ جو کلمہ مقدسہ احد اور حلقہ حرف میم سے مرکب ہے عالم بیچون میں اللہ تعالیٰ پوشیدہ اسرار میں سے۔ احد کا کوئی شریک نہیں۔ حلقہ میم طوق عبودیت ہے

ترجمہ جب ایسا نام ہو پھر نام والا۔ مکرم اور معزز سب سے ہوگا

ہزار سال کے بعد اس قدر مدت کو امور عظام کے تغیر میں بڑی تاثیر ہے اس ولایت کا

معاملہ اس ولایت تک پہنچ گیا ولایت محمدی ولایت احمدی سے مل گئی ۔۔۔۔ محمد احمد بن گیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام (آگے عالم بالا سے متعلق معاملہ ہے) مکتوب 97 تا 99 بھی بلند ترین روحانیت والوں کیلئے ہیں۔

بیت :۔ محمد عربی کا بروئے ہر دوسرا ست

کسے کہ خاک درش نیست خاک برسراد

ترجمہ ۔ محمد جو ہیں آبرو دوجہان کی

جو منکر ہے ان کا وہی ہے شقی

(بحوالہ مکتوب شریف 23۔ دفتر اول)

مکتوب شریف 44 دفتر اول

شیخ فریدؒ کی طرف لکھا ہے

عنوان :۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف میں۔

روشنی سنت کی فرمانبرداری میں۔ شریعت کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر اور جھٹلانے والے بدتر ہیں۔

تلخیص ☆ نجات کا وسیلہ۔ حضور الصلوٰۃ والسلام کے فضائل میں چند فقرے لکھنا آخرت کی نجات کا وسیلہ ہے۔

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ما ان مدحت محمد بمقالتی

لکن مدحت مقالتی بمحمد (صلی اللہ علےٰ حبیبہ محمد آلہ واصحابہ وسلم

ترجمہ ☆ غرض سخن سے نہیں مدح صاحب لولاک

سوائے اس کے کہ میرا سخن ہو جائے پاک

خصائص:- بالتحقیق خیر العرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین وآخرین سے بزرگ ہیں اور پہلے ہیں جو قبر سے نکلیں گے۔ اول ہیں جو شفاعت کریں گے جن کی شفاعت قبول ہو گی۔ اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے لئے دروازہ کھول دے گا۔ اور قیامت کے دن لوائے حمد کے اٹھانے والے ہیں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام ہونگے اور وہ ذات مبارک ہے کہ جنہوں نے فرمایا۔ قیامت کے دن ہم ہی آخرین ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں۔۔۔ میں اللہ کا دوست ہوں اور انبیاء کا پیشرو ہوں۔۔۔ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور کچھ فخر نہیں۔۔۔ جب اللہ نے خلقت کو پیدا کیا تو ان میں سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا۔ پھر ان کو دو گروہ بنایا اور مجھے ان میں سے اچھے گروہ میں کیا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا۔۔۔ پس از روئے نفس اور گھر ان سب سے بہتر ہوں۔ اور پھر قیامت میں ان کا رہنما ہوں۔ ان کا خطیب ہوں میں ان کا شفیع ہوں جب وہ رو کے جائیں گے۔ اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہو جائیں گے کرامت اور جنت کی کنجیاں اور لواء حمد اس دن میرے ہاتھ ہوگا۔ میں انبیاء کا امام، خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ آگے حدیث لولاک ہے۔۔۔۔ اگر آپ کی ذات پاک نہ ہوتی تو اللہ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا

اور آپ نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور کیچڑ میں تھے۔ پس ایسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے بہتر ہیں (قرآن مجید کا فیصلہ)

آپ کو جھٹلانے والے سب نبی آدم سے بدتر ہیں۔۔۔۔اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک نیکی کے باعث حاصل کیا اور وہ نور ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا۔۔۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں تو آپ کے فرمانبردار بھی آپ کی فرمانبرداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں۔

ترجمہ☆ ؎ وسیلہ دو جہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور۔۔۔

پڑے خاک اس کے سر پر جو نہیں ہے خاک اس در پر

؎ عوض گناہ کے پکڑا نہ جائے گا وہ کبھی

کہ جس کا رہنما پیشوا ہوا ایسا نبی......

باطنی ہجرت کو مدنظر رکھنا چاہئے باطنی ہجرت کرتے رہا کریں۔ خلقت کے درمیان رہ کر ان سے الگ رہنا چاہئے۔

صحیفہ شریفہ 122۔ دفتر سوم

یہ مکتوب شریف اکیس صفحات پر ہے اس بے مایہ حقیر ترین نے صرف چند جملے لئے ہیں۔

مولانا حسن دہلویؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم☆ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین الصطفےٰ (ترجمہ۔۔۔)

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ظہور اول اور حقیقت الحقائق ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حقائق کیا انبیاء کرام علیہم السلام کے حقائق اور کیا ملائکہ

عظام کے حقائق سب اس کے ظلال کی مانند ہیں

اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے۔ حضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

اول ما خلق اللہ نوری (سب سے اول خدا تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا)

اور فرمایا ہے۔ خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری

ترجمہ ☆ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب کو نہیں پہنچ سکتا۔

فھو نبی الانبیاء والمرسلین و ارسالہ رحمۃ اللعالمین علیہ وعلے الہ الصلواۃ والسلام ۔آپ تمام انبیاء اور مرسلین علیہم الصلواۃ والسلام کے نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجنا تمام جہان کے لئے رحمت ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء الوالعزم باوجود اصالت کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبعیت طلب کرتے رہے۔ اور آپ کی امت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے رہے۔ جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

سوال (۱) ☆ وہ کونسا کمال ہے جو حضور علیہ الصلواۃ واسلام کی امت ہونے پر وابستہ ہے اور انبیاء کو دولت نبوت کے باوجود میسر نہیں ہوا۔

جواب ☆ (کمال اسرار کی باتیں ہیں اس لئے یہ بے مقدار ذرہ ناچیز نہیں لکھ سکا)

سوال (۲) ☆ مذکورہ سوال (جو کمترین نے لکھا) سے لازم آتا ہے کہ اس امت کے خواص کو انبیاء پر فضیلت ہے۔

جواب ☆ کوئی فضیلت لازم نہیں آتی ۔۔۔۔اس امت ہی سے اخص خواص خواہ کتنی ہی

زیادہ ترقی کرے اس کا سر اس پیغمبر کے پاؤں تک بھی نہیں پہنچتا جو تمام پیغمبروں سے کم درجہ ہے پھر برابری اور زیادت کی کیا گنجائش ہے۔۔۔۔۔۔ (آگے طویل عبارت کے بعد) ایک حدیث قدسی ہے جو مشہور ہے۔ کنت کنزا مخفیا فاردت ان اعرف خلقت الخلق ۔۔۔۔ اگر یہ حب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا۔۔۔۔ ایک اور حدیث قدسی (لو لاک لما خلقت الافلاک ۔۔۔) ایک حدیث قدسی (لو لاک لما اظهرت الربوبية)

ترجمہ☆ (اگر آپ ﷺ نہ ہوتے میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا)

کئی سوال اور جواب ہیں۔ جو نہایت خاص اسماء و مقامات سے متعلقہ ہیں ایک سوال مع جواب شاید یہ کمترین اس کے چند الفاظ لکھ سکے۔

سوال☆ ۔۔۔ حضرت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملت کی متابعت کا امر کس لئے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر صلواۃ والسلام کے بیان میں کما صلیت و سلمت علی ابراهیم کیوں فرمایا؟

جواب☆ (گذشتہ سوال کے جواب کی ایک سطر۔ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ و وسیلہ طلب کیا ہے اور یہ آرزو فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کی امت میں داخل ہوں)

۔۔۔۔۔۔ مفہوم☆ ملت ابراہیمی حقیقت ابراہیمی تک پہنچنے کیلئے سیدھا شاہراہ ہے۔۔۔ حقیقت ابراہیمی حقیقت محمدی کے قرب و جوار میں واقع ہے۔ اس ملت کی متابعت کر کے حقیقۃ الحقائق تک وصول فرمائیں۔۔۔ اسی واسطے حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے (کما صلیت) فرمایا ہے۔ فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم کرتے ہیں۔اس متابعت کے امر سے اس کی فاضلیت میں کوئی قصور لازم نہیں آتا۔۔۔۔۔۔
اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا ہے و شاور هم فی الامر اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم ان کی متابعت کے حکم سے خالی نہیں ورنہ مشورت کا کیا فائدہ ہے۔۔۔۔(آگے ایک سطر ایک جملہ متعلقہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے جس کی اس ناکارہ کو سمجھ آتی ہے۔ملاحظہ فرمایئے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس امت کے وارثوں میں سے اکمل و افضل ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ما صب الله شیاء فی صدری الا وقد صببته فی صدر ابی بکر (جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا میں نے اس چیز کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں بھی ڈالا)

صحیفہ شریفہ 259۔دفتر اول (تلخیص)

مخدوم زادہ خواجہ محمد سعیدؒ ☆ کی طرف سے صادر فرمایا جو کہ علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع اور نسبت علیہ کے صاحب ہیں۔۔۔۔متعلقہ غرض و غایت انبیاء علیہم السلام ۔۔۔۔۔انبیاء کے ارسال کرنے کی نعمت کا شکر کسی زبان سے ادا کیا جائے اور وہ اعضاء کہاں ہیں جو اعمال حسنہ کے ساتھ اس نعمت عظمیٰ کا بدلہ ادا کرسکیں۔۔۔۔۔یونان کے قدیم فلسفیوں نے اعلیٰ دانا ہونے کے باوجود صالح کے وجود کی طرف ہدایت نہ پائی۔

اہم بات۔(خلاصہ) جن کے پاس انبیاء کی ہدایت نہیں پہنچی قیامت کے دن محاسبہ کے بعد وہ معدوم کیئے جائیں گے۔دار حرب کے مشرکین کے اطفال کے بارہ میں

بھی یہی حکم ہے۔ بہشت میں داخل ہونا ایمان سے وابستہ ہے ان کا حکم حیوانوں کا سا حکم ہے بعثت ونشور کے بعد حساب کے لئے کھڑا کریں گے اوران سے حقوق پورا کر کے ان کو معدوم ونیست ونابود کردیں گے۔ ان مشرکوں کے حق میں بھی جو زمانہ فترت میں ہوئے ہیں اور جن کو دعوت نصیب نہیں ہوئی یہی حکم ہے۔

دعوت ہر جگہ پہنچی ۔۔۔۔۔۔ اے فرزند! یہ فقیر کوئی ایسی جگہ نہیں پاتا جہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت نہ پہنچی ہو۔ بلکہ محسوس ہوتا ہے آفتاب کی طرح سب جگہ آپ کی دعوت کا نور پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ یاجوج ماجوج میں بھی جن میں دیوار حائل ہے دعوت کا نور پہنچا ہے۔۔۔۔۔۔

معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند میں بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ کوئی ایسا پیغمبر ہے جس کی کسی نے تابعداری نہیں کی اور کسی نے بھی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ اور کوئی ایسا پیغمبر ہے کہ صرف ایک ہی آدمی ان پر ایمان لایا ہے۔ اور کسی نبی کے تابع صرف دو آدمی ہوئے ہیں۔ اور بعض کے ساتھ صرف تین آدمی ایمان لائے ہیں۔۔۔۔ ان پیغمبروں کی دعوت عام نہ تھی بلکہ کسی کی دعوت ایک قوم سے اور بعض کی ایک گاؤں سے یا شہر سے مخصوص تھی۔

زمین ہند میں گاؤں اور شہروں کی ہلاکت کے آثار بہت پائے جاتے ہیں۔ بے شک ہمارے رب کے پیغمبر حق لے کر آئے ہیں۔ اگر ان بزرگوں کا وجود شریف نہ ہوتا ہم بے سمجھوں کو صانع کے وجود اور اس کی وحدت کی طرف کون ہدایت کرتا۔ جب انبیاء علیہم السلام کی دعوت کے انوار کا دن چڑھا تو متاثرین فلسفیوں نے ان کی دعوت کے انوار کی برکت سے اپنے متقدمین کی دعوت کو رد کر دیا اور صانع جل شانہ کے وجود کے

قائل ہوئے اور حق تعالیٰ کی دعوت کو ثابت کیا۔ پس ہماری عقلیں انوار نبوت کی تائید کے بغیر اس کام سے معزول ہیں۔

مکتوب شریف 268۔ دفتر اول

خانخاناںؒ کی طرف لکھا ہے

ایک سوال مع جواب ☆ عنوان ؛۔

انبیاء علیہم الصلوٰاۃ والتسلیمات کی وراثت کا علم کون سا ہے؟

آپ کی تندرستی، عافیت، ثابت قدمی، استقامت، اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں۔

اخبار میں آیا ہے کہ العلماء ورثة الانبیاء ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ وہ علم جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰاۃ والسلام سے باقی رہا ہے دو قسم کا ہے ایک علم احکام دوسرا علم اسرار۔

عالم وارث وہ شخص ہے جس کو ان دونوں علموں سے حصہ ملا ہو۔ نہ کہ وہ شخص جس کو ایک ہی قسم کا علم نصیب ہو۔

جو فرمایا گیا ہے (علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل)

ترجمہ ☆ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ ان علماء سے مراد علمائے وارث ہیں (جن کی تعریف اوپر گذری)

عالم مطلق ہو جو وارث ہو اور اس کی دونوں قسم کے علم سے پورا حصہ ملا ہو۔

ارشاد و کمالات نبوت دریائے محیط کا حکم رکھتے ہیں اور کمالات ولایت ان کے مقابلہ میں

ایک قطرہ ناچیز کا حکم۔۔۔۔۔لیکن کیا کروں جن لوگوں کو کمالات نبوت تک رسائی نہیں ہے انہوں نے کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔۔۔

☆☆☆☆☆

باب سوم

صحابہ کرام واہلبیت نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوعنہ

فضائل، مراتب، امامت وخلافت

مکتوب شریف 36۔دفتر دوم۔خواجہ محمد تقیؒ کی طرف صادر فرمایا ہے

عنوان ؛۔ امامت کی بحث، مذہب اہلسنت و جماعت، مخالفوں کے مذہب کی حقیقت، اہلسنت و جماعت توسط اور اعتدال پر، رافضی اور خارجی افراط وتفریط پر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔حمد وصلواۃ اور تبلیغ دعوات کے بعد واضح ہو کہ درویشوں کی محبت اور ان کے ساتھ الفت، ارتباط رکھنا اور اس طائفہ علیا کی باتوں کو سننا ان کے اوضاع واطوار کی خواہش رکھنا حق تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت اور بڑی دولت ہے۔

حضرت مخبر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہے المرء مع من احب (ترجمہ ☆ آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ اس کی محبت ہو گی۔۔۔۔۔اے شرافت ونجابت کے نشان والے! شیخین رضی اللہ عنہما کی فضیلت اور ختنین رضی اللہ عنہما کی محبت اہلسنت و جماعت کی علامتوں میں سے ہے۔

یعنی شیخینؓ کی فضیلت جب ختنینؓ کی محبت کے ساتھ جمع ہو جائے۔ تو یہ امر اہل سنت و جماعت کے خاصوں میں سے ہے۔ شیخینؓ کی فضیلت صحابہؓ اور تابعینؒ کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اس کو اکابر ائمہؒ نے کہ ان میں ایک امام شافعی علیہ الرحمۃ ہیں نقل کیا ہے۔ اور شیخ ابوالحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی فضیلت باقی امت پر قطعی ہے اور حضرت امیرؓ سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ اپنی خلافت اور مملکت کے زمانہ میں جم غفیر یعنی بڑی بھاری جماعت کے سامنے فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اس امت میں سب سے بہتر ہیں۔ جیسے کہ امام ذہبیؒ نے کہا ہے اور امام بخاریؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت امیرؓ نے فرمایا ہے کہ پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت ابوبکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر ایک اور آدمی پس ان کے بیٹے محمد بن حنیفہؒ نے کہا ہے کہ پھر آپ فرمایا میں تو ایک مسلمان آدمی ہوں۔

غرض شیخینؓ (ابوبکر و عمرؓ) کی فضیلت ثقہ اور معتبر راویوں کی کثرت کے باعث تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے اس کا انکار سراسر جہالت ہے یا تعصب۔

عبدالرزاق نے جو اکابر شیعہ میں سے ہے جب انکار کی مجال نہ دیکھی تو بے اختیار شیخینؓ (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی فضیلت کا قائل ہو گیا اور کہنے لگا جب حضرت علیؓ شیخینؓ کو اپنے اوپر فضیلت دیتے ہیں تو میں بھی حضرت علیؓ کے فرمانے کے بموجب شیخینؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت دیتا ہوں اگر وہ فضیلت نہ دیتے تو میں بھی نہ دیتا۔ یہ بڑا گناہ ہے کہ میں حضرت علیؓ کی محبت کا دعویٰ کروں اور پھر ان کی مخالفت کروں۔۔۔ جو شخص حضرت علیؓ سے محبت نہیں رکھتا وہ اہلسنت سے خارج ہے۔ اس کا نام خارجی ہے۔ جس نے حضرت امیرؓ (علیؓ) کی محبت میں افراط کو اختیار کیا اور اصحابؓ کو سب و طعن کرتا ہے۔۔۔ وہ رافضی ہے۔۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ! تجھ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مثال ہے یہودیوں نے اس قدر دشمن سمجھا کہ والدہ پر بہتان لگایا اور نصاریٰ نے اس قدر دوست رکھا۔۔۔۔ کہ ابن اللہ کہا۔

پس حضرت امیرؓ نے فرمایا دو شخص میرے حق میں ہلاک ہونگے۔ افراط کرنے والا اور دوسرا مجھ پر بہتان لگانے والا۔ پس خارجی یہودیوں کے موافق اور رافضی نصاریٰ کی مثل ہیں۔ حضرت امیرؓ (شیر خداؓ) کی محبت رفض نہیں ہے بلکہ خلفائے ثلاثہ سے تبرے اور بیزاری رفض ہے۔ اصحابؓ سے بیزار ہونا مذموم اور ملامت کے لائق ہے۔

امام شافعیؒ (لو كان رفضا حب ال محمد فليشهد الثقلين انى رافض

ترجمہ☆ اگر محبت آل محمدی ہے رفض۔ تو جن وانس گواہ ہیں کہ رافضی ہوں میں۔ رفض کی مذمت دوسروں کے تبرے کے باعث ہوتی ہے۔

پس اہلبیتؓ کا گروہ اہلسنت و جماعت ہیں نہ کہ شیعہ۔ اہل بیتؓ کی محبت اور اصحابؓ کی تعظیم سے تسنن یعنی اہلسنت و جماعت بنتا ہے۔

غرض خروج و رفض کی بنا اصحاب کے بغض پر ہے خاتمہ کی سلامتی اس محبت اہلبیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ حب اہلبیت کو خاتمہ کی سلامتی میں بڑا دخل ہے۔ (ارشاد والد ماجدؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ) ان سے محبت ہمارا سرمایہ ہے۔ اہلسنت کا گناہ یہی ہے کہ حب اہلبیت کے ساتھ اصحابؓ کی تعظیم کرتے ہیں۔ کسی کو برائی سے یاد نہیں کرتے (باوجود لڑائی جھگڑوں کے)۔ سب کو ہوا و تعصب سے دور جانتے ہیں رافضی اہلسنت سے خوش ہونگے اگر اہلسنت بھی اصحابؓ پر تبرا کریں۔

لڑائی جھگڑوں کے وقت تین گروہ تھے۔ ایک نے دلیل و اجتہاد کے ساتھ حضرت امیرؓ کی جانب کی حقیت کو معلوم کر لیا تھا۔ دوسرے نے بھی دلیل و اجتہاد کے ساتھ دوسری حقیت کو۔ تیسرا گروہ متوقف رہا۔ اور کسی طرف کو دلیل کے ساتھ ترجیح نہ دی۔ پس پہلے گروہ نے حضرت امیرؓ کی مدد کی۔ دوسرے نے مخالفت کی۔ تیرا گروہ توقف میں رہا۔ اس نے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا خطا سمجھا۔ پس تینوں نے اپنے اجتہاد پر عمل کیا۔ پھر ملامت کی کیا گنجائش ہے اور طعن کی کیا مناسبت ہے۔ بمطابق قول امام شافعیؒ و عمر بن عبدالعزیزؒ ایک کو حق پر دوسرے کو خطا پر نہ کہنا چاہیے۔ سب کو نیکی سے یاد کرنا چاہیے۔

حدیث شریف بھی ہے (جب میرے اصحابؓ کا ذکر ہو اور ان کی لڑائی جھگڑوں کا تذکرہ آئے تو اپنے آپ کو سنبھال رکھو اور ایک کو دوسرے پر اختیار نہ کرو)

جمہور اہلسنت اس بات پر ہیں کہ حضرت امیرؓ (علیؓ) حق پر تھے۔ مخالف خطا پر۔ لیکن یہ خطا خطاء اجتہادی کی طرح طعن و ملامت سے دور اور تشنیع و تحقیر سے مبرا و پاک ہے۔

حضرت امیرؓ نے فرمایا۔ ہمارے بھائی ہم سے باغی ہو گئے یہ لوگ نہ کافر ہیں نہ فاسق کیونکہ ان کے پاس تاویل ہے جو کفر و فسق سے روکتی ہے۔

حدیث شریف (میرے اصحابؓ کے حق میں اللہ سے ڈرو۔ تاکید کے واسطے اس کلمہ کو دو دو بار فرمایا ہے۔ میرے اصحابؓ کو اپنی ملامت کا نشانہ نہ بناؤ۔

حدیث (میرے اصحابؓ تاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔)

پس ان کی لغزشوں کو نیک وجہ پر محمول کرنا چاہئے اہلسنت کا مذہب یہی ہے۔ رافضی غلو کرتے ہیں ہر قسم کی گالیوں سے اپنی زبان آلودہ کرتے ہیں۔ یہ عجیب دین ہے جس کا جزو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے جانشینوں کو گالی نکالنا ہے۔ رافضیوں کے بارہ فرقے ہیں یہ سارے فرقے جو (سب کے سب) اصحابؓ کو کافر کہتے ہیں۔ خلفائے راشدینؓ کو گالیاں دینا عبادت جانتے ہیں۔

ہندوستان کے ہندو بھی اپنے آپ کو ہندو کہلواتے ہیں اور لفظ کفر کے اطلاق سے کنارہ کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو کافر نہیں جانتے۔ بلکہ دارالحرب کے رہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ دونوں کافر ہیں۔۔۔۔ (شیعوں کا عقیدہ) کہ حضرت امیرؓ تقیہ کے طور پر خلفائے ثلاثہ کے ساتھ تیس سال رہے منافقانہ محبت رکھتے رہے۔ اور ناحق ان کی تعظیم کرتے رہے۔

یہ اہلسنت کی خوبی ہے کہ جو شخص معین طرح طرح کے کفر میں مبتلا ہو اسلام اور توبہ کے احتمال پر جہنمی نہیں کہتے۔ کافر معین پر بھی لعنت پسند نہیں کرتے۔ جب تک اس کا خاتمہ کی برائی قطعی دلیل سے معلوم نہ ہو جائے۔۔۔

دو مقام

(۱) اہلسنت خلفائے اربعہ کی خلافت کی حقیقت کے قائل ہیں۔ چاروں کو برحق خلیفہ جانتے ہیں

حدیث صحیحہ☆الخلافة من بعدی ثلثون سنة (خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے) اور یہ مدت حضرت امیرؓ کی خلافت پر تمام ہو جاتی ہے۔ خلافت کی ترتیب برحق ہے۔ مخالف لوگ حضرت علیؓ کی بیعت کو جو خلفائے ثلاثہ کے ہاتھ پہ ہوئی

تقیہ پر حمل کرتے ہیں۔ اور اصحابؓ کو بھی منافق اور مکار سمجھتے ہیں۔ اس طرح ان کے نزدیک بدتر صحبت حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی جو اصحابؓ نے اختیار کی۔ ان لوگوں نے قرآنی آیات واحادیث شاید نہ پڑھیں جو آپ ﷺ کی صحبت کی فضیلت اور اصحابؓ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ قرآن واحادیث اصحابؓ کی تبلیغ سے پہنچا ہے جب اصحابؓ مطعون ہونگے تو دین بھی مطعون ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کو جو طعن کرتے ہیں۔ نہیں جانتے کہ ان کی طعن میں نصف احکام شرعیہ پر طعن آتا ہے۔ احکام میں تین ہزار احادیث ہیں یعنی تین ہزار احکام شرعیہ ان احادیث سے ثابت ہوئے ہیں جن میں سے ڈیڑھ ہزار حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے ثابت ہوئی ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے راوی آٹھ سو اصحابؓ (صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ) سے زیادہ ہیں۔ جن میں سے ایک عبداللہ بن عباسؓ ہیں اور ابن عمرؓ بھی۔ جابر بن عبداللہؓ بھی انس بن مالکؓ بھی۔ اور وہ حدیث جو حضرت ابو ہریرہؓ کے طعن میں حضرت علیؓ (امیرؓ) سے نقل کرتے ہیں وہ جھوٹی حدیث ہے

علماء نے اس کی تحقیق ہے۔ اور وہ حدیث مشہور ومعروف ہے جس میں آپ ﷺ نے ابو ہریرہؓ کے حق میں فہم کے لئے دعا فرمائی ہے۔ خلاصہ (کوئی چادر بچھائے تاکہ میں اس میں اپنی کلام گراؤں۔ اور پھر وہ چادر کو اپنے بدن سے لگائے اس کو کوئی چیز نہ بھولے گی۔ پس میں نے اپنی چادر کو بچھادیا۔ کلام گرائی۔ میں نے چادر کو سینے سے لگایا۔ اس کے بعد مجھے کچھ نہ بھولا) یہ صحیح حدیث ہے۔

اگر بالفرض تقیہ جائز سمجھائے (حضرت امیرؓ کے حق میں) تو آپؓ کے اقوال کو کیا کہیں گے۔ جو بطریق تواتر شیخینؓ کی فضیلت میں منقول ہیں۔ اور خلافت ثلاثہ کے حق

ہونے میں صادر ہوئے ہیں (حضرت علیؓ سے)۔ حضرت امیرؓ تو خلافت کے حق ہونے کا اظہار کرتے ہیں اور شیخینؓ کی افضلیت کا بیان بھی۔ پھر تقیہ کیسے؟ (مفہم عبارت) نیز وہ صحیح احادیث حد شہرت کو پہنچ چکی ہیں بلکہ متواتر المعنیٰ ہوگئی ہیں جو حضرات خلفاء ثلاثہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ تقیہ آپ ﷺ کے حق میں جائز نہیں۔ آیات قرآنی بھی ہیں ان میں بھی تقیہ متصور نہیں۔

(مفہوم ☆ رب نے بھی تقیہ کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی)

دانا لوگ جانتے ہیں تقیہ بزدلی اور نامردی کی علامت ہے۔ اسد اللہ کے ساتھ اس کو نسبت دینا نامناسب ہے۔ تیس سال تک اسد اللہؓ میں بزدلی کی صفت ثابت کرنا بہت برا ہے۔ (مقام دوم) اہلسنت و جماعت اصحابؓ کی لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ محمول کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نفوس صحبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پاک ہو چکے تھے۔ روشن سینے عداوت و کینہ سے صاف ہو گئے تھے۔ ہر ایک صاحب رائے اور صاحب اجتہاد تھا جب ہر مجتہد کو اپنی رائے پر عمل کرنا واجب ہے۔ پس ان کی مخالفت موافقت کی طرح حق کے لئے تھی نہ کہ نفس امارہ کی ہواؤ ہوس کے لئے۔

حالانکہ اصحاب بعض امور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخالفت کر لیا کرتے تھے۔ ان کا یہ اختلاف مذموم اور قابل ملامت نہ تھا۔ اور باوجود نزول وحی کے ممنوع نہ سمجھا جاتا تھا۔ تو حضرت امیرؓ کے ساتھ امور اجتہادیہ میں مخالفت کرنا کیوں کفر ہو۔ حضرت امیرؓ کے ساتھ لڑائی کرنے والوں میں سارے اصحاب تو ہیں۔ بعض کو جنت کی بشارت ملی۔

صحیح بخاری کو شیعہ بھی مانتے ہیں کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح کتاب ہے۔۔۔ اس

میں حضرت امیرؓ کے مخالفوں کی بھی روایات ہیں۔

جاننا چاہئے کہ یہ بات ضروری نہیں کہ حضرت امیرؓ تمام امور خلافیہ میں حق پر ہوں۔ محاربہ میں حق بجانب آپؓ تھے۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ صدر اول کے احکام خلافیہ میں علماء تابعین اور ائمہ مجتہدین نے حضرت امیرؓ کے غیر کا مذہب اختیار کیا ہے اور ان کے مذہب پر حکم نہیں کیا۔ قاضی شریحؒ نے جو تابعین میں سے ہے اور صاحب اجتہاد بھی۔ حضرت امیرؓ کے مذہب پر حکم نہیں کیا اور حضرت امام حسن علیہ الرضوان کی گواہی کو نسبت نبوت ﷺ یعنی فرزندی نسبت کے باعث منظور نہیں کیا۔ اور مجتہدین نے قاضی شرع کے قول پر عمل کیا ہے۔ باپ کے واسطے بیٹے کی شہادت جائز نہیں سمجھتے (ایسے کئی مثالیں ہیں)

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا

جو حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ تھیں اور لب گور تک آپ کی مقبولہ و منظورہ رہیں مرض موت کے ایام بھی انہی کے حجرے میں بسر کیئے۔ انہی کی گود میں جان دی۔ انہی کے پاک حجرے میں دفن ہوئے۔ اس مشرف وفضیلت کے علاوہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجتہدہ بھی تھیں۔ حضور علیہ السلام نے آدھا دین ان کے حوالے کیا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہ مشکلات میں ان کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے اس قسم کی صدیقہ مجتہدہ کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کے باعث طعن کرنا اور ناشائستہ حرکات کو ان کی طرف منسوب کرنا بہت نامناسب اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے دور ہے۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اگر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد اور چچا کے بیٹے ہیں تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زوجہ مطہرہ اور محبوبہ مقبولہ ہیں۔

اس سے چند سال پہلے فقیر کا یہ طریق تھا کہ اگر طعام پکاتا تھا تو اہل اللہ کی ارواح کو بخش دیا کرتا تھا اور حضرت علیہ الصلواۃ والسلام کے ساتھ حضرت امیر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت امامین رضی اللہ عنہما کو ملا لیتا تھا۔ ایک رات فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں فقیر نے سلام عرض کی۔ فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور منہ پھیر لیا۔ پھر فرمایا (میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کھانا کھاتا ہوں جس کسی نے مجھے طعام بھیجنا ہو وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیا کرے۔ اس وقت معلوم کیا کہ توجہ شریف نہ فرمانے کا باعث یہ ہے کہ فقیر اس طعام میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو شریک نہ کرتا تھا۔ بعد ازاں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلکہ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو شریک کر لیا کرتا تھا اور تمام اہلبیت کو اپنا وسیلہ بناتا تھا۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کو چھوڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جانا کفر اور زندقہ ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ

اصحاب کبار اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان پر طعن و تشنیع کرنا نامناسب ہے۔ ان کی لعن وطعن لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ یہ وہی طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنے باپ کو اس بے ادبی کے باعث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اس سے سرزد ہوئی تھی قتل کر کے اس کے سر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آیا تھا۔ قرآن مجید میں اس فعل پر ان کی تعریف کی گئی ہے۔ یہ وہی زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جن کے قاتل کے لئے مخبر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے دوزخ کی وعید فرمائی

ہے۔(قاتل زبیر فی النار)۔ حضرت زبیرؓ پر لعن طعن کرنے والے قاتل سے کم نہیں ہیں۔۔۔۔ پس جملہ اصحابؓ کی طعن وحرمت سے ڈرنا چاہئے۔ آگے ان کی خدمات اور قربانیوں کا ذکر ہے۔۔۔)

(ان کے فضائل وصفات قرآن مجید کا بیان ہے۔) امام ابو یوسفؒ کے لئے درجہ اجتہاد تک پہنچنے کے بعد امام ابو حنیفہؒ کی تقلید خطا ہے۔ ان کے لئے بہتری اپنی رائے کی تقلید میں ہے۔ امام شافعیؒ کی اصحابی کے قول کو خواہ صدیق اکبرؓ خواہ حضرت علی ہوں۔۔۔ اپنی رائے پر مقدم نہیں کرتے اور اپنی رائے کے مطابق اگرچہ قول صحابی کے مخالف ہو عمل کرنا بہتر جانتے ہیں۔

جب امت کے مجتہد اصحاب رضی اللہ عنہم کی آراء کی مخالفت کر سکتے ہیں تو اگر اصحاب رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کی مخالفت کریں تو کیوں مطعون ہوں۔۔۔۔(بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختلاف عظیم پڑ گیا تھا)

واقعہ قرطاس

وہ اختلاف بھی اس قسم کا تھا جو کاغذ کے لانے میں کیا گیا تھا۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے مرض موت میں کاغذ طلب فرمایا تھا۔ بعض نے کہا کاغذ لانا چاہئے اور بعض نے منع کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو نہ لانے میں راضی تھے۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حسبنا کتاب اللہ ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے معلوم کر لیا تھا کہ وحی کا زمانہ ختم ہو گیا ہے آسمانی احکام تمام ہو چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہیں گے امور اجتہادیہ میں سے ہو گا جس میں دوسرے بھی شریک ہیں۔ پس بہتری اس میں دیکھی کہ اس قسم کی سخت درد میں حضور علیہ

الصلواۃ والسلام کو تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ قرآن مجید احکام کے نکالنے والوں کے لئے کافی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منع کرنا شفقت و مہربانی کے باعث تھا امر ایتونی وجوب کیلیئے نہ تھا۔

سوال ☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت کہا تھا اھجرا استفھمو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب ☆ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شاید اس وقت سمجھا ہو کہ یہ کلام درد کے باعث بلا قصہ و اختیار نکل گیا ہے۔ جیسے لفظ اکتب سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کچھ نہیں لکھا تھا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا لن تضلو البعدی تم میرے بعد گمراہ نہ ہو گے) جب دین کامل ہو چکا تھا اور نعمت پوری ہو چکی تھی اور رضاء مولے حاصل ہو چکی تھی تو پھر گمراہی کے کیا معنی؟ اور ایک ساعت میں کیا لکھیں گے۔ جو گمراہی کو دور کرے گا۔ جو کچھ تیئیس سال کے عرصہ میں لکھا گیا ہے وہ گمراہی کو دور نہیں کر سکتا۔ اور جو ایک ساعت میں باوجود شدت درد کے لکھیں گے۔ وہ گمراہی کو دور کر دے گا۔ اس سبب سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جان لیا ہو گا کہ یہ کلام آپ بشریت کے لحاظ سے بلا قصد نکل گئی ہے اس بات کی تحقیق کرو از سر نو دریافت کرو۔ اسی اثناء میں مختلف باتیں شروع ہو گئیں حضرت پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ اٹھ جاؤ۔ اور مخالفت نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ کے حضور میں نزاع و جھگڑا اچھا نہیں پھر اس امر کی نسبت کوئی کلام نہ فرمایا۔ اور نہ دوات و کاغذ کو یاد کیا۔

القصہ احکام اجتہادیہ دوسرے کی رائے و اجتہاد کی تقلید کرنا خطاء ہے۔ اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنے ماں باپ اولاد ازواج کو آپ ﷺ پر فدا کر دیا تھا۔ کمال اعتقاد و

اخلاص کے باعث آپ کے لعاب مبارک کو زمین پر نہ گرنے دیتے تھے۔ اور فصد کے بعد آپ ﷺ کے خون مبارک کو کمال اخلاص سے پی جانے کا قصہ مشہور و معروف ہے۔ نیک ظن کرنا چاہیئے۔ عبارت کے مطلب کو دیکھنا چاہیئے۔ الفاظ خواہ کس قسم کے ہوں۔ سلامتی کا طریق یہی ہے

سوال☆ جب احکام اجتہادیہ میں خطا کا احتمال ہے تو ان تمام احکام شرعیہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کس طرح وثوق واعتبار کیا جائے۔

جواب☆ احکام اجتہادیہ ثانی الحال میں احکام منزلہ آسمانی کی طرح ہو گئے ہیں۔ کیونکہ انبیاء کو خطاء پر مقرر رکھنا جائز نہیں۔ پس احکام اجتہادیہ ہی مجتہدوں کے اجتہاد اور ان کی راہوں کے اختلاف کے ثابت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل ہوتا ہے۔ جو صواب کو خطا سے حق کو باطل سے جدا کر دیتا ہے۔ پس احکام اجتہادیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نزول وحی کے بعد صواب وخطا میں تمیز ہو چکی تھی۔ ان میں خطاء کا احتمال نہ رہ گیا تھا۔ تمام احکام قطعی ہیں ابتداء وانتہاء میں وحی قطعی سے ثابت ہوئے ہیں۔ مخطی احطا کرنے والا اور مُصیب (صواب کو پہنچنے والا) اپنے اپنے درجوں کے موافق ثواب پائیں گے۔

ہاں زمانہ نبوت ختم ہو جانے کے بعد احکام اجتہادیہ ظنی ہیں جو مفید عمل میں نہ مثبت اعتقاد کہ ان کا منکر کافر ہے لیکن جب ان پر مجتہدوں کا اجماع ہو جائے تو اس صورت میں وہ احکام مثبت اعتقاد بھی ہوں گے۔

ہم اس مکتوب کو ایک عمدہ خاتمہ پر ختم کرتے ہیں۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل ہیں۔

ابن عبداللہ المعروف بن عبدالبر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ (ترجمہ ☆ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔)

ترمذیؒ اور حاکمؒ نے نکالا ہے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے اسے صحیح کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا امر کیا ہے اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ آپ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا ان کے نام کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ان میں علی رضی اللہ عنہ ہے اس بات کو تین بار فرمایا۔ دوسرے ابوذر رضی اللہ عنہ اور تیسرے مقداد رضی اللہ عنہ اور چوتھے سلمان رضی اللہ عنہ۔ طبرانی اور حاکمؒ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکالا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا ہے علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

شیخین رضی اللہ عنہ نے براء رضی اللہ عنہ سے نکالا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کندھوں پر ہیں اور آپ فرما رہے ہیں یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ اور بخاریؒ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نکالا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممبر پر تھے اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے اور کبھی آپ ﷺ لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی اس کی طرف اور فرماتے یہ

میرا بیٹا سید سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دونوں گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

ترمذیؒ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکالا ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسنین کریمین شریفین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی ران پر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ واالہ وسلم فرمار ہے ہیں یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو ان کو دوست رکھ جو لوگ ان سے محبت رکھیں ان کو بھی دوست رکھ۔

ترمذی شریف۔ راوی انس رضی اللہ عنہ پوچھا گیا کہ اہلبیت رضی اللہ عنہم میں کون کون آپ کو زیادہ عزیز ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ

راوی مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرمایا فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا میرا جگر گوشہ ہے جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز فاطمہ رضی اللہ عنہا کو متردد کرے وہ مجھے بھی متردد کرتی ہے اور جس سے انہیں ایذا پہنچے مجھے بھی پہنچتی ہے۔

حاکمؒ راوی ابو ہریرہ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے اور تو میرے نزدیک زیادہ عزیز ہے۔

راوی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا ☆ لوگ حضرت صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ محبوبہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن اپنے تحائف وہدایا لے آتے تھے اور اس سبب سے آپ ﷺ کی رضامندی طلب کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن دو گروہ

تھیں ایک گروہ وہ جس میں عائشہ رضی اللہ عنہا حفصہ رضی اللہ عنہا، سودہ رضی اللہ عنہا تھیں اور دوسرے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور باقی ازواج رضی اللہ عنہن ام سلمہ رضی اللہ عنہا والے گروہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو وہ لوگوں کو کہہ دیں کہ جہاں میں ہوں وہیں تحائف لایا کریں۔ پس ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کردی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس بارے میں مجھے ایذا نہ دے کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کپڑے کے سوا اور کسی عورت کے کپڑے میں میرے پاس وحی نہیں آئی۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور خدمت اقدس میں بھیجا تا کہ وہ یہی بات کہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی کیا تو اس چیز کو دوست نہیں رکھتی جس کو میں دوست رکھتا ہوں۔ عرض کی کہ کیوں نہیں پھر فرمایا کہ اس کو یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکھ۔

راوی عائشہ رضی اللہ عنہا ☆ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی کہ جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی۔ حالانکہ میں نے اس کو دیکھا نہیں لیکن آپ ﷺ اس کا اکثر ذکر فرماتے تھے اور بسا اوقات بکری ذبح کر کے اس کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے۔ اور جب کبھی میں کہتی کیا خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی عورت دنیا میں نہیں ہوئی۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے کہ وہ تھی جیسی تھی اور اس سے میری اولاد تھی۔

فرمایا العباس منی وانا منہ ویلمی راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ☆

ابو سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب فرماتا ہے جن نے مجھے میری اولاد کے حق میں ایذا دی۔

حاکمؒ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔۔۔تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو میرے بعد میرے اہلبیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھلائی کرے۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے میرے اہلبیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ احسان کیا میں اس کو قیامت کے دن اس کا بدلہ دونگا۔

ابن عدی رضی اللہ عنہ۔ ویلمی رضی اللہ عنہ راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تم میں سے صراط پر وہ شخص زیادہ ثابت قدم ہوگا جس کو میرے اہلبیت رضی اللہ عنہم اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ زیادہ محبت ہوگی۔

رباعی

خدایا بحق بنی فاطمہ کہ برقول ایمان کنی خاتمہ

اگر دعوتم ردکنی ورقبول۔ من و دست و دامان آل رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین والملئکۃ المقربین وعلیٰ سائر عباد اللہ الصالحین اجمعین (آمین)

مکتوب شریف 24۔ دفتر سوم

اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی بزرگی

اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی بزرگی اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ ان کی مہربانی کے بیان میں۔ ملا محمد مراد کشمیؒ کی طرف صادر فرمایا۔

جو حضرت میر محمد نعمانؒ کے خادموں میں سے ہیں

نوٹ☆ مذکورہ عنوان پر صرف نئی بات لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

تفسیر سورۃ الفتح کی آخری آیت کریمہ **محمد رسول اللہ تا اجر اعظیما**

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی کمال مہربانی و محبت کے ساتھ جو ایک دوسرے کے ساتھ رکھتے تھے مدح فرمائی ہے۔ کیونکہ رحم کا جو رحماء کا واحد ہے۔ مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنے کمال مہربانی کے ہیں۔ چونکہ صفت مشبہ استمرار پر بھی دلالت کرتی ہے اس واسطے چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بھی اور آپ ﷺ کے رحلت فرما جانے کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے اور دوامی اور استمراری طور پر ہو اور جو کچھ ایک دوسرے کے حق میں مہربانی کے منافی ہو ان بزرگواروں سے ہمیشہ کیلئے مسلوب ہو ایک دوسرے کے ساتھ بغض و کینہ و حسد و عداوت کا احتمال بھی دائمی ان اکابرین سے دور ہو۔ (مسلوب۔ بمعنی سلب کیا گیا مٹایا گیا۔ نابود کیا گیا (فیروز اللغات اردو۔ جامع)

جب تمام اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اس پسندیدہ صفت سے متصف ہوں جیسے کہ کلمہ والذین سے جو عموم اور استغراق کے صیغوں میں سے ہے ظاہر ہوتا ہے تو ان اصحاب رضی اللہ عنہ کی نسبت کیا کہا جائے جن میں یہ صفت اتم و اکمل طور پر ہو گی اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں سے زیادہ رحم کرنے والا میری امت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں

فرمایا ہے کہ لَوْ کَانَ بَعْدِی نَبِی لَکَانَ عُمَرُ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا یعنی کمالات کے لوازم جو نبوت میں درکار ہیں سب حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں موجود ہیں لیکن چونکہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے اس لئے منصب نبوت کی دولت سے مشرف نہ ہوئے نبوت کے لوازم میں سے ایک خلق پہ کمال مہربانی اور شفقت ہے۔۔۔۔ تمام امتوں میں سے بہتر امت کے بہترین ہیں۔ جن کا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر تھا تمام مذہبوں کے منسوخ کرنے والے مذہب کے سابق ترین ہیں۔۔۔ اگر یہ لوگ ردی صفتوں سے موصوف ہوں تو پھر یہ لوگ کس طرح بہتر ہونگے۔ اور یہ امت کس وجہ سے خیر الامم ہوگی۔ آپ ﷺ کے فضل محبت کا کیا اثر ہوگا۔ وہ لوگ جو اس امت کے اولیاء کی محبت میں کچھ مدت رہتے ہیں وہ ان رذیلہ صفتوں (حسد۔ بغض۔ کینہ۔ عداوت) سے نجات پا جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جنہوں نے حضرت افضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اپنی عمریں صرف کی ہیں اور دین کی تائید اور مدد کے لئے اپنے مالوں اور جانوں کو خرچ کیا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کے حق میں اس قسم کی بری خصلتوں کا وہم کیا جائے۔ حالانکہ مقرر ہے کہ امت کا کوئی ولی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تعظیم نہ کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لایا۔۔ (جمل وصفین کی لڑائیوں والے) یہ بیان گذشتہ صحیفہ شریفہ نمبر 36 دفتر دوم میں نقل کیا ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

نص قرآنی کے بموجب اس امت میں سے بڑھ کر متقی اور اتقیٰ ہیں۔ کیونکہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دوسرے مفسرین کا اجماع ہے اس امر پر کہ یہ آیت کریمہ ارحم امتی با متی ابو بکر وسیجنبھا الاتقیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اتقیٰ سے مراد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس خیر الامم کا اتقیٰ فرماتا ہے تو پھر خیال کرنا چاہئے کہ اس کی تکفیر و تفسیق اور تقلیل یعنی اس کو کافر اور فاسق اور گمراہ کہنا کس قدر برا ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ نے اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے کیونکہ آیت کریمہ ان اکرم کم عند اللہ اتقاکم (زیادہ عزت والا وہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔) کے مطابق اس امت میں سے زیادہ بزرگ جس کی طرف خطاب کیا گیا ہے حق تعالیٰ کے نزدیک اس امت کا اتقیٰ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نص قرآنی کے بموجب اس امت کے اتقیٰ ہیں تو چاہئے کہ نص لاحق کے موافق اس امت کے بزرگ تر بھی وہی ہوں۔ (آگے امام شافعیؒ امام ذہبیؒ 80 محدثین راوی۔ (علامہ) عبدالرزاق شیعہ کا بیان ہے (جو اس حقیر نے گذشتہ مکتوب شریف میں نقل کیا ہے) اگر کسی کو گالی نکالنا خیریت اور عبادت ہوتی تو ابو جہل اور ابولہب کو گالی نکالنا جو قرآنی نصوص کی رو سے لعنت وطرو کے لائق ہیں اس امت کا ورد ہوتا۔ اور اس میں بہت سی نیکیاں حاصل ہوتیں۔ اور حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے اور اس قرن خیر القرون کے تمام چھوٹے بڑے اور مردوں اور عورتوں کے اتفاق سے حاصل ہو چکی ہے۔ اس واسطے علماء نے فرمایا ہے کہ جس قدر اتفاق اجماع حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت پر حاصل ہوا ہے حضرات خلفائے ثلاثہ میں سے کسی کی

خلافت پر اتنا حاصل نہ ہو سکا۔ اس وقت اصحاب رضی اللہ عنہ نے بڑی احتیاط سے توجہ کی۔ (اہم نکتہ) جاننا چاہیے اصحاب رضی اللہ عنہ قرآن و سنت کو پہنچانے والے ہیں قرآن مجید کے جامع حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فارق رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ اگر یہ مطعون اور ناانصاف ہوں تو پھر قرآن پر کیا اعتبار رہے گا۔ اور دین کس چیز پر قائم رہے گا۔ اس امر کی برائی کو اچھی طرح جاننا چاہیے۔ اصحاب رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سب عدول میں اور جو کچھ ان کی تبلیغ سے ہم کو پہنچا ہے۔ اصحاب رضی اللہ عنہ کی سنت سب سچ اور برحق ہے۔ آگے لڑائی جھگڑوں کے متعلق بیان عالی شان ہے۔

پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام کے اصحاب رضی اللہ عنہ ہیں ان میں بعض بدری ہیں (یعنی جنگ بدر والے) جو بخشے ہوئے ہیں۔ اور عذاب آخرت ان سے دور ہو چکا ہے۔ جیسے کہ صحیح حدیثوں میں آچکا ہے۔ (اللہ نے اہل بدر کے حال پر واقف ہو کر فرمایا کہ جو کچھ چاہو کہو میں نے تمہیں بخش دیا ہے)

وہ بھی ان میں شامل تھے جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے ہیں۔ جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ' اصحابہ' احبابہ' واتباعہ' واولادہ' ازواجہ' اہل بیتہ واولیاء امتہ وسلم واجمعین نے فرمایا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی دوزخی نہیں ہوگا۔ بلکہ علماء نے (علمائے حق) فرمایا ہے قرآن مجید سے مفہوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بہشتی ہیں آیت کریمہ کا آخری جزو۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۔ ترجمہ☆ لوگ جنہوں نے فتح سے اول مال خرچ کیا اور لڑائی کی ان لوگوں سے زیادہ درجے والے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد مال خرچ کیا اور لڑائی کی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے حسنیٰ (جنت) کا وعدہ دیا

ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے خبردار ہے) اس آیت میں حسنیٰ سے مراد جنت ہے۔ تمام اصحاب رضی اللہ عنہ سے ابتداء تا آخر جنت کا وعدہ ہے علماء نے فرمایا ہے انفاق اور قتال کی صفت تقید کے واسطے نہیں بلکہ مدح کے لئے ہے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم ان دو صفتوں سے موصوف تھے۔ جن کے باعث سب کے لئے بہشت کا وعدہ ہے۔ ملاحظہ کرنا چاہئے کہ اس قسم کے بزرگ لوگوں کو برائی سے یاد کرنا اور ان پر بدظن ہونا کس قدر انصاف ودیانت سے دور ہے۔

سوال ☆ عبادت کا خلاصہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد بعض اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اس طریق پر نہ رہے اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے منصب کو زبردستی چھین لیا۔ خلافت کی محبت وجاہ وریاست کی طلب کے باعث حق سے پھر گئے۔ انحراف کفر وگمراہی تک پہنچ چکا۔ پس قرآنی اور حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے وعدوں سے محروم ہو گئے۔ محبت کی تاثیر نہ رہی۔

جواب ☆ مختصر خلاصہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہ کے حق میں صحیح حدیثوں کی رو سے جنت کی بشارت آ چکی ہے۔ (نام لے لے کر) یہ احادیث متواتر ہیں کفر وگمراہی کا احتمال ان سے دور ہو چکا ہے۔

حضرت شیخین رضی اللہ عنہم اہل بدر سے بھی ہیں جو صحیح حدیثوں کی رو سے مطلق بخشے ہوئے ہیں۔ اور بیعت رضوان سے بھی مشرف ہیں۔۔۔۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو جنگ بدر میں حاضر نہ تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ یعنی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر بیمار تھیں۔ ان کی بیمار پرسی کیلئے ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں چھوڑ آئے تھے۔ اور فرمایا تھا جو اہل بدر کو فضیلت حاصل ہو گی

تم کو بھی وہی حاصل ہوگی۔اور بیعت رضوان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حاضر نہ ہونے کی وجہ سے یہ تھی کہ آنحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مکہ معظمہ والوں کے پاس بھیجا تھا۔اوران کی طرف سے خود بیعت فرمائی تھی۔قرآن مجید ان بزرگوں کی بزرگی کی شہادت دیتا ہے ان کے بلند درجوں کی خبر دیتا ہے جو شخص قرآن وسنت سے آنکھیں بند کر کے ضد وتعصب کرے وہ مبحث سے خارج ہے شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے بیت ترجمہ۔

جو مانتا ہی نہیں ہے حدیث اور قرآن ۔ جواب اس کا یہی ہے کہ دو نہ اس کو جواب

ہائے افسوس۔اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں کفر وگمراہی کا احتمال متصور تھا۔

تو اصحاب رضی اللہ عنہم باوجود اسقدر عادل اور کثیر تعداد میں ہونے کے ان کو خلیفہ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بناتے۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تکذیب میں اس خیر القرون زمانہ کے تینتیس ہزار اصحاب رضی اللہ عنہ کی تکذیب ہے۔اس بات کو ادنیٰ آدمی بھی پسند نہیں کرتا۔جب اس زمانہ کے تینتیس ہزار آدمی باطل پر جمع ہوں اور گمراہ اور گمراہ کنندہ کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین بنادیں تو اس زمانہ کی کون سی خیریت رہی ہو گی۔

آگے حدیث شریف۔ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذو هم غرضا من بعدی ۔۔۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی مدح میں قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔سورۃ الیل کی آخری دآیات خاص انہی کے فضائل میں بے شمار و بے حساب صحیح احادیث ان کے فضائل وکمالات میں۔گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی کتب میں ان کی بلکہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کے اوصاف کا ذکر۔سورۃ الفتح مثلهم فی التوارة مثلهم فی الانجیل

۔تمام امتوں میں سے بہتر امت کے سردار اور رئیس وہی ہیں (اب خدا ہی فیصلہ کرے جو اختلاف کرر ہے ہیں)

مکتوب شریف 54 دفتر اول

سرداری اور شرافت کے پناہ والے شیخ فریدؒ کی طرف لکھا ہے۔عنوانؒ ☆ بدعتی کی محبت سے بچنا لازم ہے بدعتی کی محبت کا ضرر کافر کی صحبت سے بڑھ کر ہے تمام بدعتی فرقوں میں سے بدتر بدعتی فرقہ شیعہ ہے۔مکتوب شریف دو صفحات پر ہے

صرف چند سطور:۔ آپ کا خلوت اور جلوت میں کون غمخوار ہے

ترجمہ☆

تمام رات نہ اس غم سے مجھ کو نیند آئی کہ سویا کس کی بغل میں تو رات بھر میری جان

تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ان کا نام کفار رکھتا ہے۔ **لیغیظ بھم الکفار** (سورۃ فتح آخری آیت کریمہ میں یہ ہے) قرآن اور شریعت کی تبلیغ اصحاب رضی اللہ عنہ ہی نے کی ہے۔اگر ان پر طعن لگائیں تو قرآن اور شریعت پر طعن آتا ہے۔قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہوں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے۔حق تعالیٰ ان زندیقوں کے ایسے برے اعتقاد سے بچائے مخالفت اور جھگڑے جو ہوئے ہیں نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں ان کے نفسوں کا تزکیہ ہو چکا تھا۔اور امارہ پن سے آزاد ہو گیا تھا۔ان کی خطا خطا اجتہادی ہے۔کم بخت یزید اصحاب رضی اللہ عنہ میں سے نہیں ہے۔اس کی بدبختی میں کس کو کلام ہے جو کام اس بدبخت نے کیا ہے کوئی کافر

فرنگ بھی نہیں کرتا اہلسنت و جماعت میں سے بعض علما نے اس کے لعنت کرنے پر جو توقف کیا ہے تو اس لئے نہیں کیا کہ وہ اس سے راضی ہیں بلکہ اس کی رجوع اور توبہ کے احتمال سے کیا ہے۔

کتب مخدوم جہانیاں قدس سرہ

آپ کو چاہئے کہ قطب زمان بندگی مخدوم جہانیاں قدس سرہ کی معتبر کتابیں کچھ کچھ ہر روز آپ کی مجلس میں پڑھی جایا کریں تا کہ معلوم ہو کہ انہوں نے اصحاب رضی اللہ عنہ کی کس طرح تعریف کی ہے اور کس ادب کے ساتھ یاد کیا ہے۔

مکتوب 57۔دفتر اول

سیادت مآب سید محمودؒ کے نام

صرف چند جملے لئے۔

عنوان☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ان للہ سبعین الف صحاب من نور و ظلمه ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کیلئے ستر ہزار پردے نور اور ظلمت کے ہیں

طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہے۔ دوسروں کی نہایت ان کی ابتدا ۔تاثیر صحبت۔ میں مندرج ہے۔ ان کا طریق بعینہٖ اصحاب کا طریق ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل وحشی رضی اللہ عنہ جو ایک ہی بار حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں حاضر ہوا تھا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے کئی درجہ افضل ہے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ☆

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہے یا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ گرد و غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا ہے۔ وہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کئی گنا بہتر ہے۔

معارف بلند اور حقائق ارجمند اس مکتوب شریف میں ہیں۔ الراقم کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔

مکتوب مبارک نمبر 59☆

عنوان بہت طویل ہے۔ (چند سطور ملاحظہ فرمائیے) آپ کا شریف اور لطیف محبت نامہ صادر ہو کر خوشی کا باعث ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ :-

فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کے اتباع کے بغیر نجات محال ہے۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔۔ امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگ بہت بے قرار ہو گئے پس ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص آسمان کے سایہ تلے نہ ملا۔ پس انہوں نے ان کو اپنا والی بنا لیا۔ اس بات پر یہ صریح دلالت ہے کہ تمام اصحاب رضی اللہ عنہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے میں متفق ہیں۔ یہ اجماع صدر اول میں ہوا۔ یہ قطعی ہے انکار کو دخل نہیں ہے۔

اہلبیت رضی اللہ عنہم

اہلبیت رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس پر سوار ہوا بچ گیا۔ جو پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔

اصحاب رضی اللہ عنہم کو ستاروں کی مانند فرمایا اور اہلبیت رضی اللہ عنہ کو کشتی نوح کی طرح۔ اشارہ ہے کشتی کے سوار کیلیے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تا کہ وہ ہلاک ہونے سے بچ جائے۔ بعض کا انکار کرنا سب کا انکار کرنا ہے۔

شرف صحبت میں سب صحابہ رضی اللہ عنہم مشترک ہیں۔ صحبت کی فضیلت تمام کمالات اور فضیلتوں سے بڑھ کر ہے۔ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جو تمام تابعین میں سے اچھے ہیں ایک ادنی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچے۔

مکتوب شریف 80۔ دفتر اول۔ بنام مرزا فتح اللہ خان حکیمؒ

عنوان☆ تہتر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کا فرقہ ہے۔۔۔۔

حدیث شریف☆ مفہوم تہتر فرقوں میں فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب رضی اللہ عنہ۔۔ آگے اصحاب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے مگر یہاں اسلوب جدا ہے۔۔۔۔۔۔

صحیفہ شریفہ 251۔ دفتر اول۔ مولانا محمد اشرفؒ کی طرف لکھا ہے۔

بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ سیدنا وسیدی امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی فرماتے ہیں۔ (گوش ہوش سے سنیں)

خصوصیات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حامل ہوئے اور ولایت مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے درجوں سے پہنچنے کے باوجود گذشتہ انبیاء کے درمیان ولایت کی طرف میں حضرت ابراھیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ اور

دعوت کی طرف میں جو مقام نبوت کے مناسب ہے حضرت علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔

حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ دونوں طرف میں حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ دونوں طرف میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ چونکہ حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اس لئے نبوت کی جانب سے ولایت کی طرف ان میں غالب ہے۔اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ بھی اس مناسبت کے باعث ولایت کی طرف غالب ہیں۔۔۔(آگے سمجھ سے بالاتر عبارت)

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ مراتب کے اختلاف کے موافق نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔۔۔ولایت محمدی کا بوجھ اٹھانے والے حضرت امیر رضی اللہ عنہ ہیں اور ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو ہر دو طرف کے بوجھ اٹھانے والے فرمایا ہے۔ ہوسکتا ہے اس اعتبار سے بھی ان کو ذوالنورین کہیں۔ آگے ملت ابراہیمی کا بیان۔ حضرت مہدی موعود رضی اللہ عنہ کا بھی نہایت بلند بیان ہے۔

ایک دن کسی شخص نے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نام بہشت کے دروازہ پر لکھا ہے۔ دل میں گزرا حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے لئے اس مقام کی کیا خصوصیات ہونگی۔ توجہ تام کے بعد ظاہر ہوا بہشت میں اس امت کا داخلہ ان دو بزرگواروں کی رائے و تجویز سے ہوگا۔ گویا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہشت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور لوگوں کے داخل ہونے کی تجویز فرماتے ہیں اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جاتے ہیں۔ اور ایسا مشہود ہوتا ہے کہ

بہشت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نور سے بھرا ہے۔

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما تمام اصحاب رضی اللہ عنہم میں علیحدہ شان اور درجہ رکھتے ہیں کسی کے ساتھ مشارکت نہیں رکھتے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گویا ہم خانہ ہیں اگر فرق ہے تو صرف علو وسفل (بلندی پستی) کا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طفیل اس دولت سے مشرف ہیں۔ تمام اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ ہم شہر ہونے کی نسبت رکھتے ہیں۔ پھر اولیائے امت کا وہاں کیا دخل ہے۔

یہ دونوں بزرگ انبیاء کے فضائل کے ساتھ موصوف ہیں۔

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ماتم پرستی کے دنوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کہا (آج نو حصے علم فوت ہو گیا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی کے برابر ہیں

(حدیث شریف) حضرات شیخین رضی اللہ عنہما موت کے بعد بھی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ اور ان کا حشر بھی لکھا ہوگا۔

نوٹ ☆ بعض مقامات پر حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے۔

(قابل توجہ الفاظ مبارک اور نفس مضمون)

یہ قلیل البضاعت یعنی بے سروسامان (مجدد الف ثانیؒ) انکے کمالات کیا بیان کرے اور ان کے فضائل کیا ظاہر کرے۔ ذرے کی کیا طاقت کہ آسمان کی نسبت گفتگو

کرے قطرے کی کیا مجال بحر عمان کی بات زبان پر لائے۔

حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کسی کو ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

ابوداوؑد کی روایت ☆ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب امت میں سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ۔ جنہوں نے کہا ہے ولایت نبوت سے افضل ہے وہ ارباب سکر اور اولیائے غیر مرجوع میں سے ہیں فقیر (مجدد الف ثانیؒ) کے نزدیک یہ محققانہ ہے کہ نبوت ولایت سے افضل ہے جس نے اس کے خلاف کہا وہ جاہل ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ نسبت بڑھ کر ہوگی۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ مسعود ولایت کی اکملیت کے لئے مقرر ہیں ان کو یہی نسبت حاصل ہوگی۔

حضرت امیر رضی اللہ عنہ چونکہ ولایت محمد علیٰ صاحبہا الصلواۃ والسلام کا بوجھ اٹھانے والے ہیں اس لئے اقطاب وابدال واوتاد (جو اولیائے عزلت میں سے ہیں اور کمالات ولایت کی جانب ان میں غالب ہے) کے مقام کی تربیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امداد واعانت کے سپرد ہے۔

قطب الاقطاب (قطب مدار) کا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قدم کے نیچے ہے۔ قطب مدار انہی کے حمایت ورعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام کرتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امامین رضی اللہ عنہما بھی اس مقام میں حضرت امیر رضی اللہ

عنہ کے ساتھ شریک ہیں۔

فضائل اصحاب رضی اللہ عنہم

تمام اصحاب رضی اللہ عنہ بزرگ ہیں اور سب کو بزرگی سے یاد کرنا چاہیے۔ خطیبؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب رضی اللہ عنہم کو پسند فرمایا اور ان میں سے بعض کو میرے لئے رشتہ دار اور مددگار پسند کیا۔ پس جس نے ان کے حق میں مجھے محفوظ رکھا اس کو اللہ نے محفوظ رکھا اور جس نے ان کے حق میں ایذا دی اس کو اللہ نے ایذا دی۔

امام طبرانیؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس نے میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

ابن عدی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ میری امت میں سے برے وہ لوگ ہیں جو میرے اصحاب رضی اللہ عنہم پر دلیر ہیں) (لڑائی جھگڑے۔ ہواؤ تعصب سے دور۔ اجتہاد)۔ حق امیر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔ خطائے اجتہادی ملامت سے دور ہے۔ جمل وصفین کے واقعات اجتہاد سے ہیں (شارح مواقف) شیخ ابوشکور سلمیؒ۔ معاویہ رضی اللہ عنہ مع اصحاب رضی اللہ عنہم خطائے اجتہادی پر تھے۔

شیخ ابن حجرؒ نے صواعق میں کہا ہے۔ جھگڑے از روئے اجتہاد ہوئے۔ اہلسنت و جماعت اور قوم کی کتب خطائے اجتہادی سے بھری پڑی ہیں جیسا کہ امام غزالیؒ قاضی ابوبکرؒ وغیرہ نے تصریح کی ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف لڑائی کرنے والوں کے حق میں فسق وضلال کا گمان جائز نہیں ہے۔ (الراقم عرض کرتا ہے تسلی،

نہ ہوتو شاہ ولی اللہؒ علامہ سیوطیؒ قاضی عیاضؒ شاہ عبدالعزیزؒ تمام علمائے دیوبند و بریلوی کی کتب بھی دیکھ لیں۔مذکورہ بیان ہی ملے گا۔)

قاضی عیاضؒ ☆ شفا شریف میں بیان کرتے ہیں۔امام مالکؒ نے کہا ہے جس نے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور کہا وہ کفر اور گمراہی پر تھے وہ واجب القتل ہے۔۔۔۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور بہت سے اصحاب رضی اللہ عنہم انہی میں سے تھے۔طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ جمل کی لڑائی میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے خروج سے پہلے تیرہ ہزار مقتولوں کے ساتھ شہید اور قتل ہوئے۔

بعض فقہا کی عبارتوں میں جور کا لفظ معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں واقع ہوا ہے۔اس جور سے مراد یہ ہے کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں وہ خلافت کا حقدار نہ تھا۔نہ کہ وہ جور جس کا انجام فسق وضلالت ہے۔صواعق میں ہے وہ امام عادل تھا (اللہ اور مسلمانوں کے حقوق میں) حضرت مولانا جامیؒ نے جو خطائے منکر کہا ہے اس نے زیادتی کی ہے۔اگر یہ بات یزید کے حق میں کہتے تو جائز تھا۔۔۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی ہے۔(معتبر اور ثقات کی سندات) اللھم علمہ والکتاب والحساب رتہ العذاب۔یا اللہ تو اس کو کتاب اور حساب سکھا اور عذاب سے بچا

دوسری جگہ فرمایا اللھم اجعلہ ھادیا و متھدیا یا اللہ تو اس کو ہادی اور مہدی بنا۔

آپ ﷺ کی دعا بلاشبہ قبول ہے۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات مولانا جامیؒ سے سہو ونسیان کے طور پر سرزد ہوئی ہے نیز مولاناؒ نے اپنی ابیات میں نام کی تصریح نہ کر کے کہا ہے کہ وہ صحابی اور ہے اور یہ عبارت بھی ناخوشی سے خبر دیتی ہے۔ اور جو بعض نے امام شعبیؒ سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی مذمت میں نقل کیا ہے۔ اس کی برائی کو فسق سے برتر کہا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اگر اسے درست بھی مان لیا جائے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ جو ان کے شاگردوں میں سے ہیں اس نقل کے زیادہ مستحق تھے۔ امام مالکؒ نے جو تابعین میں سے ہیں اور اس کے ہم عصر اور علمائے مدینہ میں زیادہ عالم ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کو قتل کا حکم دیا ہے۔

اے بھائی! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تنہا اس معاملہ میں نہیں۔ کم و بیش آدھے اصحاب رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ شریک ہیں۔ ان کو برا کہنے سے نصف دین سے اعتماد دور ہو جاتا ہے۔ جو ان کی تبلیغ سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس بات کو سوائے اس زندیق کے جس کا مقصد دین کی بربادی ہے کوئی پسند نہیں کرتا۔

فتنہ کا منشا

فتنہ کے برپا ہونے کا منشاء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل اور ان کے قاتلوں سے ان کا قصاص طلب کرنا ہے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ جو اول مدینہ شریف سے باہر نکلے تھے تاخیر قصاص کے باعث نکلے۔ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس امر میں ان کے ساتھ موافقت کی جمل میں تیرہ ہزار آدمی قتل ہوئے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ قتل ہوئے۔ اس کے بعد حضرت معاویہ

رضی اللہ عنہ نے شام سے آ کر ان کے ساتھ شریک ہو کر جنگ صفین کیا۔

امام غزالیؒ نے تصریح کی ہے۔ وہ جھگڑا امر خلافت پر نہیں ہوا بلکہ قصاص کے پورا کرنے کیلئے حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدا میں ہوا ہے۔ شیخ ابن حجرؒ نے بھی اس بات کو اہل سنت کے معتقدات سے کہا ہے۔

شیخ ابو بکر سلمیؒ بزرگ حنفی ہیں۔

بہر حال تقدیر اجتہاد اپنے محل میں واقع ہوا ہے۔ اگر خطا پر ہے تو ایک درجہ اور حق والے کے لئے دو درجے بلکہ دس درجے۔

لڑائی جھگڑے

اے برادر! ☆ بہتر طریق یہ ہے کہ ان لڑائی جھگڑوں میں خاموش رہیں۔

حدیث ☆ میرے اصحاب کے درمیان جو جھگڑے ہوئے ہیں ان سے اپنے آپ کو بچاؤ (اِیَّاکُمْ وَ مَاشَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ) نیز فرمایا (اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذو ھم غرضاً) امام شافعیؒ نے فرمایا۔ عمر بن عبد العزیزؒ نے بھی۔۔۔ ہم اپنی زبانوں کو ان سے پاک رکھتے ہیں اللہ نے اس خون سے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا۔

اس کا مطلب ہے ان کی خطا (اجتہادی) کو بھی زبان پہ نہ لانا چاہئے۔ ذکر خیر کے سوا اور کچھ بیان نہ کرنا چاہئے۔

یزید ☆ بد بخت فاسقوں کے زمرے میں سے ہے اس کی لعنت میں توقف کرنا اہلسنت کے مقرر اصل کے باعث ہے کیونکہ انہوں نے معین شخص کے لئے اگرچہ کافر ہو لعنت جائز نہیں کی مگر جب یقیناً معلوم کریں کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوا ہے جیسا کہ ابو

لہب وزخی اوراس کی عورت۔۔۔۔۔

کن لوگوں پر لعنت؟

حدیث شریف ☆ جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے پس جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہ کرے گا۔

مکتوب شریف 266۔38 صفحات پر

عنوانات ☆ عقاید کلامیہ از اہلسنت و جماعت۔ اہل فلسفہ کے رد کرنے میں۔ فقہی احکام کے بارے میں طریقہ نقشبندیہ کے کمالات۔ سماع و سرود پر۔ اپنے پیرزادوں۔ خواجہ عبداللہؒ۔ خواجہ عبیداللہؒ کی خدمت میں صادر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرِ وَلَا تُعَسِّرُ وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ (اے رب آسان کر اور مشکل نہ کر اور خیریت سے تمام کر) (بحرمت رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ الراقم)

یہ نکما ناکارہ تھک چکا ہے کیونکہ مکتوبات شریف کی تلخیص کے اوراق دوبارہ لکھنے پڑے اور ہر عنوان سے متعلقہ مواد الگ الگ کر کے (ہر عنوان ایک ایک جگہ) اکٹھا کیا۔ معلوم نہیں زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ تمنا ہے ذکر خیر 1 تا 5 مکمل ہو جائے اب نظر ثانی' ترتیب وغیرہ کا مرحلہ ہے۔ اشاعت کا کام تو بعد میں سہی۔۔۔۔ اس لئے بوجہ کمزوری اور نامساعد حالات کے اس مکتوب شریف سے شاید صرف چند جملے مبارک نقل کر سکے:-

عبدالخالق تو کلی ہیچمدان۔

عقائد کی کافی تفصیل ہے۔ افلاطون حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا۔

گنہگار کچھ نہ لکھ سکا۔ اسی طرح مکتوب 267 تا 287 سے بھی اب کچھ نہ لیا۔

مکتوب شریف 266 میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں چند ارشادات عالیہ

عقاید اہلسنت و جماعت کا تفصیلی ذکر فرمانے کے بعد نمبر 21 عقیدہ میں قبلہ عالم حضرت امام ربانی علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں۔

افضلیت کی ترتیب خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کے درمیان خلافت کی ترتیب کے موافق ہے۔ لیکن شیخین رضی اللہ عنھم کی افضلیت صحابہ رضی اللہ عنہ اور تابعین رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے ائمہؒ کی ایک جماعت نے جن میں ایک امام شافعیؒ ہیں اس بات کو نقل کیا ہے۔ شیخ امام ابوالحسن اشعریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت باقی امت پر قطعی ہے۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ان کی خلافت ومملکت کے زمانہ مین اور آپ کے تابعداروں میں سے ایک جم غفیر کے درمیان یہ بات بطریق تواتر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام امت میں سے افضل ہیں پھر فرماتے ہیں کہ اس بات کو حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اسی (80) سے کچھ زیادہ آدمیوں (محدثین) نے روایت کیا ہے۔۔۔

امام بخاریؒ نے ان سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

سب لوگوں میں بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر ایک اور شخص۔ پس ان کے بیٹے محمد بن حنیفہؒ نے کہا کہ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرمایا میں تو ایک مسلمان شخص ہوں۔

امام ذہبیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح کہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ مجھے ان دونوں پر فضیلت دیتے ہیں اور جس کو میں پاؤں گا کہ مجھے ان پر فضیلت دیتا ہے وہ مفتری ہے۔ اور اس کی سزا بھی وہی ہوگی جو مفتری کی ہوتی ہے۔

امام دار قطنیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس کو میں دیکھوں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہے تو میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جو مفتری (تہمت لگانے والے) کی سزا ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان کے سوا اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے متواتر آئی ہیں۔۔ حتی کہ عبدالرزاق جو اکابر شیعہ میں سے ہے کہتا ہے میں شیخین رضی اللہ عنہما کو اسلئے فضیلت دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ان کو اپنے اوپر فضیلت دی ہے۔ بحوالہ صواعق

اکثر اہلسنت اور ائمہ اربعہ مجتہدینؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد افضل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ان کو میرے بعد نشانہ نہ بناؤ جس نے ان کو دوست رکھا اس نے گویا میری محبت کے باعث ان کو دوست رکھا اور جس نے ان سے بغض کیا اس

نے گویا میرے ہی سے بغض کے باعث ان سے بغض رکھا۔ اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے گویا مجھے ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی وہ اس کا مواخذہ کریگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ترجمہ (وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے)

افضلیت کی وجہ فضائل ومناقب کے سوا کچھ اور ہے اور اس افضلیت پر اطلاع پانا دولت وحی کے مشاہدہ کرنے والوں کو میسر ہے۔ صحابہ اور تابعین نے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا حکم کیا ہے۔

جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے پر فضیلت دینا فضول سمجھے وہ بوالفضول اور احمق ہے۔ وہ کیسا عجب بوالفضول ہے جو اہل حق (صحابہ تابعین) کے اجماع کو فضول جانتا ہے۔ شارح عقاید نسفی (مولانا سعد الدین) نے غلط لکھا ہے صاحب فتوحات مکیہ نے بھی غلط لکھا کہ خلافت کی ترتیب کا سبب ان کی عمروں کی مدت ہے۔ اسی طرح مولانا سعد الدین نے فضیلت کا سبب فقط فضائل غلط لکھا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہ کے دوران لڑائی جھگڑے واقع ہوئے ہیں ان کی نیک توجیہ پر محمول کرنا چاہئے اور ہوا و تعصب سے دور سمجھنا چاہئے۔

تفتانی نے محبت علی کرم اللہ وجہ میں افراط کے باوجود فرمایا (لڑائی جھگڑے خلافت کے بارے میں نہ تھے بلکہ اجتہاد میں خطا کے سبب تھے) حاشیہ خیالی میں ہے معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کے لشکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرکشی کی باوجود کہ وہ مانتے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ اہل زمانہ سے افضل ہیں اور حضرت علی

رضی اللہ عنہ امامت کے زیادہ مستحق ہیں معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ از روئے شبہ کے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص ترک کرتے ہیں۔

حاشیہ قرہ کمال میں ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی حالانکہ نہ ہی وہ کافر ہیں اور نہ ہی فاسق۔ کیونکہ ان کیلئے تا دیل ہے) اور شک نہیں کہ خطائے اجتہادی ملامت سے دور ہے۔ اور طعن و تشنیع سے مرفوع ہے۔ حضرت امام ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروقی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے فرماتے ہیں (ان کا فرمان بلاشبہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے) حضرت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلواۃ والسلام التحیات کی صحبت کے حقوق کو مدنظر رکھ کر تمام اصحاب کرام رضی اللہ عنھم کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے۔ اور پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کی دوستی کے باعث ان کو دوست رکھنا چاہئے۔

اصحاب رضی اللہ عنہم سے محبت کیلئے ہم مامور ہیں۔ اور ان کے بغض وایذا سے ممنوع ہیں اس لئے ہم حضرت پیغمبر علیہ وعلیھم الصلوات والتسلیمات کی دوستی کے باعث سب کو دوست رکھتے ہیں۔۔۔۔ لیکن محق کو مُحِقّ اور مُخطی کو مُخطِی کہتے ہیں (محق بمعنی حق دار، یقینی جاننے والا بمطابق فیروز اللغات، مخطی بمعنی جس سے بے ارادہ خطا ہو جائے بمطابق فیروز اللغات) یعنی حضرت امیر رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ان کے مخالف خطا پر۔ اس سے زیادہ کہنا فضول ہے۔

(نوٹ ☆ مکتوبات شریف میں ہر مقام پر حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں)

مکتوب شریف 96۔ دفتر دوم

خواجہ ابوالحسن بدخشی کشمیؒ کی طرف صادر فرمایا ہے

عنوان ☆ اس مضمون کے حل میں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں کاغذ طلب کیا تا کہ کچھ لکھیں۔ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے مع چند اصحاب رضی اللہ عنہم کے اس سے منع کیا۔ (الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ)

سوال (مختصر) ☆ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلواۃ والسلام نے مرض موت میں کاغذ طلب فرمایا اور فرمایا ایتونی بقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلو بعدی (کاغذ لاؤ کہ میں کچھ لکھوں تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو) حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور چند اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے منع کیا اور کہا کہ حسبنا کتاب اللہ۔ اور کہا الھجر اِسْتَفْهِمُوهُ (کیا غشی سے ایسی کلام فرماتے ہیں اچھی طرح پوچھو) حالانکہ رسالت خاتمیت علیہ الصلواۃ والسلام جو کچھ فرمایا کرتے تھے وحی سے فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھوا الا وحی یوحیٰ (آپ خواہش سے کلام نہیں کرتے بلکہ جو کچھ بولتے ہیں وحی سے بولتے ہیں) اور وحی کا رد منع کرنا کفر ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون (وہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہیں کرتے وہ کافر ہیں)

نیز پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام پر ہجر ہذیان کی تجویز کرنے سے تمام احکام شرعیہ کا اعتماد دور ہو جاتا ہے۔ اور یہ کفر والحاط زندقہ ہے۔ اس شبہ قویہ کا حل کیا ہے؟

جواب ☆ خدا آپ کو سعادت مند کرے اور سیدھے راستے کی ہدایت دے آپ کو واضح

ہو۔ یہ شبہ جو اس قسم کے اور شبہے جو بعض حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنھم اور باقی تمام اصحاب کرام رضی اللہ عنھم پر وارد کرتے ہیں۔ اور ان سے ان کو رد کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ اگر حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی صحبت کے مشرف کو قبول فرمائیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے نفس حضرت خیر البشر علیہ الصلواۃ والسلام کی صحبت میں ہوا و ہوس سے پاک و صاف ہو چکے تھے۔ ان کے سینوں سے عداوت و کینہ نکل چکا تھا۔ انہوں نے کلمہ اسلام کو بلند کرنے اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور دین متین کی تائید کے لئے رات دن اور ظاہر و باطن میں اپنی طاقتوں اور مالوں کو خرچ کیا ہے۔ اور اپنے خویش وقبیلہ اور اولاد و ازواج اور وطن و گھر بار کھیتی کیاری باغ و بہار وغیرہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں چھوڑ دیا تھا اور اپنی جان و مال اور اولاد کی محبت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبت کو ترجیح دی تھی۔۔۔ ان بزرگوں نے وحی اور فرشتہ کا مشاہدہ کیا تھا۔ معجزات و خوارق کو دیکھا تھا۔ ان کا غیب شہادت سے اور ان کا علم عین سے بدل چکا تھا۔ اللہ فرماتا ہے رضی اللہ عنھم ورضوعنہ ذالك مثلهم فی التوراة مثلهم فی الانجیل

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم جو تمام اصحاب رضی اللہ عنہم سے افضل و اعلیٰ ہیں۔۔ یہی وہ فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے یـایها النبی حسبك الله ومن اتبَعَكَ مِنَ الْمُومِنِین (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا ہے کہ اس آیت کریمہ کا شان نزول حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام ہے۔ (یہ شبہ کتاب وسنت کے مقابلہ میں مردود ہے) اس غلط فہمی کے بیان کو چند مقدموں پر مبنی۔۔۔ لکھا جاتا ہے۔

مقدمہ اول ☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اقوال و گفتار وحی ۔۔۔ کے

مطابق نہ تھے۔۔۔اگر تمام اقوال و گفتار وحی کے موافق ہوتے۔۔تو بعض اقوال پر حق تعالیٰ کی طرف سے اعتراض وارد نہ ہوتا۔ عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (اللہ نے تجھ سے صاف کہا۔ تو نے ان کو کیوں اذن دیا)

مقدمہ دوم☆ آیت کریمہ فاعتبروا یا اولی الابصار (اے داناؤ عبرت پکڑو) اور وشاورھم فی الامر کی بموجب اصحاب رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ کے ساتھ گفتگو کی گنجائش اور ردوبدل کی مجال تھی۔

جنگ بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بارہ میں اختلاف واقع ہوا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کا حکم دیا تھا۔ اور وحی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کے موافق آئی اور فدیہ لینے پر وعید نازل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ اگر عذاب نازل ہوتا تو عمر و مسعود بن معاذ رضی اللہ عنہما کے بغیر کوئی نجات نہ پاتا)

مقدمہ سوم☆ یہ کہ سہو و نسیان پیغمبر پر جائز بلکہ واقع ہے۔ حدیث ذی الیدین رضی اللہ عنہ میں آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام دیدی۔ ذی الیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ نے نماز کو قصر کیا ہے؟ یا آپ بھول گئے۔ ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی صداقت ثابت ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھ کر دو رکعت اور ادا کیں اور سجدہ سہو ادا کیا۔ جب صحت و فراغت کی حالت میں سہو و نسیان جائز ہے (بمقتضائے بشریت) تو مرض موت میں درد غلبہ کے وقت بمقتضائے بشری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے قصد و بے اختیار کلام کا صادر ہونا کیونکر جائز نہ ہوگا۔ اور احکام شرعیہ سے کیوں اعتماد رفع ہوگا۔۔۔پس

ثابت ہوا نفس سہو ونسیان اعتماد کے رفع ہونے کا موجب نہیں ہے۔

مقدمہ چہارم ☆ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بلکہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے لئے کتاب وسنت میں جنت کی خوشخبری ہے۔ تمام راوی ثقہ۔ تواتر تک احادیث ہیں۔ انکار کرنا جہالت ہے یا بغض وعناد۔ ان میں صحیح احادیث کے راوی اہلسنت ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم سے احادیث اخذ کی ہیں۔ بشارت کیلئے قرآن مجید کافی ہے۔ (بے شمار آیات۔۔۔۔) تمام اہل تفسیر کہتے ہیں ان آیات میں یہ حضرات رضی اللہ عنہ مراد ہیں) امام محی السنہ نے معالم تنزیل میں جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔۔۔ درخت کے نیچے بیعت کی ہے ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ بیعت رضوان۔

مقدمہ پنجم ☆ کاغذ کے لانے میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا توقف کرنا ردو انکار کے باعث نہ تھا پناہ بخدا۔ ایسے پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام کے وزیروں اور ہم نشینوں سے جو خلق عظیم کے ساتھ متصف ہیں اس قسم کی بے ادبی کس طرح ہو سکتی ہے۔ ۔۔۔ادنیٰ صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی نہیں۔۔۔۔ بدظنی نہ کریں۔۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مطلب استفہام اور استفسار یعنی استفھموہ سے یہ تھا کہ اگر آپ کوشش اور اہتمام کے ساتھ کاغذ طلب فرمائیں تو لایا جائے۔۔۔ ورنہ ایسے نازک وقت میں آپ ﷺ کو تکلیف نہ دینی چاہئے۔ وقت یادری نہیں کرتا۔ اگر امر وحی سے طلب فرمایا ہے تو تاکید سے طلب فرمائیں گے۔ وحی کی تبلیغ نبی پر واجب ہے۔ پایہ اجتہاد آپ کے رحلت فرمانے کے بعد بھی باقی ہے۔

(۱) ''کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو۔۔۔'' ملائکہ کرام نے حضرت آدم

علیہ السلام کی خلافت کی وجہ دریافت کرنے کیلئے عرض کیا حضرت ذکریا علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری کے وقت عرض کیا میرے ہاں کس طرح؟ حضرت مریم علیہا السلام نے کہا۔۔۔۔میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا؟ اگر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی استفسار و استفہام کے لئے کاغذ کے لانے میں توقف کیا ہو تو کیا مضائقہ ہے کیا شور و شر ہے؟

مقدمہ ششم ☆ (اختصار سے) شرف صحبت کے حاصل ہونے کے باعث اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن ضروری ہے۔۔۔۔تمام زمانوں سے بہتر زمانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تھا۔ اصحاب رضی اللہ عنہم تمام نبی آدم سے بہتر تھے یہ باطل عمل پر اجماع نہ کریں گے۔ کافروں اور فاسقوں کو آپ ﷺ کا جانشین نہ بنائیں گے۔ خیر الامم۔ خیر الامم میں بہتر اصحاب رضی اللہ عنہم۔

اگر کاغذ لانے سے منع کرنا کفر کا باعث ہوتا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو نص قرآنی کے ساتھ بہترین امت میں سے زیادہ متقی ثابت ہو چکے ہیں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت تخصیص و تصریح نہ کرتے۔ مہاجرین رضی اللہ عنہم و انصار رضی اللہ عنہم۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کرتے۔۔۔(یہ بدظنی تو مولےٰ جل شانہ تک چلی جائیگی۔۔۔۔)

حدیث مبارک:۔"(جس نے اصحاب رضی اللہ عنہم کی عزت نہ کی اس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق نہ کی۔ جس نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے محبت کی۔ اس نے گویا میری محبت کی بدولت ان سے محبت کی۔ اور جس نے بغض رکھا اسنے گویا میرے بغض کے باعث۔۔۔۔)" اب شبہات کا جواب حاصل ہو گیا۔

ہائے افسوس ان لوگوں پر۔ جو گالیاں نکالیں۔ طعن لگائیں۔ حالانکہ فاسق و فاجر کو گالی نکالنا اور طعن لگانا شرع میں عبادت و کرامت و فضیلت اور نجات کا وسیلہ نہیں ہے۔ ورنہ ابوجہل۔ ابولھب۔۔۔۔۔ (کونت گالی دی جاتی۔ راقم)

قرآن مجید میں اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان۔۔۔۔ سورۃ الفتح کی آخری آیت کریمہ۔۔۔۔ (یہ کہنا) کتنی بڑی گستاخی اور جرات ہے کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوں اور خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے دشمن ہوں۔۔۔ آگے حضرت امیر رضی اللہ عنہ اور امام شافعیؒ اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے اقوال متعلقہ لڑائی جھگڑے منقول ہیں جو کہ الراقم نے دیگر مکتوبات شریف میں لکھے ہیں۔ والصلواۃ والسلام علیٰ سید الانام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام الیٰ یوم القیام۔

صحیفہ شریفہ 80۔ دفتر اول

73 فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کا فرقہ ہے اور بدعتی فرقوں کی برائی اور اس کے مناسب بیان میں مرزا فتح اللہ خاں حکیم کی طرف تحریر فرمایا ہے۔

(اللہ تعالیٰ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ پر استقامت بخشے۔

؎ کار اینست غیر ایں ہمہ ہیچ

تہتر فرقوں میں سے ہر ایک شریعت کی تابعداری کا مدعی ہے۔ اور اپنی نجات کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن وہ دلیل جو پیغمبر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے ان متعدد فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجیہ کی تمیز کے لئے بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے

الـذین ھم علی ماانا علیہ و اصحابی یعنی وہ فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جواس طریق پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب رضی اللہ عنھم ہیں۔۔۔۔۔ میرا طریق بعینہ اصحاب رضی اللہ عنہ کا طریق ہے۔ اور نجات کا راستہ صرف ان کے طریق کی اتباع سے وابستہ ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ ۔۔

جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے خلاف تصور کیا ہے حق تعالیٰ نے ان کے حال کی خبر دی ہے۔ اوران پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

یریدون ان یغرقوا بین اللہ و رسولہ ۔۔۔ اولئك ھم الکافرون حقاً

ترجمہ ☆ ''ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے درمیان فرق ڈالیں اور کہتے ہیں بعض کے ساتھ ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض سے ہم انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں اس کے درمیان رستہ اختیار کرلیں۔ یہی لوگ پکے کافر ہیں''۔

پس مذکورہ بالا صورت میں اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریق اور تابعداری کے برخلاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کا دعویٰ کرنا باطل اور جھوٹا ہے بلکہ حقیقت میں وہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین نافرمانی ہے۔ پس اس مخالف طریق میں نجات کی کیا مجال ہے۔ ترجمہ ☆ اور گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اوپر کسی چیز کے ہیں خبردار ہو تحقیق وہی ہیں وہ جھوٹے ''(ویحتسبون انھم علی شی الا انھم ھم الکاذبون ان کے حال کے موافق ہے''۔

۔۔۔شیعہ۔ خارجیہ۔ معتزلہ۔ خود مذہب نیا رکھتے ہیں۔ ان کا رئیس اصل بن عطاء امام

اور تقیہ کے احتمال کو حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دخل دینا بھی بے وقوفی ہے۔۔۔۔۔۔حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ باوجود کمال معرفت اور شجاعت کے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنھم کے بغض کو تیس سال تک پوشیدہ رکھیں اور ان کے برخلاف کچھ ظاہر نہ کریں۔اور منافقانہ محبت ان کے ساتھ رکھیں حالانکہ کسی ادنیٰ مسلمان سے اس قسم کا نفاق مقصود نہیں ہوسکتا۔

اگر بفرض محال تقیہ کو جائز سمجھیں تو وہ تعظیم وتوقیر جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی کرتے تھے اور ابتدا تا انتہا ان کو بزرگ جانتے رہے اس کا کیا جواب دیں گے۔وہاں تقیہ کی گنجائش نہیں۔حق امر کی تبلیغ پیغمبر پر واجب ہے۔

پارہ 6 ع 14 آیت یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته واللّٰه یعصمك من الناس ۔۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان کی تعظیم کرنا خطا اور زوال سے محفوظ تھا۔

تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کی متابعت دین کے اصول میں لازم ہے۔شریعت کے پہنچانے والے سب اصحاب رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔۔۔ان کا انکار فی الحقیقت قرآن کا انکار ہے۔

عاقل ہرگز قرار نہیں دیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے روز امر باطل پر جمع ہوں۔

رحلت کے دن 33 ہزار اصحاب رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔رضا و رغبت سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔اتنے اصحاب رضی اللہ عنہم کا گمراہی پر جمع ہونا محال ہے۔

حدیث شریف ☆ میری امت کبھی گمراہ نہ ہوگی۔

جو توقف حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا وہ اس واسطے تھا کہ مشورہ میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو بلایا نہ گیا۔ نہ بلانا بھی مصلحت پر مبنی تھا۔ مثل اس کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے موجود ہونے سے مصیبت کے صدمہ اول کے وقت تسلی ہو۔

امام شافعیؒ کا ارشاد ہے۔ یہ خون ایسے ہیں جن سے ہمارے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک رکھا۔ پس ہم اپنی زبانوں کو ان سے پاک رکھتے ہیں۔

نیز امام شافعیؒ کا ارشاد ☆ آپ ﷺ کے بعد لوگ ناچار ہو گئے۔ انہوں نے آسمان کے تلے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہ پایا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی گردنوں کا والی بنا لیا۔۔۔۔ والسلام والکرام

باب چہارم

متفرقات

عنوانات:-

دین اسلام۔۔۔ عقیدہ کی درستی کی اہمیت۔۔۔ کفار کی خواری اہل اسلام کی ترقی علمائے بد۔ علماء حق۔ شریعت کی ترقی۔ کلمہ طیبہ کی بے حد اہمیت۔ قرآن مجید۔ سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو صاحب رائے مت کہو۔۔۔؟ کلمہ طیبہ کے کمال فضائل

---۔سجان اللہ وبحمدہ۔ تسبیح وتحمید وتکبیر۔۔استغفار۔کلمہ تمجید

عقاید۔۔۔۔احکام فقہ کا سیکھنا۔۔۔وضو۔۔نماز کی ادائیگی۔؟ وسیلہ نماز کی

تاکید۔فضائل۔۔الف ثانی۔رمضان المبارک۔اشارہ سبابہ

مکتوب شریف 193۔شیخ فریدؒ☆

کی طرف نامہ مبارک

ارسال فرمایا (عنوان)۔عقاید کی درستی، احکام فقیہ سیکھنا، اسلام کی تائید اور ترقی کیلئے ترغیب دینا، الراقم نے صرف چند ارشادات نقل کیئے ہیں۔

(۱) اہلسنت و جماعت کی راؤں کے موافق اپنے عقاید درست کریں۔ وہی علوم معتبر ہیں جو انہوں نے قرآن وسنت سے اخذ کیئے ہیں۔ ہر بدعتی اور گمراہ بھی اپنے فاسد عقاید کو اپنے خیال فاسد ین کتاب وسنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔

(۲) عقاید کے درست کرنے کے بعد حلال وحرام وفرض واجب وسنت و مندوب ومکروہ کا سیکھنا اور اس علم کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔نہایت اہم۔۔۔

(۳) اگر نعوذ باللہ ضروری اعتقادی مسلوں میں سے کسی مسئلہ میں خلل پڑ گیا تو نجات آخرت کی دولت سے محرومی ہے۔اگر عملیات میں سستی واقع ہو جائے ہوسکتا ہے توبہ کے بغیر ہی معاف کریں اور مواخذہ بھی کریں تو پھر بھی نجات ہو ہی جائے گی۔عمدہ کام عقاید کی درستی ہے۔

خواجہ احرار قدس سرہ کا ارشاد:۔اگر تمام احوال و مواجید ہمیں دے دیں اور ہماری حقیقت کو اہلسنت و جماعت کے ساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں لیکن ہماری حقیقت کو اہل سنت و

جماعت کے عقاید سے نوازش فرمائیں تو پھر کچھ خوف نہیں رکھتے۔

(۴) میرے سیادت پناہ مکرم! آج اسلام غریب ہو رہا ہے۔ آج اس کی تقویت میں ایک جیتل کا صرف کرنا کروڑ ہا روپوں کے بدلے قبول کرتے ہیں۔ حضرت سید البشر علیہ الصلواۃ والسلام نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا تم ایسے زمانہ میں موجود ہوتے کہ اگر امر ونواہی میں سے دسویں حصہ کو ترک کرو تو ہلاک ہو جاؤ۔ اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ اوامر ونواہی سے دسویں حصہ کو بجالائیں گے۔ تو خلاصی پائیں گے۔ اب یہ وہی وقت ہے اور یہ لوگ وہی لوگ ہیں۔

ترجمہ☆ ۔ پڑا میدان میں ہے گیند توفیق وسعادت کا

ہوا کیا ہے سواروں کو کوئی آگے نہیں بڑھتا

(۵) کافر لعین گوبند اور اس کی اولاد کا مارا جانا بہت خوب ہوا اور ہنود مردود کی بڑی شکست کا باعث ہوا۔ خواہ کسی نیت سے اس کو قتل کیا ہو اور خواہ کسی غرض سے اس کو ہلاک کیا ہو۔ بہر حال کفار کی خواری اور اہل اسلام کی ترقی ہے۔

اس فقیر نے اس کافر کے قتل ہونے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ بادشاہ وقت نے شرک کے سر کا خیمہ وسائبان توڑا ہے۔ واقعی وہ بہت بت پرست اہل شرک کا رئیس اور اہل کفر کا امام تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو خوار کرے۔

اور دین ودنیا کے سردار علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی بعض دعاؤں میں اہل شرک کو لعنت ونفرتیں فرمائی ہیں (جمع نفرت)

اللهم شتت سملهم و فرق جمعهم و خرب بنيانهم و خذهم

اخذ عزيز مقتدر

ترجمہ ’’یا اللہ تو ان کی جمعیت کو پراگندہ کر اور ان کی جماعت میں تفرقہ ڈال اور ان کے گھروں کو ویران کر اور ان کو ایسا پکڑ جیسے غالب طاقتور پکڑتا ہے۔‘‘

(۶) اسلام اور اہل اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری میں ہے۔ جزیہ سے مقصود کفار کی خواری اور اہانت ہے جس قدر اہل کفر کی عزت ہو اس قدر اسلام کی ذلت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یایها النبی جاهد الکفار والمنافقین و اغلظ علیهم اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کفار اور منافقین سے جہاد کر اور ان کے ساتھ سختی سے معاملہ کر۔

(۷) کفار کے ساتھ جہاد کرنا اور ان پر سختی کرنا دین کی ضروریات میں سے ہے۔

(۸) انبیاء علیہم السلام نے احکام کی تبلیغ میں کونسی تکالیف میں جو برداشت نہ کیں۔

(۹) مہترین و بہترین انبیاء علیہم السلام یعنی نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد معظم ☆ کسی نبی کو ایسی ایذا نہیں پہنچی جیسی کہ مجھے پہنچی ہے۔

ترجمہ ☆ بہت عمر گزری پر نہ قصہ عشق کا پورا ہوا۔ رات آخر ہو گئی۔ اب چھوڑتا ہوں ماجرا

فارسی بیت ☆ (عمر بگذشت و حدیث عشق ما آخر نشد شب بآخر شد کنوں کوتاہ کنم افسانہ را۔)

آج اسلام کی خواری ہر جگہ ہو رہی ہے۔ اور غیر مسلموں کا غلبہ ہے۔

ملت کی ترقی اور دین کی تائید

صحیفہ شریفہ 194 دفتر اول ☆ صدر جہاں ؒ کی طرف (صدر جہان حکمرانی میں نہایت

بڑے اعلیٰ حاکم تھے) چند جملے:۔

سلمکم اللہ سبحانہ وعافاکم ۔حق تعالیٰ آپ کو سلامت و عافیت سے رکھے۔ سنا گیا ہے بادشاہ اسلام اور (جہانگیر) اسلامی استعداد کی خوبی سے علماء کا خواں ہے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک

علمائے سوء اور علمائے حق

آپ کو معلوم ہے کہ زمانہ سابق میں فساد پیدا ہوا تھا وہ علماء ہی کی کم بختی سے ظہور میں آیا تھا۔ علمائے بد دین کے چور ہیں۔ ان کا مقصود ہمہ تن یہ ہے کہ خلق کے نزدیک مرتبہ وریاست و بزرگی حاصل ہو جائے۔ العیاذ باللہ من فتنتھم ۔ اللہ تعالیٰ ان کے فتنہ سے بچائے۔ ان میں جو علماء بہتر ہیں وہ سب خلقت سے اچھے ہیں۔ کل قیامت کے دن ان کی سیاہی کو فی سبیل اللہ شہیدوں کے خون کے ساتھ تولیں گے اور ان کی سیاہی کا پلہ بھاری ہوگا۔

شر الناس شرار العلماء و خیر الناس خیار العلماء (سب لوگوں سے بدترین برے عالم ہیں اور سب خلقت سے بہترین اچھے عالم ہیں) والسلام

مکتوب شریف 195 دفتر اول ☆

شریعت کی ترقی

(صدر جہان کی طرف) سَلّمَکُمُ اللہِ واللہ و ابقاکم ۔حق تعالیٰ آپ کو سلامت اور باقی رکھے۔ (جہانگیر کی تعریف فرمائی کیونکہ دین اسلام کی اشاعت میں کوشاں ہوا)

قول دانشمنداں ☆ الناس علےٰ دین ملوکھمہ ۔لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہیں خلاصہ ومفہوم ۔گذشتہ زمانہ کے کاروبار اس بات کے مصداق ہیں۔

اسلام کے بڑے وزیروں' امیروں' بزرگوں عالموں پر لازم ہے کہ اپنی تمام ہمت کو روشن شریعت کی ترقی میں لگائیں۔(کیونکہ عداوت اسلام درہم برہم ہوئی ہے) اسلام کے گرے ہوئے ارکان کو قائم کریں۔تاخیر میں خیریت نہیں۔

چند روزہ زندگانی کو غنیمت سمجھیں۔اسلامی شہروں میں قاضیوں کا تقرر اسلامی نشان ہے۔

(اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے۔

متفرق ارشادات ۔صحیفہ شریف نمبر 37 دفتر دوم

متعلقہ کلمہ طیبہ

لا اِلٰہ اِلَّا اللہ ۔حق تعالیٰ کے غضب کو دور کرنے کے لئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔جب یہ کلمہ دوزخ میں داخل ہونے کے غضب کو تسکیل دیتا ہے تو اور غضب جو اس سے کم درجہ کے ہیں ان کی بطریق اولےٰ تسکین کر دیتا ہے۔کیونکر تسکین نہ کرے جبکہ بندے نے اس کلمہ طیبہ کے تکرار سے ماسوی کی نفی کر کے سب کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔اور اپنی توجہ کا قبلہ معبود برحق کو بنایا ہے۔

(۲) جب مالک اپنے غلام پر ناراض اور غضبناک ہو تو بندہ۔۔۔اپنی توجہ کو مالک کے سوا سے پھیر کر اپنے آپ کو پورے طور پر مالک کی طرف متوجہ کرے تو اس وقت مالک کو اپنے غلام پر ضرور شفقت ورحمت آ جائیگی۔اور غضب۔۔۔دور ہو جائیگا

(۳) کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں ہے۔

(۴) امت کے تمام کبیرہ گناہوں کے عذاب دور کرنے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نافع ہے۔

(۵) شفاعت کی زیادہ محتاج یہی امت ہے۔

ترجمہ کہ ہیں گنہگار لائق بخشش

(۶) ۔۔۔تو اس مقام میں کلمہ طیبہ کے پاؤں کے سوا نہیں چل سکتے۔

(۷) دنیا میں اس آرزو کے برابر اور کوئی آرزو نہیں کہ گوشہ میں بیٹھ کر اس کلمہ کے تکرار سے محظوظ اور متلذذ ہوں۔

(۸) ربنا اتمم لنا نور نا و اغفرلنا انك علىٰ كل شئى قدير

(نوٹ) کلمہ طیبہ سے مراد پورا کلمہ شریف ہے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔الراقم۔

مکتوب گرامی 55 دفتر دوم ☆

قرآن مجید تمام احکام شرعیہ کا جامع ہے۔اور امام اعظمؒ کے مناقب مخدوم

زادہ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد معصوم سلمھا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قرآن مجید تمام احکام شرعیہ بلکہ تمام گذشتہ شریعتوں کا جامع ہے۔

بعض احکام نص کی عبارت اور اشارت۔ دلالت اور اقتضا سے مفہوم ہوتے ہیں ان کے فہم میں تمام خاص وعام اہل لغت برابر ہیں۔

دوسری قسم کے احکام جو اجتہاد اور استنباط سے مفہوم ہوتے ہیں۔ یہ فہم آئمہ مجتہدین کے ساتھ مخصوص ہے جن میں سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقول جمہور پھر اصحاب رضی اللہ عنہم اور پھر امت کے تمام مجتہد ہیں۔

تیسری قسم کے احکامات ☆ جن کے سمجھنے سے انسان کی طاقت عاجز ہے جب تک اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اطلاع نہ ملے۔ اس کا حاصل آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہ سنت کی طرف منسوب ہوئے ہیں۔ ان کا مظہر سنت ہے جس طرح احکام اجتہادیہ کو قیاس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیونکہ قیاس ان کا مظہر ہے۔ سنت اور قیاس دونوں احکام کے مظہر ہیں۔ اگرچہ ان میں بہت فرق ہے۔

(آگے عبارت بندہ سمجھنے سے عاجز ہے)۔۔۔۔

امام ابوحنیفہؒ کی خصوصیت ☆

بڑے تعجب کی بات ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سنت کی پیروی میں سب سے آگے ہیں۔ حتیٰ کہ احادیث مرسل کو احادیث مسند کی طرح متابعت کے لائق جانتے اور اپنی رائے پر مقدم سمجھتے ہیں اور ایسے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرف صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم جانتے ہیں۔ دوسروں کا ایسا حال نہیں۔ پھر بھی مخالف ان کو صاحب الرائے کہتے ہیں۔ اور بے ادبی کے الفاظ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ دین کے سردار اور اہل اسلام کے رئیس کو بیزار نہ کریں۔ سواد اعظم کو ایذا نہ دیں۔

وہ لوگ جو دین کے ان بزرگوں کو صاحب رائے جانتے ہیں اگر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ بزرگوار صرف اپنی رائے پر ہی حکم کرتے ہیں اور کتاب وسنت کی متابعت چھوڑ دیتے تھے۔

ان کے فاسد خیال کے مطابق اسلام کا ایک سواد اعظم گمراہ اور بدعتی بلکہ گروہ اسلام سے باہر ہے۔ اس قسم کا اعتقادہ وہ بیوقوف جاہل کرتا ہے جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے۔ یا زندیق جس کا مقصود یہ ہے کہ اسلام کا نصف حصہ باطل ہو جائے۔ ان ناقصوں نے چند حدیثوں کو یاد کرلیا ہے۔ اور شریعت کے احکام کو انہی پہ موقوف رکھا ہے اور اپنے معلوم کے سواء سب کی نفی کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے نزدیک ثابت نہیں ہوا اس کا انکار کردیتے ہیں۔

نوٹ☆ احادیث رسل☆ وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں صحابی کا ذکر رہ جائے۔ تابعی کہے حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا۔م (مراۃ شرح مشکواۃ مصنف مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمتہ۔)

ترجمہ☆ وہ کیڑا جو کہ پتھر میں پنہاں ہے۔ وہی اس کا زمین وآسمان ہے۔

ان بیہودہ تعصبوں اور فاسد نظروں پر ہزار ہا افسوس ہے۔ فقہ کا بانی حضرت ابو حنیفہؒ ہے۔ اور فقہ کے تین حصے ان کو مسلم ہیں اور باقی چوتھے حصے میں سب شریک ہیں۔ فقہ میں صاحب خانہ وہی ہیں۔ دوسرے سب ان کے عیال ہیں۔ باوجود اس مذہب کے التزام کے مجھے امام شافعیؒ سے محبت ذاتی ہے اور میں ان کو بزرگ جانتا ہوں۔ اس واسطے بعض اعمال فاضلہ میں ان کی تقلید کرتا ہوں لیکن کیا کروں دوسرے لوگ باوجود کمال علم و تقوئی کے امام اعظم کے مقابلہ میں بچوں کی طرح نظر آتے ہیں۔

احکام شرعیہ کے ثابت کرنے میں معتبر کتاب وسنت ہے۔ اور مجتہدوں کا قیاس اور اجماع امت بھی حقیقت میں احکام کے لئے مثبت ہیں۔ ان چار شرعی دلیلوں کے سوا اور کوئی ایسی دلیل نہیں جو احکام شرعیہ کو ثابت کرسکے۔ الہام حل وحرمت کو ثابت نہیں

کرتا۔اہل باطن کا کشف فرض وسنت کو ثابت نہیں کرتا۔ولایت خاصہ والے لوگ اور عام مومنین مجتہدوں کی تقلید میں برابر ہیں۔ان کے کشف والہام ان کو تقلید سے باہر نہیں نکالتے۔حضرت ذوالنون حضرت بسطامی حضرت جنید حضرت شبلی احکام اجتہادیہ میں مجتہدوں کی تقلید کرنے میں عوام مومنوں کے مساوی ہیں۔ہاں مشاہدات کے صاحب اور تجلیات وظہورات کے مالک یہی لوگ ہیں۔آگے اولیاء کے خاص صفات کا ذکر ہے۔

(احکام شرعیہ اور علوم ومعارف میں فرق ہے)

مکتوب شریف 9۔☆ملا عارف ختنی کی طرف۔۔۔فضائل کلمہ طیبہ۔

کلمہ نفی (لا الہٰ) کو حضرت خلیل علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پورا کیا تھا۔ اس واسطے انبیاء کے امام وپیشوا بن گئے۔خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جہان میں دولت رویئت کی دولت سے مشرف ہوئے۔آپ ﷺ نے کلمہ اثبات (الا اللہ) کے کمالات سے بھی کامل حصہ پالیا۔

ملا عارف ختنی کی طرف۔خاص مقام کا ذکر۔الراقم گنہگار نے صرف کلمہ طیبہ کے فضائل لئے۔مولانا محمد عارف ختنی کو چاہئے کہ پہلے باطل خداؤں کی نفی کر کے معبود برحق جل شانہ کا اثبات کرے۔

سب سے بڑھ کر عبادت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی نفی واثبات میں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔کہ تمام ذکروں سے افضل ذکر لا الہٰ الا اللہ ہے۔نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے اگر میرے سوا سات آسمانوں اور سات زمینوں کو ایک پلہ میں اور کلمہ لا الہٰ الا اللہ کو دوسرے پلہ میں رکھا جائے تو کلمہ والا پلہ بھاری ہوگا۔

مکتوب مبارک 37 دفتر دوم ☆ فقیر حقیر عبدالحیؒ (جامع مکتوبات شریفہ) کی طرف صادر فرمایا ہے۔

فضائل کلمہ طیبہ ☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (ط) لا الہ الا اللہ حق تعالیٰ کے غضب کو دور کرنے کے لئے کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ فائدہ مند اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جب یہ کلمہ دوزخ میں داخل ہونے کو تسکین دیتا ہے تو اور غضب جو اس سے کم درجہ کے ہیں ان کی یہ طریق اولیٰ تسکین کر دیتا ہے۔۔۔ فقیر (حضرت مجدد الف ثانیؒ) کلمہ طیبہ کو رحمت کے ان ننانوے حصوں کے خزانہ کی کنجی معلوم کرتا ہے۔ جو آخرت کیلئے ذخیرہ فرمائے ہیں اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو دفع کرنے کیلئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں ہے۔۔۔۔ سابقہ امتوں میں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بہت کم ہے۔ شفاعت کی محتاج یہی امت ہے۔۔۔ حق تعالیٰ عفو و مغفرت کو دوست رکھتا ہے۔۔۔ یہ امت خیر الامم۔ کلمہ طیبہ ان کی شفاعت کرنے والا افضل الذکر ہو گیا۔۔۔ شفاعت کرنے والے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سید الانبیاء کا خطاب پایا۔ (اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔) اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۔۔۔ حدیث مبارکہ۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوا۔ اگر تمام جہان کو اس کلمہ طیبہ کے ایک بار کہنے سے بخش دیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ (فرمان مجدد الف ثانیؒ) اگر اس کلمہ پاک کی برکات کو تمام جہان میں تقسیم کر دیں تو ہمیشہ کیلئے سب کو کفایت کرے اور سب کو سیراب کرے (سیدنا مجدد پاکؒ)۔ خاص کر جبکہ اس کلمہ طیبہ

کے ساتھ کلمہ مقدسہ محمد رسول اللہ جمع ہو جائے۔

بحوالہ صحیفہ شریفہ 46۔دفتر دوم☆

کلمہ طیبہ کے فضائل

کلمہ طیبہ طریقت وحقیقت وشریعت کا جامع ہے۔

کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو جو خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ شریعت کو کامل اور تمام کرنے والا ہے۔ مجھے اس کلمہ کا دوسرا۔۔۔دریائے ناپید کنار کی طرح معلوم ہے جس کے مقابلہ میں پہلا جزو قطر کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ہاں کمالات نبوت کے مقابلہ میں کمالات ولایت کی کچھ مقدار نہیں۔

فوائد واہمیت برائے سلامتی ایمان☆فرمودات۔نہایت مفید ترین۔

(۱) کلمہ طیبہ سبحان اللہ وبحمدہ۔حدیث شریف جو کوئی اس کلمہ کو سو بار کہے کسی اور شخص کا کوئی عمل دن یا رات کا اس کے برابر نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے برابر اس کلمات پاک کو کہے۔(مکتوب شریف 307)

(۲) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم دو کلمے ہیں جو زبان پر خفیف ہیں اور میزان میں بھاری ہیں اور اللہ کے نزدیک محبوب ہیں (حدیث شریف) مکتوب 208۔ ان کلمات کے الفاظ کم ہیں لیکن معانی اور منافع بکثرت ہیں۔

(۳) فقیر کے نزدیک سونے سے پہلے سو بار تسبیح وتحمید وتکبیر کا کہنا جس طرح مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ ولسلام سے ثابت ہے محاسبہ کا حکم رکھتا ہے اور محاسبہ کا کام دیتا ہے۔گویا تسبیح کرنے والا کلمہ تسبیح کے تکرار سے جو توبہ کی کنجی ہے اپنی برائیوں اور تقصیروں

سے عذر خواہی کرتا ہے۔(مکتوب شریف 309۔)

(۴) استغفار میں گناہ کے ڈھانپنے کی طلب پائی جاتی ہے۔کلمہ تنزیہ کے تکرار میں گناہوں کی بیخ کنی کی طلب ہے۔سبحان اللہ کے الفاظ کم اور معانی اور منافع بکثرت ہیں۔

(۵) کلمہ تمجید کے تکرار سے گویا حق تعالیٰ کی توفیق اور نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔ تسبیح توبہ کی کنجی بلکہ توبہ کا زبدہ اور خلاصہ ہے۔

عربی عبارت☆ (کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی الیمزان حبیبتان عند الرحمن

ضمیمہ مکتوب شریف 37۔ دفتر دوم۔ بنام خواجہ عبدالحیؒ

میں جو دعائیں سیدنا مجدد الف ثانیؒ نے مانگیں اور تحریر فرمائیں وہ یہ ناکارہ کاتب الحروف کو بہترین ومحبوب ترین لگیں اسلئے قاری حضرات کی خدمت کے لئے نقل کی ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ☆ یا اللہ! ہمارے گناہوں اور کاموں میں زیادتی کو بخش اور ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور کافروں پر ہمیں مدد دے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا مِنْ بَرَكَاتِ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ وَ ثَبِّتْنَا عَلَيْهَا وَ اَمِتْنَا عَلٰى تَصْدِيْقِهَا وَ احْشُرْنَا مَعَ الْمُصَدِّقِيْنَ لَهَا وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِحُرْ

مَتِهَا وَ حُرْمَةِ مُبَلِّغِيهَا عَلَيْهِمُ الصَّلوٰةُ وَالتَّحِيَاتُ وَالتَّسلِيمَات وَالْبَرَكات۔

ترجمہ☆ یا اللہ تو ہم کو اس کلمہ طیبہ کی برکات سے محروم نہ رکھ اور ہم کو اس پر ثابت قدم رکھ اور اس کی تصدیق پر مار اور ہم کو اس کی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ اٹھا اور اس کلمہ طیبہ اور اس کے پہنچاننے والوں کی طفیل ہم کو جنت میں داخل کر۔

جب (منازل عروج طے کرنے کے دوران) نظر و قدم واپس رہ جاتے ہیں اور ہمت کے پر و بال گر جاتے ہیں۔۔۔۔ تو اس مقام میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ و آلہ وسلم کے پاؤں کے سوا نہیں چل سکتے۔ اس کی مدد کے سوا راستہ طے نہیں کر سکتے (مفہوم)۔۔۔۔۔۔۔ کلمہ طیبہ کی عظمت کہنے والے کے درجات کے اعتبار سے ہے۔۔۔۔ جس قدر کلمہ طیبہ کہنے والے کا درجہ زیادہ ہو گا اس قدر یہ عظمت زیادہ ظاہر ہو گی۔

دنیا میں اس آرزو کے برابر کوئی آرزو نہیں کہ گوشہ میں بیٹھ کر اس کلمہ طیبہ کے تکرار سے محظوظ اور متلذذ ہوں۔

دعا☆ ربنا اتمم لنا نورنا و اغفرلنا انك علیٰ كل شئی قدیر

ترجمہ☆ یا رب ہمارے نور کو کامل کر اور ہمارے گناہوں کو بخش تو سب چیز پر قادر ہے۔۔۔۔

صحیفہ شریفہ نمبر 67۔ دفتر دوم☆

اہلسنت و جماعت کے عقاید۔ اسلام کے پانچ ارکان اور اس امر پر ترغیب

دینے کے بیان میں کہ کلمہ حق یعنی کلمہ اسلام بادشاہ وقت کے کانوں تک پہنچا دیں:۔

خان جہانؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔۔۔

اے سعادت ونجابت کے نشان والے! آدمی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے عقائد کو فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت (جو سواد اعظم اور جم غفیر ہیں) کے عقاید کے موافق درست کرے۔ تا کہ آخرت کی نجات اور خلاصی متصور ہو سکے۔ خبث اعتقادی یعنی بد اعتقادی جو اہلسنت و جماعت کے خلاف ہے۔ زہر قاتل ہے جو دائمی موت اور ہمیشہ کے عذاب وعتاب تک پہنچا دیتی ہے۔ عمل کی سستی اور غفلت پر مغفرت کی امید ہے۔ لیکن اعتقادی سستی میں مغفرت کی گنجائش نہیں۔

اہلسنت و جماعت کے معتقدات مختصر طور پر بیان کئے جاتے ہیں۔ ان کے موافق اپنے عقاید کو درست کرلیں۔ اور بڑی عاجزی آہ وزاری سے بارگاہ الٰہی میں معافی مانگنی چاہئے کہ اس دولت پر استقامت عطا فرمائے۔

عقیدہ نمبر 1 ☆ اللہ تعالیٰ اپنی قدیم ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام اشیاء اسی کی ایجاد سے موجود ہوئی ہیں۔ اسی کے پیدا کرنے سے عدم میں وجود میں آئی ہیں۔ حق تعالیٰ قدیم وازلی ہے۔ تمام اشیاء حادث اور نو پدید ہیں۔ جو قدیم وازلی ہے وہ باقی ابدی ہے۔ جو حادث اور نو پدید ہے وہ فانی اور نیست ونابود ہے اور زائل ہونے والا ہے۔

عقیدہ نمبر 2 ☆ حق تعالیٰ ایک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں نہ وجوب وجود میں۔۔وہی الہٰ ہے۔

عقیدہ نمبر 3 ☆ حق تعالیٰ کی صفات کاملہ ہیں۔۔جو قدم اور ازلیت کے ساتھ متصف ہیں۔۔۔۔فلاسفہ اپنی بیوقوفی کے باعث اور معتزلہ نابینائی کے سبب۔۔۔ صفات کاملہ کی نفی کرتے ہیں۔

عقیدہ نمبر 4 ☆ حق تعالیٰ جواہر و اجسام اعراض کے صفات ولوازم سے منزہ و مبرا ہے۔مکان و زمان و جہت کی گنجائش نہیں۔۔۔یہ بھی مناسب نہیں کہ حق تعالیٰ کو عرش کے اوپر جانیں۔۔۔۔عرش وغیرہ سب اشیاء اس کی مخلوق ہونے میں برابر ہیں۔

عقیدہ نمبر 5 ☆ حق تعالیٰ کا نہ جسم ہے نہ جسمانی۔نہ جوہر۔نہ عرض۔نہ محدود۔نہ منتہاہی۔نہ طویل نہ عریض نہ دراز نہ کوتاہ۔نہ فراخ نہ تنگ۔بلکہ واسع ہے۔نہ ایسی وسعت جو ہمارے فہم میں آسکے۔اور محیط ہے۔نہ اس احاطہ سے جو ہمارے ادراک میں آسکے۔اور قریب ہے۔نہ اس قرب سے جو ہماری عقل میں آسکے۔اور وہ ہمارے ساتھ ہے نہ اس معیت سے جو مشہور و معروف ہے۔۔۔۔صفات کی ماہیت ہم نہیں جانتے۔

عقیدہ نمبر 6 ☆ حق تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ متحد نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز اس کے ساتھ متحد ہوتی ہے۔نہ کوئی چیز اس میں حصول کرتی ہے۔اور نہ وہ کسی شے میں حلول کرتا ہے۔

عقیدہ نمبر 7 ☆ حق تعالیٰ کا کوئی مثل اور برابر نہیں ہے۔۔۔اسماء توفیقی ہیں۔صاحب شرع سے سننے پر موقوف ہیں۔شرح میں جس اسم کا اطلاق آیا ہے اسی کا اطلاق کرنا جائز ہے۔اور جس اسم کا نہیں آیا اس کا اطلاق نہیں کرنا چاہئے۔مثلاً جواد کا اطلاق کرنا چاہئے اور سخی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ اس اسم کا اطلاق شرع میں نہیں آیا۔

عقیدہ نمبر 8 ☆ قرآن حق تعالیٰ کا کلام ہے۔

عقیدہ نمبر 9 ☆ مومنوں کا حق تعالیٰ کو بہشت میں بے جہت بے مقابلہ بے کیفیت بے احاطہ دیکھنا حق ہے۔آخرت کی رویت اور دیدار پر ہمارا ایمان ہے۔اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے۔فلاسفہ اور معتزلہ اور تمام بدعتی گروہوں پر افسوس ہے جو دیدار آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

عقیدہ نمبر 10 ☆ جس طرح بندوں کا خالق ہے اس طرح ان کے افعال کا بھی خالق ہے۔وہ افعال خیر ہوں یا شر۔سب اس کی تقدیر سے ہیں۔لیکن خیر سے راضی ہے۔شر سے راضی نہیں۔اگرچہ دونوں اس کے ارادہ اور مشیت سے ہیں۔۔۔۔صرف تنہا شر کو ادب کے باعث حق تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرنا چاہئے۔۔معتزلہ بندہ کو افعال کا خالق جانتے ہیں۔بندہ جس بات کے ساتھ مکلف ہے اس سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے مثلاً پنجوقتی نماز ادا کر سکتا ہے۔۔۔زکوٰۃ۔۔روزے۔۔۔۔حج۔۔

عقیدہ نمبر 11 ☆ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حق تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ان کی تعلیم سچ و برحق ہے۔

عقیدہ نمبر 12 ☆ تمام انبیاء کے خاتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ کا دین تمام گذشتہ دینوں کا ناسخ ہے۔۔۔۔ آپ کی شریعت قیامت تک باقی رہے گی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نزول فرما کر آپ کی شریعت پر عمل کریں گے۔ امتی ہو کر رہیں گے۔

عقیدہ نمبر 13 ☆ آخرت کے احوال کی نسبت جو خبر دی ہے سب حق اور سچ ہیں۔ یعنی قبر کا عذاب اور اس کی تنگی ومنکر نکیر کا سوال، جہان کا فنا ہونا، آسمانوں کا پھٹ جانا، ستاروں کا پراگندہ ہونا، زمین و پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا، مرنے کے بعد جی اٹھنا روح کا جسم میں واپس ڈالنا، قیامت کا زلزلہ اور خوف، عملوں کے حساب کیے ہوئے اعمال پر اعضا کی شہادت، نیک و بد اعمالنامہ کا دائیں بائیں ہاتھ میں اڑ کر آنا، اعمال تولنے کیلئے میزان رکھنا۔

اگر نیکیوں کا پلہ بھاری ہوا تو نیکیوں کی علامت ہے اور اگر ہلکا ہوا تو خسارہ کا نشان ہے اس میزان کا بھاری اور ہلکا ہونا دنیا کی میزان کے بھاری ہلکا ہونے کے خلاف ہے۔ وہاں جو پلہ اوپر کو جائے گا وہ بھاری ہوگا اور جو نسا نیچے ہوگا وہ ہلکا ہوگا۔ سب کچھ سچ ہے۔

عقیدہ نمبر 14 ☆ انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام وصالحین کی شفاعت حق ہے۔

عقیدہ نمبر 15 ☆ پل صراط حق ہے۔ اس کو دوزخ کی پشت پر رکھیں گے۔ مومن اس پل سے عبور کر کے بہشت میں جائیں گے اور کافر پھسل کر دوزخ میں گریں گے۔

عقیدہ نمبر 16 ☆ بہشت جو مومنوں کے آرام کے لئے ہے اور دوزخ کو

کافروں کے عذاب کیلئے تیار کیا گیا ہے۔دونوں مخلوق ہیں اور ہمیشہ باقی رہیں گے فانی نہ ہوں گے۔۔۔۔

عقیدہ نمبر 17☆ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا اس کو دوزخ سے نکال لیں گے۔

کفار کی طرح اس کے منہ کو سیاہ نہ کریں گے طوق وزنجیر اس کو نہ ڈالیں گے (گناہوں کے موافق عذاب ملے گا)

عقیدہ نمبر 18☆ فرشتے خدا تعالیٰ کے مکرم بندے ہیں۔عورت مرد ہونے سے پاک ہیں۔توالد تناسل ان کے حق میں مفقود ہے۔خطا وخلل سے محفوظ ہیں۔۔۔

عقیدہ نمبر 19☆ ایمان تصدیق قلبی اور اقرار زبانی ہے۔۔۔۔جس قدر اطاعت زیادہ ہوگی اس قدر ایمان زیادہ کامل ہوگا۔۔۔۔امام اعظمؒ فرماتے ہیں۔"اَنَا مُومِنٌ (میں تحقیق مومن ہوں)۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں انا مومن انشاء اللہ۔باعتبار خاتمہ یہ کہہ سکتے ہیں بہتر صورت استثناء سے پرہیز کرنا بہتر ہے (انا مومن انشاء اللہ) نہ کہنا چاہئے۔

عقیدہ نمبر 20☆ مومن گناہ کرنے سے اگرچہ کبیرہ ہوں ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔۔۔اس ضمن میں ایک حکایت آگے بیان کی گئی ہے۔

عقیدہ نمبر 21☆ خلاف وامامت کی بحث اہل سنت و جماعت کے نزدیک اگرچہ دین کے اصول میں سے نہیں ہے۔۔۔چونکہ شیعہ نے اس بارہ میں بڑی

زیادتی اور افراط وتفریط کی ہے۔ اس لئے علمائے حق نے اس بحث کو علم کلام کے متعلق کہا ہے اور حقیقت حال کو بیان کیا ہے۔ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد امام برحق اور خلیفہ مطلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' ان کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ۔ بعد ازاں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ ان کی افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے۔

(مکتوب شریف حصہ سوم میں ملاحظہ فرمایئے)

کہ حضرت عبدالقادر گیلانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ میں فرماتے ہیں۔

خلافت ☆ پہلا خلیفہ کون ہوگا؟

اور ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے عروج واقع ہوا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے بعد میرا خلیفہ علی رضی اللہ عنہ ہو۔ فرشتوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ خدا چاہے وہی ہوگا آپ کے بعد خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔

نیز حضرت شیخ (عبدالقادر) رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے باہر نہیں گئے۔ جب تک میرے ساتھ یہ عہد نہ کرلیا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونگے۔ بعد ازاں عمر رضی اللہ عنہ بعد ازاں عثمان رضی اللہ عنہ اور بعد ازاں تو خلیفہ ہوگا۔

عقیدہ نمبر 22 ☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔

عقیدہ نمبر 23 ☆ علماء اہلسنت و جماعت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو علم و اجتہاد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت دیتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتول کہتے ہیں۔۔۔ جو مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کتاب غنیہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مقدم سمجھتے ہیں لیکن فقیر کا جو اعتقاد ہے وہ یہ ہے حضرت عائشہ علم و اجتہاد میں پیش قدم ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا زہد و انقطاع میں بڑھ کر ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے فتاوئ کا مرجع تھیں۔ اصحاب رضی اللہ عنہما علمی مشکل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے اس کا حل طلب کرتے تھے۔

عقیدہ نمبر 24 ☆ وہ لڑائی جھگڑے جو اصحاب رضی اللہ عنہما کے درمیان واقع ہوئے ہیں (جمل و صفین) ان کو نیک وجہ پر محمول کرنا چاہیئے۔ ہوا و تعصب سے دور سمجھنا چاہیئے۔ ان بزرگواروں کے نفوس حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں ہوا و ہوس سے پاک اور حرص و کینہ سے صاف ہو چکے تھے۔ ان میں صلح تھی حق کیلئے تھی۔ اگر لڑائی جھگڑا تھا تو حق کے لئے تھا۔ ہر گروہ نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق عمل کیا ہے۔

حدیث شریف۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے "جو اختلاف میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوا ہے تم اس سے بچو" ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

اس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہی نہیں جس نے اصحاب رضی اللہ عنہم کی عزت نہ کی۔

(نوٹ) حدیث شریف ☆ حضرت مہدی موعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں احادیث صحیحہ حد شہرت بلکہ حد تواتر تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ بھی عقاید میں ہے۔

عقیدہ نمبر 25 ☆ علامات قیامت جن کی نسبت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے سب حق ہیں آفتاب خلاف عادت مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر ہونگے۔ سیدنا عیسےٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ دجال نکل آئے گا۔ یاجوج ماجوج ظاہر ہونگے۔ دابتہ الارض نکلے گا۔ دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا تمام لوگوں کو گھیرے گا اور دردناک عذاب دے گا۔۔۔۔ آخری علامت وہ آگ ہے جو عدن سے نکلے گی۔

حدیث شریف میں ہے تمام زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں دو مومن (جناب ذوالقرنین رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان علیہ السلام) اور دو کافر ☆ نمرود اور بخت نصر۔ اس زمین کا پانچواں مالک میرے اہلبیت رضی اللہ عنہم سے ایک شخص ہوگا یعنی مہدی علیہ الرضوان۔

حدیث شریف ☆ حضرات اصحاب کہف رضی اللہ عنھم جناب مہدی رضی اللہ عنہ کے مددگار ہونگے۔ سیدنا عیسےٰ علیہ السلام ان کے زمانے میں نزول فرمائیں گے۔ دجال کے قتل میں ان کے ساتھ موافقت کریں گے۔

حدیث شریف ☆ جناب مہدی موعود علیہ الرضوان آئیں گے ان کے سر پر ابر ہوگا۔ اس ابر میں ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا کہ یہ شخص مہدی رضی اللہ عنہ ہے اس کی متابعت کرو۔

حضرت ابن حجر علیہ الرحمتہ نے مہدی منتظر علیہ السلام کی علامات میں ایک رسالہ لکھا ہے

جس میں دو سو تک علامات لکھی ہیں۔

حدیث شریف ☆ میری امت کے لوگ تہتر فرقوں میں ہو جائیں گے جن میں ایک فرقہ ناجیہ ہے اور باقی سب دوزخ میں ہونگے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا گیا فرقہ ناجیہ کون سا ہے؟

فرمایا ☆ فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس بات پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب رضی اللہ عنہم وہ فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت ہیں جنہوں نے سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی متابعت کو لازم پکڑا۔

عقاید کے درست ہونے کے بعد شرع کے اوامر کا بجالانا اور نواہی سے ہٹ جانا ضروری ہے جو عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ اصول؛۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزے، حج، پہلا اصل ایمان سے تعلق رکھتا ہے اور باقی چار اعمال سے ہے۔

نماز ☆ نماز عبادات کی جامع اور سب سے فاضل تر ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ حدیث شریف اگر نماز کا محاسبہ درست ہو گیا تو باقی محاسبے اللہ کی عنایت سے آسانی سے گزر جائیں گے۔ پنج وقتی نماز کو بلا فتور، تعدیل ارکان اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ حدیث ☆ کفر اور اسلام میں فرق نماز ہی کا ہے۔ نیا نکتہ ☆ بادشاہ (حکمران) روح کی مانند اور تمام انسان یعنی رعایا جسد کی مانند ہے۔ اگر روح درست ہے تو بدن بھی درست ہے۔ بادشاہ کی بہتری میں کوشش کرنا، گویا کہ نبی آدم کی اصلاح میں کوشش کرنا ہے۔

واقعہ ۔ایمان۔ گناہ کبیرہ۔امام اعظم علیہ الرحمتہ

حکایت ☆ ایک دن امام اعظم علیہ الرحمتہ علماء کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آ کر پوچھا کہ اس مومن فاسق کے لئے کیا حکم ہے جو اپنے باپ کو ناحق مار ڈالے۔ اور اس کے سر کو تن سے جدا کر کے اس کے کاسہ میں شراب ڈال کر پیئے اور شراب پی کر اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔ آیا مومن ہے یا کافر ہر ایک عالم اس مسئلہ میں غلطی پر رہا۔ اور دور تک معاملہ کو لے گیا۔

سیدنا امام اعظمؒ نے اسی اثناء میں فرمایا کہ وہ مومن ہے اس قدر گناہ کبیرہ کرنے سے اس کا ایمان دور نہیں ہوا۔ امام اعظمؒ کی یہ بات علماء کو بہت ناگوار گزری اور ان کے حق میں طعن و تشنیع کی زبان دراز کی لیکن حضرت امامؒ کی بات حق تھی اس لئے سب نے مان لی۔ اگر مومن عاصی کو غرغرہ سے پہلے توبہ کی توفیق حاصل ہو جائے۔ تو نجات کی بڑی امید ہے۔ اگر توبہ سے مشرف نہ ہوا تو گناہ کے موافق عذاب کے بعد آخر کار اس کے لئے نجات ہے (جب دلائل سنے)

آخرت میں رحمت سے محروم ہونا کافروں کے ساتھ مخصوص ہے

مکتوب شریف 266۔ دفتر اول ☆ (بیالیس صفحات پر)

عنوانات مکتوب گرامی ☆ (۱) عقاید کلامیہ بمطابق اہلسنت و جماعت۔ (۲) ارشاد مبارک آنحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”تو علم کلام کے مجتہدوں میں سے ہے“۔ (۳) اہل فلسفہ پر۔ (۴) فقہی احکام (۵) کمالات نقشبندیہ (۶) سنت کی متابعت کو لازم پکڑنا (۷) سماع و سرود کی مذمت۔ بحضور پیر زادے خواجہ عبداللہؒ خواجہ عبیداللہؒ لکھا ہے۔

عقاید سے قبل چند ایک گرانمایہ ملفوظات (متفرق) از حضرت جناب غواص بحرِ معانی شہباز لامکانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

(۱) یہ فقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد بزرگوار (خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ) کے احسانوں میں غرق ہے

(۲) ترجمہ شعر:۔ اگر ہر بال میں میرے زبان ہو۔ تو شکر اس کا نہ پھر بھی بیان ہو۔

(۳) عقلمندوں پر سب سے اول فرض ہے کہ اپنے عقاید کو علمائے اہلسنت و جماعت کے عقاید کے موافق درست کریں۔ اس صحیفہ شریفہ کے صرف عنوان 1 تا 6 اور چند ایک زریں اقوال ہی لکھے ہیں۔ (الراقم نے)

(نوٹ) عقاید کا بیان مکمل فرمانے کے بعد سیدنا شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی قدس سرہ صفحہ 532 پر مکتوب 266 دفتر اول (ترجمہ حضرت قبلہ عالم الدینؒ خلیفہ حضرت خواجہ محمد عبدالکریمؒ) فرماتے ہیں۔

عقاید کے درست کرنے کے بعد احکام فقہ سیکھنا ضروری ہے اور فرض واجب و حلال و حرام وسنت و مندوب و مشتبہ و مکروہ جاننے سے چارہ نہیں ہے اور
(ضرور پڑھیے۔ فائدہ ہوگا۔)

ایسے ہی اس علم کے موافق عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ فقیر کی کتابوں کا مطالعہ ضروری سمجھیں۔ اعمال صالحہ بجالانے میں بڑی کوشش مدنظر رکھیں۔ نماز جو دین کا ستون ہے۔ اس کے تھوڑے فضائل اور ارکان بیان کیے جاتے ہیں۔ غور سے سنیں۔

اول وضو کے کامل اور پورے طور پر کرنے سے چارہ نہیں ہے۔ ہر عضو کو تین بار

تمام وکمال سے دھونا چاہیئے تا کہ وضو بر وجہ سنت ادا ہوا اور سارے سر کا مسح کرنا چاہیئے۔ کانوں اور گردن کے مسح میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ بائیں ہاتھ کی خنصر یعنی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے نیچے کی طرف سے خلال کرنا لکھا ہے۔ اس کی رعایت رکھیں۔ اور مستحب کے بجالانے کو تھوڑا نہ جانیں۔ مستحب اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور دوست ہے اگر تمام دنیا کے عوض اللہ تعالیٰ کا ایک پسندیدہ فعل معلوم ہو جائے۔ اور اس پر عمل میسر ہو جائے تو بھی غنیمت ہے۔ اس کا بعینہ یہی حکم ہے کوئی ٹھیکریوں سے قیمتی موتی خرید لے یا پتھر سے روح کو حاصل کر لے۔

کمال طہارت اور مکمل وضو کے بعد نماز کا قصد کرنا چاہیئے۔ جو مومن کا معراج ہے۔ اور کوشش کرنا چاہیئے کہ فرض نماز جماعت کے بغیر ادا نہ ہونے پائے۔ بلکہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ ترک نہ کرنی چاہیئے۔ نماز کو مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیئے۔ قرات میں قدر مسنون مدنظر رکھنا چاہیئے۔ رکوع اور سجود میں طمانیت ضروری ہے۔ کیونکہ بقول (مختار) فرض ہے یا واجب۔ قومہ میں اس طرح سیدھے کھڑا ہونا چاہیئے کہ تمام بدن کی ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پر آجائیں اور سیدھا کھڑے ہونے کا باعث طمانیت درکار ہے۔ کیونکہ فرض ہے یا واجب یا سنت اختلاف الاقوال۔ ایسے ہی جلسہ میں جو دو سجدوں کے درمیان ہے۔ درست بیٹھنے کے بعد اطمینان ضروری ہے۔ رکوع اور سجود کی کمتر تسبیحیں تین بار ہیں اور زیادہ سے زیادہ سات یا گیارہ بار۔ علی الاختلاف الاقوال۔ شرم کی بات ہے انسان اکیلا ہونے کی حالت میں باوجود طاقت کے اقل تسبیحات پر کفایت کرے۔

سجدہ کرنے کے وقت اول وہ اعضا زمین پر رکھے جو زمین کے نزدیک ہیں پس اول دونوں زانو زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور زانو اور ہاتھ رکھنے

کے وقت دائیں طرف سے شروع کرے اور سر کے اٹھانے کے وقت ان اعضا کو اٹھانا چاہئے جو کہ آسمان سے نزدیک ہیں پس پہلے پیشانی الخ۔ قیام کے وقت اپنی نظر کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع کے وقت اپنے پاؤں پر اور سجدہ کے وقت نوک بینی پر اور جلوس کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں پر یا دونوں بغلوں کی طرف۔ رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلا رکھنا۔ اور سجود کے وقت ملانا سنت ہے۔ ہمارے لئے صاحب شریعت علیہ و علےٰ آلہ والصلواۃ والسلام کی متابعت کے برابر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ احکام کتب فقہ میں مذکور ہیں۔۔۔

مکتوب شریف ہذا کا آخری حصہ☆ ذکر جہر کو بدعت جان کر منع کیا گیا ہے۔

ایک دن حضرت ایشاں (خواجہ باقی باللہؒ) کی ملازمت میں مجلس طعام میں شیخ کمال نے جو مخلص دوستوں میں سے تھا اسم اللہ بلند کیا۔ حضور کو ناخوش ہوا۔ جھڑکا۔ فرمایا ہماری مجلس طعام میں حاضر نہ ہوا کر۔

حضرت کلالؒ نے خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ اور علماء کی جماعت کے فرمان پر کہا ذکر جہر آئندہ نہیں کریں گے۔ (مفہوم عبارت)

جب ذکر جہر سے منع کرتے ہیں تو سماع رقص وجد کا کیا ذکر ہے۔ یہ استدراج کی قسم ہے۔ (استدراج غیر مسلم سے خرق عادت افعال کا ظاہر ہونا)

استدراج والوں کو بھی احوال واذواق حاصل ہوتے ہیں۔ مکاشفہ معائنہ ان کو ظاہر ہوتا ہے۔ سماع رقص درحقیقت لہو ولہب میں داخل ہے آیت کریمہ سورۃ لقمٰن (لوگوں میں کوئی بھی ایسا نالائق ہے "جو خرافات قصے کہانیاں مول لیتا ہے"۔ سرود کے منع ہونے میں نازل ہوئی بمطابق مجاہد رضی اللہ عنہ شاگرد ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر مدارک؛

ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے بے شک وہ غنا اور سرود ہے دوسری آیت زُور سے مراد سرود و سماع ۔ (مجاہد رضی اللہ عنہ) امام الھدیٰ ابو منصور تریدی" فرماتے ہیں" جس نے قاری کی قرات کے وقت کہا۔ تو نے اچھا پڑھا کافر ہو جاتا ہے نکاح ٹوٹ جاتا ہے نیکیاں دور ہو جاتی ہیں۔"

مکتوب شریف 41 دفتر اول ☆ شیخ درویش کی طرف صادر فرمایا ہے۔

عنوان ☆ روشن اور بزرگ سنت کی اطاعت میں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے محبوب اور مطلوب ہیں۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا انک لعلیٰ خلق عظیم اور نیز فرمایا انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت کو صراط مستقیم فرمایا۔ اور اس کے ماسویٰ کو ٹیڑھے راستوں میں داخل فرمایا۔ آپ نے خدا کا شکر فرماتے ہوئے اور خلق کی ہدایت کا نشان بتلاتے ہوئے فرمایا ہے۔ خَیْرُ الْھُدٰی مُحَمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سب ہدایتوں سے بہتر ہدایت آپ کی ہے۔ نیز آپ نے فرمایا اَدَّ بَنِی رَبّیِ فاحسن تادیبی مجھے میرے رب نے ادب سکھایا۔ اور میری تعلیم اور تادیب اچھی طرح فرمائی۔

زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے اور دل سے جھوٹ کا خطرہ دور کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔۔۔ مقام صدیقیت تمام مقامات ولایت سے بالاتر مقام ہے۔ مقام صدیقیت سے بڑھ کر مقام نبوت ہے۔ جو علوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی کے ذریعے پہنچے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو الہام کے طور پر منکشف ہوئے ہیں۔۔۔ ترقی کا حاصل ہونا نفس کی مخالفت کا باعث ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم جب کفار کے جہاد سے واپس لوٹے تو فرمایا رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الا اكبر نفس کے جہاد کو جہاد اکبر فرمایا۔ آپ کی اطاعت میں کوشش کرنا محبوبیت تک لے جانے والا ہے پس ہر ایک دانا پر واجب ہے کہ ظاہر و باطن میں آپ کی کمال فرمانبرداری کی کوشش کرے۔ جس چیز میں محبوب کے اخلاق اور خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ محبوب کے تابع ہونے کی وجہ سے وہ چیز بھی محبوب بن جاتی ہے۔ یہ اس رمز کا بیان ہے جو اس آیت کریمہ میں ہے۔ فاتبعونی یحببکم الله ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل محبوبیت تک لے جانے والا ہے۔ تلخیص مکتوب شریف 41 ختم شد۔

مکتوب شریف 29 دفتر اول ☆ بنام شیخ نظام تھانسیریؒ

عنوان ☆ فرض واجب سنت مستحب کی ادائیگی۔ آدھی رات کے بعد ادائیگی نماز عشاء وضو کا مستعمل پانی۔۔۔۔ (مفہوم عبارت) تمہید عربی کلمات۔

حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو تعصب اور کج روی سے بچائے۔ افسوس واندوہ سے نجات دے۔ بحرمت سید البشر کے جو کجی چشم سے پاک وصاف ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اعمال مقربہ فرض ہیں یا نفل۔ فرضوں کے مقابلہ میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں فرضوں میں سے ایک فرض کا ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے۔ اگرچہ وہ نفل خالص نیت سے ادا کیے جائیں۔

منقول ہے کہ ایک دن امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر آدمیوں میں نگاہ کی۔ اپنے یاروں میں سے ایک شخص کو اس وقت موجود نہ دیکھا۔ فرمایا کہ فلاں شخص جماعت میں حاضر نہیں ہوا۔

حاضرین نے عرض کی وہ رات کو اکثر جاگتا رہتا ہے۔ شاید اس وقت سو گیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ تمام رات سویا رہتا اور صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا تو اس کے لئے بہتر ہوتا۔۔۔۔ زکوٰۃ کے طور پر ایک وانگ صدقہ کرنا نفلی طور پر پہاڑ کے صدقہ کرنے سے کئی درجہ بہتر ہے۔ اس وانگ کے صدقہ کرنے میں کسی ادب کا رعایت کرنا مثلاً اسے کسی قریبی محتاج کو دینا بھی اس سے کئی درجے بہتر ہے۔

پس نماز خفتن (عشاء) کو آدھی رات کے بعد ادا کرنا۔۔۔۔ بہت برا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نماز خفتن کا ایسے وقت میں ادا کرنا مکروہ ہے۔ (کراہت تحریمہ) آدھی رات تک نماز ادا کرنا ان کے نزدیک مباح ہے۔ نصف رات کے بعد مکروہ جو مباح کے مقابل ہے مکروہ تحریمی ہی ہے۔ شافیعہ رضی اللہ عنھم کے نزدیک نماز خفتن کو اس وقت ادا کرنا جائز ہی نہیں۔ پس گذشتہ نمازوں کو پھر ادا کرنا چاہیئے۔

امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے وضو کے آداب میں سے ایک ادب کے ترک ہونے کے باعث چالیس سال کی نمازوں کو قضا فرمایا۔

وضو کا پانی مستعمل جس سے حدوث اور ناپاکی کو دور کیا ہو یا اس کو عبادت کی نیت سے استعمال کیا ہو۔ اس کو نہ پئیں۔ البتہ باقی ماندہ پانی کا پینا شفا فرمایا گیا ہے۔ مستعمل پانی امام اعظمؒ کے نزدیک نجس اور مغلظ ہے۔

دفتر سوم مکتوب شریف 123 ☆ (وسیلہ برائے قرب خداوندی)

اس بیان میں کہ وہ راہ جو جناب قدس جل شانہ کی طرف پہنچانے والے ہیں دو ہیں نور محمد تہاری کی طرف صادر فرمایا ہے

وہ راہ جو قرب خداوندی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ دو ہیں ایک وہ راستہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اصل الاصل تک پہنچانے والا ہے اس راہ کے پہنچنے والے بالاصات انبیا علیہم السلام اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہ ہیں اور امتوں میں سے جس کو چاہیں اس دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ قلیل بلکہ اقل ہیں اس راہ میں واسطہ اور حیلولہ نہیں۔

دوسرا راستہ وہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام قطب' اوتاد' ابدال' نجیب اور عام اولیاء اللہ سب اس راستہ سے واصل ہوئے ہیں۔ راہ سلوک اسی سے مراد ہے۔ اس راہ کے واصلوں کے پیشوا اور ان بزرگواروں کے فیض کا سرچشمہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ ہیں سیدنا فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وجود عنصری یعنی پیدائش سے پہلے بھی اسی مقام کی پناہ میں رہے ہیں۔ جیسا کہ وجود عنصری کے بعد ہیں۔ اس راہ سے جس کسی کو فیض پہنچتا ہے انہی کے وسیلے سے پہنچتا ہے۔ آخری نقطہ یہی ہیں۔ جب حضرت امیر (علی رضی اللہ عنہ) کا دور ختم ہوا۔ یہ عظیم الشان مرتبہ ترتیب وار حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے سپرد ہوا۔ اور ان کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے ساتھ ترتیب و تفصیل وار قرار پایا۔ حتیٰ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی نوبت پہنچی اور منصب مذکور ان بزرگ قدس سرہ کے سپرد ہوا۔ بارہ اماموں رضی اللہ عنہم اور حضرت شیخ علیہ الرحمتہ کے سوا اور کوئی شخص اس مرکز پر مشہود نہیں ہوتا۔ اسی لئے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ؎ (ہوا سورج غروب پہلوں کا ۔۔

پر نہ سورج ہمارا ماند ہوا)

جب تک فیضان کے وسیلے کا معاملہ برپا ہے شیخ قدس سرہ کے توسل ہی سے ہے اسی لئے مذکورہ کلام (شعر) درست ہوا۔اس کی مزید وضاحت الراقم نے حصہ اول ''خصوصیات مکتوبات شریف) کے بیان میں لکھی ہے۔وہاں سے ضرور دیکھئے۔

صحیفہ گرامی 305 بنام میر محب اللہؒ

عنوان؛۔نماز کے اسرار اور نماز کا بیان؛۔

الراقم متفرق اشارات پیش خدمت کرتا ہے۔نماز کے کامل ادا کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے فرائض' واجبات' سنت' اور مستحب سب کے سب ادا کیے جائیں۔

خضوع وخشوع انہی چار امور میں مندرج ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحَضُورِ الْقَلْبِ --- دل کو حاضر رکھا جائے۔

ایک ہی عمل کا اجر عامل کے تفاوت کے باعث متفاوت ہوتا ہے۔اخلاص کا تعلق ہے۔

مکتوب شریف 20 دفتر سوم۔مولانا محمد طاہر بدخشیؒ کی طرف صادر فرمایا۔الراقم صرف چند ارشادات نقل کر رہا ہے۔

چونکہ یہ دنیا دار عمل ہے۔دار جزا دار آخرت ہے۔اس لئے اعمال صالحہ کے بجا لانے میں بڑی کوشش کرنی چاہئے۔سب اعمال سے بہترین اور سب عبادات سے فاضل ترین نماز کا قائم کرنا ہے جو دین کا ستون اور مومن کی معراج ہے۔۔۔۔۔تعدیل اور طمانیت کے بارہ میں بار بار مبالغہ کیا جاتا ہے۔۔۔اکثر لوگ نماز کو ضائع کر دیتے ہیں۔

ان لوگوں کے حق میں بہت سے وعید آئے ہیں۔جب نماز درست ہو جائے نجات کی بڑی بھاری امید ہے۔نماز کے قائم ہونے سے دین قائم ہو جاتا ہے۔اور

مراتب کی بلندی کا معراج پورا ہو جاتا ہے۔ الراقمؒ نے نہایت مختصر تلخیص کی ہے۔

مکتوب شریف 85۔ دفتر اول۔ مرزا فتح اللہ حکیمؒ کی طرف

عنوان؛۔ اعمال صالحہ اور نماز با جماعت؛۔

جس کسی کو ہمیشہ نماز کے ادا کرنے کی توفیق بخشیں اس کو برائیوں اور بے حیائیوں سے ہٹا رکھتے ہیں۔۔۔۔

آپ پر واجب ہے کہ ہمیشہ نماز کو جماعت کے ساتھ خشوع اور خضوع سے ادا کریں۔ کیونکہ نجات اور خلاصی کا یہی سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قد افلح المومنون الذین هم فی صلواة هم خاشعون ۔ تحقیق خلاصی پائی ان لوگوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں

جوانوں کی نیکی بھی اسی واسطے زیادہ اعتبار رکھتی ہے۔ کہ باوجود غلبہ شہوت نفسانی کے اپنے آپ کو نیک کام میں لگایا ہے۔ اصحاب کہف نے اس قدر بزرگی صرف ایک ہی عمل یعنی دین کے مخالفوں سے ہجرت کرنے کے باعث حاصل کی۔ اور حدیث نبوی علیہ الصلواۃ والسلام میں وارد ہے۔ ہرج میں عبادت کرنا گویا میری طرف ہجرت کرنا ہے۔ فرزندی شیخ بہاؤ الدین دولت مندوں کی طرف مائل ہے۔ اور نہیں جانتا کہ ان کی صحبت زہر قاتل ہے اور ان کے چرب لقمے سیاہی بڑھانے والے ہیں۔ ان سے بچیو بچیو۔

حدیث صحیح میں وارد ہے۔ جس نے کسی دولت مند کی دولت کے باعث تواضع کی اس کے دین کے دو حصے چلے گئے پس افسوس ہے اس شخص پر جس نے ان کی دولت مندی کے سبب ان کی تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے بچنے کی توفیق بخشے۔

صحیفہ شریف 304 کا آخری حصہ ☆ صحیفہ نماز کے بارے میں

ضمیمہ:۔ یہ اصول پنجگانہ کامل طور پر ادا ہو جائیں تو امید ہے نجات حاصل ہو جائیگی۔ ان کی بجا آوری سے شکر ادا ہو گیا۔ تو عذاب سے نجات مل گئی۔ اگر نماز کو کامل طور پر ادا کر لیا تو گویا۔ اسلام کا اصل عظیم حاصل ہو گیا اور خلاصی کے واسطے مضبوط رسی مل گئی۔

تکبیر اولیٰ سے اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ عبادت اور نماز سے مستغنی اور برتر ہے۔ تکبیریں جو ارکان کے بعد میں اشارہ ہے کہ یہ رکن جو ادا ہوا ہے پاک بارگاہ کے لائق نہیں ہے۔ آخر میں وہ کلمات پڑھنے کا حکم فرمایا۔ جن سے آپ ﷺ شب معراج مشرف ہوئے تھے۔ نمازی کو چاہیئے کہ نماز کو اپنا معراج بنائے۔ سب سے زیادہ قرب نماز میں حاصل ہوتا ہے۔ اور نمازی عظمت و جلال کا مشاہدہ کرتا ہے اس لئے تسلی کے واسطے دو سلاموں پر نماز کو ختم فرمایا۔

ہر فرض نماز کے بعد 100 بار تسبیح تحمید و تکبیر و تہلیل کا حکم ہے یہ اس لئے کہ نماز میں جو کوتاہی ہو اس کی تلافی ہو جائے۔

اللھم اجعلنی من المصلین المفلحین بحرمت سید المرسلین علیه و علیهم واله الصلوات والتسلیمات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ترجمہ:۔ حدیث شریف ☆ ”سب سے زیادہ قرب جو بندے کو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔“

مکتوب شریف 69۔ دفتر دوم ☆

محمد مراد بدخشیؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

نماز کے تعدیل ارکان اور طمانیت اور صفوں کی برابری۔۔۔۔نماز تہجد کا حکم کرنے اور لقمہ میں احتیاط کرنے کے بیان میں۔

الحمد لله و سلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ

صحیفہ شریفہ جو آپ نے ارسال کیا تھا۔ پہنچا۔ یاروں کی ثابت قدمی اور استقامت کا حال پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔زاد کم الله سبحانه ثباتا و استقامة (اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ زیادہ ثابت قدمی اور استقامت عطا فرمائے)

اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے یہ کس قدر اعلیٰ نعمت ہے۔ کہ باطن ذکر الٰہی سے معمور ہو اور ظاہر احکام شرعیہ سے آراستہ ہو۔ چونکہ اکثر لوگ اس زمانہ میں نماز کے ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور طمانیت اور تعدیل ارکان میں کوشش نہیں کرتے اس لئے اس بارہ میں بڑی تاکید اور مبالغہ سے لکھا جاتا ہے۔غور سے سنیں۔

سب سے بڑا چور☆ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چوروں میں سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ حاضرین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے کوئی کس طرح چراتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجود اچھی طرح ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو ثابت نہیں رکھتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا تو فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ اگر تو اسی عادت پر مر گیا تو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موت نہ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہو گی جب تک رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو۔اور اپنی پیٹھ کو ثابت نہ رکھے۔اور اس کا ہر ایک عضو اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت اپنی پشت کو درست نہیں کرتا اور ثابت نہیں رکھتا اس کی نماز تمام نہیں ہوتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نمازی کے پاس سے گزرے کہ احکام وارکان وقومہ وجلسہ بخوبی ادا نہیں کرتا تو فرمایا اگر تو اسی عادت پر مر گیا تو قیامت کے دن تو میری امت میں نہ اٹھے گا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ایک شخص ساٹھ سال نماز پڑھتا رہتا ہے اور اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی تو ایسا وہ شخص ہے جو رکوع وسجود بخوبی ادا نہیں کرتا۔ لکھتے ہیں زید بن وہب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع و سجود بخوبی ادا نہیں کرتا۔اس مرد کو بلایا اور اس سے پوچھا تو کب سے اس طرح کی نماز پڑھ رہا ہے اس نے کہا چالیس سال سے۔فرمایا اس چالیس سال کے عرصہ میں تیری کوئی نماز نہیں ہوئی اگر تو مر گیا تو سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ مرے گا۔

نقل منقول ہے جب بندہ مومن نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور رکوع وسجود بخوبی بجالاتا ہے اس کی نماز بشاش اور نورانی ہوتی ہے فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں وہ نماز اپنے نمازی پر دعا کرتی ہے اور کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔

اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا وہ نماز سیاہ رہتی ہے اور فرشتوں کو اس نماز

سے کراہت آتی ہے۔اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے وہ نماز نمازی پر بددعا کرتی ہے۔
اور کہتی ہے خدا تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔

مفہوم عبارت ☆ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے کا عمل متروک ہو رہا ہے۔اس کا
زندہ کرنا دین کی ضروریات میں ہے۔

حدیث شریف ☆ جو شخص میری کسی مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے۔اس کو سو شہدا کا
ثواب ملتا ہے۔

اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے وقت صفوں کو برابر کرنا چاہئے۔کوئی شخص
آگے پیچھے کھڑا نہ ہو۔حضور علیہ الصلواۃ والسلام اول صفوں کو درست کر لیا کرتے تھے پھر
تحریمہ کہتے تھے صفوں کو درست کرنا نماز کی اقامت ہے۔

ربنا اتنا من لدنك رحمة و هئى لنا من امرنا رشدا ۔ترجمہ ☆ یارب اپنے
پاس سے تو رحمت نازل فرما اور ہمارے کاموں سے ہدایت ہمیں نصیب کر۔

اے سعادت کے نشان والے!

عمل نیت کے ساتھ درست ہوتا ہے۔بری نیت عمل کو باطل کر دیتی ہے۔آپ
کے حال پر رشک آتا ہے کہ آپ باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہیں اور ظاہر میں
نماز کو جماعت کثیرہ کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی التجا اور زاری کرنی چاہئے تاکہ نیت کی حقیقت
حاصل ہو جائے

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك علےٰ كل شئى قدير ۔

دوسری نصیحت جو بیان کے لائق ہے۔نماز تہجد کو لازم پکڑیں۔کیونکہ یہ طریقت

کی ضروریات میں سے ہے۔اور نصیحت یہ ہے کہ لقمہ میں احتیاط رکھیں۔یہ اچھا نہیں جو کچھ آیا اور جہاں سے آیا جھٹ کھالیا۔

یہ انسان خود مختار نہیں ہے کہ جو کچھ چاہے کرے۔اس کا ایک مولیٰ ہے جس نے امرونہی پر مکلف فرمایا ہے۔

وہ بہت ہی بد بخت انسان ہے جو اپنے مالک کی مرضی کے خلاف کرے۔

نہایت اہم ☆ بڑی شرم کی بات ہے کہ مجازی حاکم کی رضامندی میں اس قدر کوشش کرتے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔اور مولائے حقیقی کی رضاجوئی کے لئے۔۔۔کچھ التفات نہیں کرتے۔۔۔ابھی گذشتہ کا تدارک ہوسکتا ہے۔گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔دوسرے واضح ہو کہ دشمنوں کے غلبہ اور خوف کے وقت امن وامان کیلئے لِاِیلَاف (سورۃ قریش) کا پڑھنا خوب ہے۔ہر دن اور رات کو کم از کم گیارہ گیارہ بار پڑھا کریں۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص کسی جگہ اترے۔اور اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ للهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھے وہاں سے کوچ کرنے تک اس کو کوئی چیز ضرر نہ دے گی۔والسلام علےٰ من تبع الھدیٰ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا۔

مکتوب شریف 261۔دفتر اول ☆

عنوان ☆ نماز کے فضائل اور معارف بلند اور حقائق ارجمند کے ضمن میں نماز کے مخصوص کمالات کے بیان میں سیادت مآب میر نعمانؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

حمد وصلوٰۃ اور تبلیغ دعوات کے بعد میرے عزیز بھائی کو خدا ہدایت دے۔معلوم ہو کہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے نماز دوسرا رکن ہے۔نماز تمام عبادات کی جامع

ہے۔۔۔۔ تمام مقربہ اعمال سے برتر ہوگئی ہے اور وہ دولت رویت (دیدار۔ الراقم) جو سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کی رات بہشت میں میسر ہوئی تھی۔ دنیا میں نازل ہونے کے بعد اس جہان کے مناسب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ دولت نماز میں حاصل ہوئی۔ اسی واسطے حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہے الصلواۃ معراج المومنین (نماز مومنوں کی معراج ہے)

نیز فرمایا۔ سب سے زیادہ اعلیٰ قرب جو بندے کو رب سے ہوتا ہے وہ نماز میں ہے۔ اور حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے کامل تابعداروں کو اس جہان میں اس دولت کا بہت سا حصہ نماز میں حاصل ہے۔ اگرچہ رویت میسر نہیں۔

اس گروہ میں سے بعض نے جو نماز کی حقیقت سے آگاہ نہ ہوئے اور اس کے مخصوصہ کمالات پر اطلاع نہ بخشی انہوں نے اپنی امراض کا علاج اور امور سے کیا۔ بلکہ ایک گروہ نے روزہ کو نماز سے افضل جانا۔ صاحب فتوحات مکیہ نے بھی۔۔۔ یہ باتیں اہل سُکر کے احوال میں سے مسئلہ توحید وجودی پر مبنی ہیں۔ یہ نماز کی حقیقت سے ناواقف ہونے کا باعث ہے۔ بعض نے اپنی بے قراری کی تسکین وسماع ونغمہ وجد وتواجد سے حاصل کی۔ حالانکہ انہوں نے سنا ہو گا اللہ نے حرام میں شفا نہیں رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ وہ کمالات میں جو ہزار سال کے بعد وجود میں آئے ہیں۔

اور دوسری حدیث شریف ”اس امت میں سے بہترین اول میں یا آخر اور درمیان میں کدورت اور تیرگی ہے۔“ آخرین میں وہ نسبت بلند ہے لیکن قلیل بلکہ اقل ہے۔ حدیث شریف ☆ اسلام غریب شروع ہوا اور پھر ویسا ہی غریب ہو جائے گا پس

غرباء کوخوشخبری ہے۔اور اس امت کی آخریت کا شروع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحلت فرما جانے کے بعد الف ثانی یعنی دوسرے ہزار سال کی ابتدا ہے۔کیونکہ الف یعنی ہزار سال گزرنے کو امور کے تغیر میں بڑی خاصیت ہے اور اشیاء کی تبدیلی میں قوی تاثیر ہے۔اور الف ثانی میں از سر نو شریعت کی تجدید اور ملت کی ترقی فرمائی ہے۔اس معنے پہ حضرت عیسیٰ علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان دونوں عادل گواہ ہیں۔

حضرت شیخ احمد الفاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

بیت ☆ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرو (ترجمہ ☆

گر مدد روح القدس فرمائے تو پھر اور بھی کر دکھائیں کام جو کچھ کہ مسیحا نے کیا

آپ نے دیکھا ہوگا فقیر نے اپنی کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہے کہ طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے خادم ہیں۔اور نبوت ولایت سے افضل ہے۔کمالات ولایت کو کمالات نبوت کے ساتھ نسبت نہیں ہے۔کاش کہ ان کے درمیان قطرہ اور دریا کی سی نسبت ہوتی۔

اس گفتگو سے مقصد یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی نعمت کا اظہار ہو اور اس طریقت کے طالبوں کو ترغیب ہو نہ یہ کہ دوسروں پر اپنی بزرگی وفضیلت ثابت ہو۔خدا تعالیٰ کی معرفت اس شخص پر حرام ہے جو اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بہتر جانے۔

ترجمہ ☆ مجھے جب خاک سے شہہ نے اٹھایا فلک سے ہو نہ کیوں اونچا پایا

وہ مٹی ہوں کہ ابر نو بہاری کرے رحمت سے مجھ پر قطرہ باری

اگر ہر بال میں میرے زبان ہو نہ پھر شکر نعمت کب عیاں ہو

عمر کا کچھ حصہ نماز کے سیکھنے میں صرف کریں

نماز ہی غمزدوں کی غمگسار ہے اور نماز ہی بیماروں کے لئے راحت بخش ہے۔

اَرِحْنِي یابلال (راحت دے مجھے اے بلال رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے۔ اسی ماجرا کی رمز ہے۔ اور

فرمایا نماز میں میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ قرہ عینی فی الصلواۃ نمازی جو نماز کی حقیقت سے آگاہ ہے نماز کے ادا کرنے کے وقت گویا عالم دنیا سے باہر نکل جاتا ہے۔ اور عالم آخرت میں داخل ہو جاتا ہے اس وقت اس دولت سے جو آخرت سے مخصوص ہے حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

صحیفہ شریفہ 303 دفتر اول ☆ ارشاد گرامی متعلقہ نماز (حاجی یوسف کشمیری موذن کی طرف)

شان نماز کی بزرگی اذان کے کلمات کی بزرگی سے جو نماز کے اظہار کیلئے موضوع ہیں۔ سمجھنی چاہئے۔ (بہار جیسی ہو ویسا ہی سال ہوتا ہے)

بحوالہ صحیفہ شریفہ 304 متعلقہ نماز۔ ☆ (مولانا عبدالحیؒ کی طرف)

نہایت توجہ طلب۔ قابل صد غور ☆ مدت سے فقیر کو اس بات کا تردد تھا کہ ان اعمال صالحہ سے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے اکثر آیات قرآنی میں ان پر بہشت میں داخل ہونا موقوف رکھا ہے۔ آیات کے تمام اعمال صالحہ مراد ہیں یا بعض۔ اگر تمام اعمال صالحہ مراد ہیں تو یہ امر بہت مشکل ہے۔۔ ار بعض مراد ہیں تو مجہول اور نا معلوم ہیں۔ آخر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دل میں آیا اعمال صالحہ سے مراد شاید اسلام کے پانچ ارکان ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے (اصول پنجگانہ) اگر اسلام کے یہ اصول پنجگانہ کامل طور پر ادا ہو

جائیں تو امید ہے نجات وفلاح حاصل ہو جائیگی۔ یہ تمام برائیوں اور منکرات سے روکنے والے ہیں الصلواۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (نماز تمام بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے) اس مطلب پر شاہد ہے جب اسلام کے ان پنجگانہ ارکان کا بجا لانا میسر ہو گیا تو امید ہے کہ شکر بھی ادا ہو گیا۔ تو گویا عذاب سے نجات مل گئی۔

ترجمہ آیت ☆ اگر تم اس کا شکر ادا کرو اور ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ پس ان پنجگانہ ارکان کے بجا لانے میں جان سے کوشش کرنی چاہیئے۔ خاص کر نماز کے قائم کرنے میں جو دین کا ستون ہے۔ (نماز کا کوئی ادب ترک نہ کیا جائے) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الْمُصَلِّیْنَ الْمُفْلِحُوْنَ بحرمت سید المرسلین علیہ و علیھم وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات۔

رمضان المبارک

مکتوب شریف 45 دفتر اول شریف

سبحان اللہ۔ عنوان ملاحظہ ہو۔ یہ بھی سرداری اور شرافت کے پناہ والے شیخ فریدؒ کی طرف لکھا ہے یہ مکتوب شریف اپنے پیر دستگیر (خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے اس جہان فانی سے کوچ کر جانے کے بعد لکھا تھا۔ چونکہ خانقاہ عالیہ کے فقرا کی ظاہری تقویت شیخ موصوف سے منسوب تھی اس لئے اس کا شکر کر کے انسان کی جامعیت کی وجہ کو جو انسان کے کمال کا بھی اور نقصان کا بھی موجب ہے۔ بیان کیا ہے۔ اور ماہ مبارک رمضان شریف کے فضائل اور اس کے مناقب ذکر کیے ہیں۔

عربی عبارت۔ ترجمہ ☆ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بزرگ باپ دادوں کے راستہ پر ثابت قدم رکھے اور مہینوں اور دنوں کی گردش کے باعث غم داندون کے حادثوں سے

سلامت رکھے۔

قریباً ڈیڑھ صفحے کے بعد یہ جملہ مبارک ہے۔

چونکہ آپ کا عنایت نامہ رمضان شریف میں صادر ہوا اس لئے دل میں گزرا کہ اس بڑے قدر والے مہینے کے کچھ فضائل لکھے جائیں۔

(اس ڈیڑھ صفحے سے ایک ارشاد دیکھئے الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ۔ترجمہ☆ موت ایک پل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملاتا ہے۔)

رمضان المبارک

جاننا چاہئے کہ رمضان کا مہینہ بڑا بزرگ ہے۔ عبادت نفلی از قسم نماز و روزہ و صدقہ وغیرہ جو اس مہینے میں ادا کی جائے دوسرے دنوں کے فرضوں کے ادا کرنے کے برابر ہے۔

اور اس مہینے کے فرضوں کا ادا کرنا دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے ادا کرنے کے برابر ہے۔

اگر کوئی شخص اس ماہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کو بخش دیتے ہیں اور اس کی گردن کو دوزخ سے آزاد کردیتے ہیں اور اس کو روزہ دار کے اجر کے برابر اجر عطا کرتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر کو کم کریں۔ اور ایسے ہی اگر کوئی شخص اپنے غلاموں کی خدمت میں کمی کرے تو حق تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور اس کی گردن دوزخ سے آزاد کردیتا ہے۔

رمضان شریف مّیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیوں کو آزاد کردیا کرتے تھے

اور جو کچھ آپ ﷺ سے کوئی مانگتا اس کو دے دیتے تھے۔

اگر کسی شخص کو اس مہینے میں خیرات اور اعمال صالحہ کی توفیق حاصل ہو جائے تو تمام سال تک توفیق اس کے شامل حال رہتی ہے اگر یہ مہینہ پراگندگی سے گزرا تو تمام سال ہی پراگندگی رہتی ہے۔ اس لئے اس ماہ کو غنیمت جاننا چاہیے۔

اس ماہ کی ہر رات میں کئی ہزار دوزخ کے لائق آدمیوں کو آزاد کر دیتے ہیں۔ بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ شیطانوں کو زنجیر ڈالے جاتے ہیں۔ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

افطاری میں جلدی کرنا اور سحر گی کو دیر سے کھانا سنت ہے۔ کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا سنت ہے۔ افطار کے وقت آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے "پیاس دور ہوگئی۔ رگیں تر ہوگئیں۔ اور اجر ثابت ہو گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (ترجمہ)

اس مہینے میں تراویح کا ادا کرنا اور قرآن مجید کا ختم کرنا سنت موکدہ ہے اس سے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

مکتوب شریف 312 دفتر اول ☆

میر محمد نعمانؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔ عنوان اشارہ سبابہ کی تحقیق اور جو کچھ اس بارہ میں علماء حنفیہ کے نزدیک مختار ہے۔ اور بعض سوالات کے بارے میں تمہید (عربی کلمات میں) ایک سوال کے جواب میں کہ روضہ متبرکہ مدینہ منورہ کی زمین مکہ معظمہ سے بزرگتر ہے۔ حالانکہ مکہ معظمہ کی صورت وحقیقت صورت محمدیہ کے لئے مسجود الیہ ہے۔

میرے مخدوم! جو کچھ فقیر کے نزدیک اس بارہ میں ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ تمام جگہوں سے بہتر جگہ مکہ معظمہ ہے بعد ازاں روضہ مقدسہ مدینہ منورہ۔ بعد ازاں حرم

مکہ حرسہا اللہ عن الافات کے حرم کی زمین۔

اشارہ سبابہ:۔اشارہ سبابہ کے بارہ میں مولانا علم الدین مرحوم کا رسالہ ارسال ہے۔اس کے مطابق عمل کریں اشارہ سبابہ کے بارے میں احادیث بہت وارد ہیں۔فقہ حنفی کی روایات بھی آئی ہیں جب جائزہ لیا جائے جواز میں فقہ حنفی کی روایات اصول کی روایات اور ظاہر مذہب کے خلاف ہیں۔

اور یہ جو امام شیبانیؒ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کیا کرتے تھے اس واسطے ہم بھی اشارہ کرتے ہیں۔پھر کہا ہے کہ یہ میرا اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے امام شیبانیؒ کا یہ قول روایات نوادر سے ہے۔نہ کہ روایات اصول سے۔جیسا کہ فتاویٰ غرائب میں ہے اور محیط میں اس طرح ہے کہ دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کریں یا نہ کریں۔

اصل میں امام محمدؒ نے اس مسئلہ کا ذکر ہی نہیں کیا۔البتہ مشائخ کا اس میں اختلاف ہے۔۔بعض نے کہا کہ یہ سنت ہے اور بعض نے کہا مستحب ہے۔۔۔۔اور صحیح یہ ہے کہ اشارہ حرام ہے۔اور سراجیہ میں اس طرح ہے کہ نماز میں کلمہ شہادت کے وقت سبابہ کا اشارہ مکروہ ہے۔کیونکہ یہی مختار ہے۔کبریٰ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔اور اسی پر فتویٰ ہے کیونکہ نماز کی بنیاد سکون اور وقار پر ہے اور فتاوے غیاثیہ میں ہے کہ تشھد کے وقت سبابہ سے اشارہ نہ کرے یہی مختار ہے اور اسی پر فتویٰ ہے جام الرموز میں ہے کہ نہ اشارہ کرے اور نہ عقد کرے اور ہمارے اصحاب کا ظاہر اصول ہے جیسے کہ (زاہدی) میں ہے اور اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ مضمرات اور (لواجی) اور (خلاصہ) وغیرہ میں ہے۔

اور ہمارے اصحاب سے ہے کہ سنت ہے اور (تاتارخانیہ) سے (خزانۃ

الروایات) میں مذکور ہے کہ اشارہ کرے۔

جب روایات معتبرہ میں اشارہ کی حرمت واقع ہوئی ہو اور اس کی کراہت پر فتویٰ دیا ہو اور اشارہ وعقد سے منع کرتے ہوں۔۔۔ پھر ہم مقلدوں کو مناسب نہیں کہ احادیث کے موافق عمل کر کے اشارہ کرنے میں جرات کریں۔

یہ جو ترغیب الصلواۃ میں کہا ہے کہ تشہد میں انگشت شہادت کا اٹھانا علمائے مقتدم کی سنت ہے لیکن علماء متاخرین نے منع کیا ہے۔ اس واسطے سے ہے کہ جب رافضیوں نے اس میں مبالغہ کیا تو سنیوں نے ترک کر دیا۔

لیکن صحیح یہ ہے کہ اشارہ حرام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگواروں کے نزدیک اشارہ کی سنت اور استحباب کے دلائل صحت کو نہیں پہنچے۔ حل وحرمت کے اثبات میں مقلد کا علم معتبر نہیں ہے۔ مجتہد کا ظن معتبر ہے۔۔۔۔۔ احادیث کے راوی اشارہ و عقد کی کیفیت میں بہت اختلاف رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ بعض روایات سے مفہوم ہوتا ہے کہ عقد کے بغیر اشارہ کا حکم فرمایا ہے۔ جو عقد کے ساتھ اشارہ کے قائل ہیں ان کے نزدیک بعض روایات میں ترپن (53) کا عقد تھا اور بعض روایات میں تیئس کا عقد ہے۔ بعض نے خنصر و بنصر کے قبضہ کرنے اور ابہام کو وسطیٰ کے ساتھ حلقہ کرنے سے اشارہ سبابہ کو روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ دائیں کو بائیں ران پر رکھ کر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اور کہنی کو کہنی پر اور بازو کو بازو پر رکھ کر اشارہ کرتے تھے۔۔۔۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تمام انگلیوں کو قبض کر کے اشارہ کرتے تھے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سبابہ کے ہلانے کے بغیر اشارہ کا حکم ہے۔ دوسری روایات میں ہے کہ تشہد کے دوران بلا تعین اشارہ کا حکم ہے اور بعض روایات میں کلمہ

شہادت کے پڑھتے وقت اشارہ کا حکم ہے۔اور بعض روایات میں اشارہ کو دعا کے وقت سے مقید کیا ہے۔ جب علماء حنفیہ نے اشارہ بجا لانے میں راویوں کا اضطراب اور اختلاف دیکھا تو فعل زائد کو قیاس کے برخلاف نماز میں نہ کیا کیونکہ نماز کی بنیاد سکون اور وقار پر ہے اور نیز جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا قبلہ کی طرف متوجہ رکھنا سنت ہے۔۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ بہت سی روایات میں لفظ کَانَ واقع ہوا ہے۔۔۔اس صورت میں ان میں موافقت ناممکن ہے۔اور یہ امام اعظمؒ سے منقول ہے اگر کوئی حدیث میرے قول کے خلاف ہو تو میرے قول کو ترک کر دو۔اس حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو حضرت امام اعظمؒ کو نہیں پہنچی ہے لیکن اشارہ سبابہ کی احادیث مشہور و معروف ہیں ان کا علم امام اعظمؒ کو ہے۔۔۔۔اگر کہیں کہ علماء حنفیہ نے اشارہ جواز کا فتویٰ دیا ہے۔۔۔اگر جواز اور حل و حرمت میں تعارض ہو تو عزم جواز اور حرمت کی جانب کو ترجیح ہو گی۔فرزند ارشد خواجہ محمد سعید اس بارہ میں رسالہ لکھ رہے ہیں۔۔۔

مکتوب شریف 162۔دفتر اول ☆ خواجہ محمد صدیق بدخشیؒ کی طرف لکھا ہے

رمضان المبارک قرآن مجید اور کھجور کی جامعیت

کلام خداوندی کی یہ شان ہے کہ تمام کمالات ذاتی و صفاتی کا جامع اور رمضان شریف بھی تمام خیر و برکت کا جامع ہے۔اس ماہ مبارک کو قرآن مجید کے ساتھ پوری پوری مناسبت ہے۔دونوں (رمضان شریف اور قرآن مجید) تمام کمالات کے حامل ہیں۔قرآن مجید اسی ماہ میں نازل ہوا شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن (اسی ماہ میں لیلتہ القدر اسی ماہ کا خلاصہ اور زبدہ ہے۔وہ رات اس کا مغز ہے اور یہ مہینہ اس کا پوست۔پس جس کا یہ مہینہ جمعیت سے گزر جائے اور اس۔۔۔کی خیرات و برکات

سے فائدہ مند ہو جائے۔ تو اس کا تمام سال جمعیت کے ساتھ اور خیر و برکت سے بھرا ہوا گزرتا ہے۔ حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے روزہ افطار کرنا چاہے تو اس کو تمر سے افطار کرنا چاہئے کیونکہ اس میں برکت ہے آپ ﷺ نے روزہ کھجور سے افطار فرمایا۔ (تمر بمعنی کھجور)

تمر میں برکت کا موجب یہ ہے کہ اس کا درخت ایک ایسا درخت ہے جو انسان کی طرح جامعیت اور عدلیت کے طور پر پیدا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نخل کو نبی آدم کی عمہ فرمایا ہے کیونکہ وہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بقیہ مٹی سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف ہے۔ اپنی پھوپھی درخت خُرما کی تعظیم کرو کیونکہ وہ ابوالبشر آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کی بقیہ مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس کا کھانے والا بے شمار کمالات کا جامع ہو جاتا ہے۔ مومن کی بہتر سحرگی تمر ہے۔ (حدیث مبارکہ)

باب پنجم

مشمولات

شریعت مطہرہ، سنت مقدسہ، فرمانبرداری واتباع، بدعت، سنت کے درجے، شریعت، بزرگ سنت، فرقہ ناجیہ، فرمانبرداری، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

مکتوب مبارک 23۔ دفتر دوم ☆

مخدوم زادہ خواجہ محمد عیسے اسلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

عنوان ☆ سنت مطہرہ کی اتباع اور بدعت نامرضیہ سے اجتناب

سب سے اعلیٰ نصیحت جو فرزند عزیز اور تمام دوستوں کو کی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ سنت سنیہ کی فرمانبرداری کریں اور بدعت ناپسندیدہ سے بچیں اسلام دن بدن غربت پیدا کرتا جاتا ہے اور مسلمان غریب ہوتے جاتے ہیں اور جوں جوں مرتے جائیں گے زیادہ تر غریب ہوتے جائیں گے حتی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اور قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی (آیت کریمہ)

سعادت مند وہ شخص ہے جو اس غربت میں متروکہ سنتوں میں سے کسی سنت کو زندہ کرے اور مستعملہ بدعتوں میں سے کسی بدعت کو مارے۔ اب وہ وقت ہے کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے ہزار سال گزر چکے اور قیامت کی علامتوں نے پر توڑا لا ہے سنت عہد نبوت کے بُعد کے باعث پوشیدہ ہوگئی ہے اب ایسے بہادر جوانمرد کی ضرورت ہے جو سنت کی مدد کرے۔ اور بدعت کو شکست دے بدعت کو جاری کرنا دین کی بربادی کا موجب ہے۔ اور بدعتی کی تعظیم کرنا اسلام گرانے کا باعث ہے۔ جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کے گرانے میں مدد دی۔ اسلام کی رسوم جبھی قائم رہ سکتی ہیں جبکہ سنت کو جاری کیا جائے اور بدعت کو دور کیا جائے۔ گذشتہ لوگوں نے شاید بدعت میں کچھ حسن دیکھا ہوگا جو بدعت کے بعض افراد کو مستحسن اور پسندیدہ سمجھا ہے لیکن یہ فقیر اس مسئلہ میں اس کے موافق نہیں ہے۔ حدیث میں ہے ہر بدعت گمراہی ہے۔ سلامتی سنت کے بجالانے پر موقوف ہے اور خرابی بدعت کے حاصل کرنے پر وابستہ ہے۔ ہر بدعت کلہاڑی کی طرح ہے جو اسلام کی بنیاد کو گرا رہی ہے۔ سنت چمکنے والے ستارے کی

طرح ہے جو سیاہ رات میں ہدایت فرماتا ہے۔ علماء کسی بدعت کو حسن کہنے کی جرات نہ کریں۔ کسی بدعت پر عمل کا فتویٰ نہ دیں خواہ وہ بدعت ان کی نظروں میں صبح کی سفیدی کی طرح روشن ہو کیونکہ سنت کے ماسویٰ میں شیطان کے مکر کو بڑا دخل ہے۔

گذشتہ زمانہ میں چونکہ اسلام قوی تھا اس لئے بدعت کے ظلمات کو اٹھا سکتا تھا کہ بعض بدعتوں کے ظلمات نور اسلام کی چمک میں نورانی معلوم ہوتے ہونگے اور حسن کا حکم پالیتے ہونگے۔ اگر چہ درحقیقت ان میں کسی قسم کا حسن اور نورانیت نہ تھی۔ مگر اس وقت کہ اسلام ضعیف ہے بدعتوں کے ظلمات کو نہیں اٹھا سکتا۔ اس وقت متقدمین ومتاخرین کا فتویٰ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہر وقت کے احکام جدا ہیں۔

اس وقت تمام جہان بدعتوں کے بکثرت ظاہر ہونے کے باعث دریائے ظلمات کی طرح نظر آرہا ہے۔ سنت کا نور باوجود غربت اور ندرت کے اس دریائے ظلمانی میں کرم شب افروز یعنی جگنو کی طرح محسوس ہو رہا ہے۔ اور بدعت کا عمل اس ظلمت کو اور بھی زیادہ کرتا ہے۔ اور سنت کے نور کو کم کرتا جاتا ہے۔ سنت پر عمل کرنا اس ظلمت کے کم ہونے اور اس نور کے زیادہ ہونے کا باعث ہے۔

اب اختیار ہے۔۔۔ کوئی اللہ تعالیٰ کے گروہ کو زیادہ کرے یا شیطان کے گروہ کو

ترجمہ ☆ خبردار اللہ کا گروہ خلاصی یافتہ ہے اور شیطان کا گروہ خسارہ پانے والا ہے۔ صوفیہ وقت بھی اگر کچھ انصاف کریں۔۔۔ تو چاہئے کہ سنت کے ماسوا اپنے پیروں کی تقلید نہ کریں۔ اتباع سنت نجات دینے والی اور خیرات و برکات بخشنے والی ہے۔ اور غیر سنت کی تقلید میں خطر در خطر ہیں (قاصد پر حکم پہنچا دینا ہے) وما علی الرسول الا

البلاغ

مکتوب شریف کے آخر پر کئی صفحات پر نہایت بلند اسرار و معارف کا بیان ہے۔اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی فضیلت ہے۔

عجب ہی قافلہ سالار میں یہ نقشبندی — کہ لے جاتے ہیں پوشیدہ حرم تک قافلے کو

اے نجابت وشرافت کے نشان والے! ان بزرگوں کا طریق بعینہ اصحاب کرام علیھم الرضوان کا طریق ہے۔

مکتوب شریف 121۔دفتر سوم ☆

عنوان ☆ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی فرمانبرداری

طویل مکتوب شریف کی چند سطور کا ترجمہ ☆

غرض کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ اس راہ کے دقائق میں سے کوئی دقیقہ اس گروہ کے معارف میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے واسطہ اور وسیلہ کے بغیر میسر نہیں ہوتا۔اور مبتدی اور متوسط کی طرح منتھی کو بھی اس راہ (روحانی منازل) کے فیوض و برکات آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اور تبعیت (اتباع) کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

محال است سعدی کہ راہ صفا --- نتواں رفت جز در پے مصطفٰے

ترجمہ ☆ قدم پکڑیں نہ جب تک مصطفٰے کا --- پتہ ملتا نہیں راہ صفا کا

صحیفہ شریف 54۔دفتر دوم ☆ بنام سید شاہ محمد۔

عنوان ☆ متابعت کے درجے

تلخیص ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت جو دینی اور دنیاوی سعادتوں کا سرمایہ ہے۔ کئی درجے اور مرتبے رکھتی ہے۔

پہلا درجہ ☆ جو عوام اہل اسلام کیلئے ہے۔ تصدیق قلبی کے بعد احکام شرعیہ کا بجالانا

دوسرا درجہ ☆ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے اقوال واعمال کا اتباع۔ جو باطن سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً تہذیب اخلاق۔ بری صفات کا دور کرنا۔ باطنی امراض اور اندرونی بیماریوں کا رفع کرنا وغیرہ وغیرہ۔

تیسرا درجہ ☆ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے احوال واوذاق ومواجید کا اتباع۔

چوتھا درجہ ☆ علماء راسخین کے ساتھ مخصوص ہے۔ عالم راسخ وہ ہے جسے کتاب وسنت کی متشابہات کی تاویلات سے بہت سا حصہ حاصل ہو اور حروف مقطعات کے اسرار کو بخوبی جانتا ہو۔ یہاں تاویل سے مراد ایسی تاویل جس کا تعلق اسرار کے ساتھ ہو۔

پانچواں درجہ ☆ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا اتباع۔

چھٹا درجہ ☆ آپ ﷺ کے ان کمالات کا اتباع جو مقام محبوبیت کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ساتواں درجہ ☆ یہ پہلے تمام درجات کا جامع ہے۔ کامل فرمانبردار وہ ہے جو ان ساتوں درجوں سے آراستہ ہو۔ (الراقم نے فقط خلاصہ ومفہوم لکھا ہے)

مکتوب شریف 9۔ دفتر سوم ☆

آیت کریمہ ☆ **وما آتکم الرسول فخذوہ الخ** کے بیان میں

سیادت وارشاد پناہ میر محمد نعمان کی طرف صادر فرمایا ہے۔

ترجمہ ☆ آیت کریمہ۔ جو کچھ رسول تمہارے پاس لے آئیں اسے پکڑ لو اور جس سے تم کو منع کریں اس سے ہٹ جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

امر کے بجالانے اور منہیات سے ہٹ جانے کے بعد تقویٰ کا ذکر کرنا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ منہیات سے ہٹ رہنا زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہی تقویٰ کی حقیقت ہے جو دین کا اصل مقصود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ورع کے برابر کوئی شے نہیں نواہی سے باز رہنا نفس کی مخالفت ہے۔

نفس کی مخالفت ☆ جس میں نفس کی زیادہ مخالفت ہو کچھ شک نہیں کہ اس کا نفع بھی زیادہ ہوگا اور نجات کیلئے سب سے زیادہ اقرب راستہ ہوگا۔ کیونکہ تکلیفات شرعیہ کا اصلی مقصد نفس کا مغلوب کرنا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت اور عداوت میں قائم رہتا ہے۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ ترجمہ ☆ اپنے نفس کو دشمن جان کیونکہ وہ بری عداوت پر قائم ہے۔ پس مشائخ کے طریقوں میں سے جس طریقہ میں احکام شرعیہ کی زیادہ رعایت ہوگی وہ تمام وصول الی اللہ طریقوں میں سے زیادہ اقرب ہوگا۔ کیونکہ اس میں نفس کی زیادہ مخالفت ہے۔ اور وہ طریقہ علیہ نقشبندیہ ہے اسی واسطے ہمارے سردار اور

قبلہ شیخ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک ایسا طریقہ وضع کیا ہے۔ جو نفس کی زیادہ مخالفت ہونے کے باعث تمام وصول الی اللہ طریقوں سے اقرب ہے۔

(یہ مضمون مکتوبات شریف اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے رسائل میں مفصل اور واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وبارک۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

مکتوب شریف 25۔ کا عنوان کتنا شاندار ہے؟

عنوان کا حصہ ☆ جو عمل شریعت غرا کے موافق کیا جائے عبادت میں داخل ہے۔

اگرچہ خرید وفروخت ہو تمام حرکات وسکنات میں احکام شرعیہ کی رعایت کرنی چاہئے تمام اوامر ونواہی کو مدنظر رکھا جائے۔

مکتوب شریف 36۔ دفتر اول ☆ ملا حاجی محمد لاہوری کی طرف لکھا ہے۔

عنوان مبارک ملاحظہ ہو ☆ شریعت دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور ایسا کوئی مطلب نہیں ہے۔ کہ جس کے حاصل کرنے میں شریعت کے سوا کسی اور چیز کی حاجت پڑے۔ طریقت وحقیقت دونوں شریعت کی خادم ہیں۔

شریعت کے تین جزو ہیں۔ علم وعمل واخلاص۔ جب تک یہ تینوں جزو متحقق نہ ہوں شریعت متحقق نہیں ہوتی۔ اور جب شریعت حاصل ہوگئی گویا کہ حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگئی۔ جو دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔

پس شریعت دنیا اور آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے۔ اور کوئی ایسا مطلب (مقصد) باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لئے شریعت کے سوا کسی اور چیز کی طرف حاجت پڑے۔ (شریعت ہی سے سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے) طریقت اور

حقیقت جن سے صوفیا ومتاز ہیں تیسری جزو اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔

مقام رضا ☆ احوال مواجید اور علوم و معارف جو صوفیا کو حاصل ہوتے ہیں اصل مقصود نہیں بلکہ وہم وخیالات ہیں۔ان سب سے گزر کر مقام رضا تک پہنچنا چاہئے۔

اخلاص ☆ جو مقام جذبہ اور سلوک کا نیابت ہے۔طریقت و حقیقت کی منازل طے کرنے سے یہ مقصود ہے کہ اخلاص حاصل ہو جائے۔تین قسم کی تجلیوں اور عارفانہ مشاہدوں سے گزار کر ہزاروں میں سے کسی ایک کو اخلاص اور مقام رضا کی دولت تک پہنچاتے ہیں۔

بے سمجھ لوگ احوال و مواجید کو اصلی مقصود جانتے ہیں۔تجلیات اور مشاہدات کو اصل مطلب جانتے ہیں دس سال کے بعد اصل حقیقت کماحقہ پر ظاہر ہوئی۔

مکتوب مبارک 37۔دفتر اول ☆ شیخ محمد خیریؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

طریقہ علیہ نقشبندیہ سرخ گندھک یعنی اکسیر ہے باطن کو خواجگان نہ قدس سرہم کی نسبت سے معمور رکھیں۔اور ظاہر کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے آراستہ و پیراستہ بنائیں۔ (کار این است غیر ایں ہمہ ہیچ)

ترجمہ ☆ اصل مطلب ہے یہی باقی ہے ہیچ

نماز پنجگانہ اول وقت میں ادا کیا کریں۔مگر موسم سرما کی عشارات کے تیسرے حصے تک اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

مکتوب شریف 42۔دفتر اول ☆ بنام شیخ درویشؒ

کیسا مفید ترین عنوان۔ مفہوم عبارت

دل کے زنگار کو دور کرنے والی سب سے بہتر چیز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگ سنت کی تابعداری ہے۔ جس کا مدار نفسانی عادتوں کے رفع کرنے پر ہے۔

مکتوب شریف 81۔ دفتر اول ☆ بنام لالا بیک

مختصر تلخیص ☆ حق تعالیٰ ہم میں اور تم میں غیرت اسلامی کو زیادہ کرے۔ عرصہ تخمیناً ایک صدی سے اسلام پر اس قسم کی غربت چھا رہی ہے کہ کافر لوگ مسلمانوں کے شہروں میں صرف کفر کے احکام جاری کرنے پر راضی نہیں بلکہ چاہتے ہیں اسلامی احکام بالکل دور ہو جائیں اور اسلام اور اہل اسلام کا کچھ اثر نہ رہے۔ اور اس حد تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ اگر کوئی مسلمان شعائر اسلامی کو ظاہر کرتا ہے تو اسے قتل کر دیا جاتا ہے۔ گائے کو ذبح کرنا ہندوستان میں اسلام کا بڑا شعار ہے۔

مکتوب شریف 79۔ دفتر اول ☆ بنام جباری خان

عنوان ☆ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کی جامع ہے۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کے جامع اور تمام انبیاء علیہم السلام کے مظہر ہیں۔ قرآن مجید تمام کتب کا خلاصہ ہے۔ وہ اعمال جو شریعت کے موافق ہیں سب گذشتہ شریعتوں بلکہ فرشتوں کے اعمال سے منتخب ہیں کیونکہ بعض فرشتوں کو رکوع کا حکم ہے اور بعض کو سجدے کا اور بعض کو قیام کا اور ایسا ہی گذشتہ امتوں میں سے بعض کو نماز فجر کا حکم اور بعض کو دوسری نمازوں کا۔ پس اس شریعت کو سچا جاننا اور اس کے مطابق عمل کرنا درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق کرنا اور ان کے موافق عمل بجا لانا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اس شریعت کی تصدیق کرنے والے تمام امتوں سے

بہتر ہونگے۔ پس آپ ﷺ کے منکر اور اس شریعت کی تکذیب کرنے والے تمام امتوں سے بدتر ہونگے۔

وسیلہ دوجہاں کی آبرو کا ہیں نبی سرور
پڑے خاک اس کے سر پہ جو نہیں ہے خاک اس در پر

مکتوب شریف 80۔ دفتر اول ☆ بنام مرزا فتح اللہ خان حکیم

فرقہ ناجیہ ☆ تہتر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کا فرقہ ہے۔ ہر فرقہ شریعت کی فرمانبرداری کا مدعی ہے اور اپنی نجات کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن وہ دلیل جو پیغمبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان متعدد فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجیہ کی تمیز کے لئے بیان فرمائی ہے یہ ہے

الذین هم علیٰ ما انا علیه و اصحابی (یعنی وہ فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہیں جو اس طریق پر ہیں جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں۔

بلاشبہ وہ فرقہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تابعداری کو لازم پکڑا ہے۔ اہلسنت و جماعت ہی ہیں۔ یہی لوگ فرقہ ناجیہ ہیں۔ شیعہ، خارجیہ، معتزلہ، خود نیا مذہب رکھتے ہیں۔ ان کا رئیس اصل بن عطاء امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہے۔۔۔۔ امام رضی اللہ عنہ سے جدا ہو گیا پس حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اعتزل عنا) ہم سے جدا ہو گیا اسی طرح باقی فرقوں کو قیاس کرلو۔

(اصحاب رضی اللہ عنھم کے حق میں طعن کرنا درحقیقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طعن لگاتا ہے۔ جس نے اصحاب رضی اللہ عنھم کی تعظیم نہیں کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لایا۔ جو احکام قرآن حکیم و حدیث شریف ہم تک پہنچے ہیں وہ انہی کے طفیل پہنچے ہیں۔ جب یہ مطعون ہونگے تو ان کی نقل بھی مطعون ہوگی۔ تمام اصحاب رضی اللہ عنھم عدل، صدق، اور تبلیغ میں برابر ہیں۔ ایک اصحابی کا انکار سب کا انکار ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنھم کی عزت و تعظیم فرمائی ہے اور ان کو اقتداء کے لائق جان کر ان سے بیعت کی ہے۔ پس خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنھم کا انکار کرنا اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی متابعت کا دعویٰ کرنا محض افترا ہے۔ اور تقیہ کے احتمال کو حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دخل دینا بے وقوفی ہے۔ عقل سلیم ہرگز اس کو جائز نہیں سمجھتی۔ کہ حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ باوجود کمال معرفت اور شجاعت کے خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنھم کے بغض کو تیس سال تک پوشیدہ رکھیں۔

اور ان کے برخلاف کچھ ظاہر نہ کریں اور منافقانہ صحبت ان کے ساتھ رکھیں حالانکہ کسی ادنیٰ مسلمان سے اس قسم کا نفاق متصور نہیں ہوسکتا۔ اس فعل کی برائی کو معلوم کرنا چاہئے کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی طرف کس قسم کی خرابی اور فریب منسوب ہے۔ اور اگر بفرض محال حضرت اسد اللہ رضی اللہ عنہ کے حق میں تقیہ جائز بھی سمجھیں تو وہ تعظیم و توقیر جو حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفائے ثلاثہؓ کی کرتے تھے اور ابتداء سے انتہا تک ان کو بزرگ جانتے رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیں گے؟۔ وہاں تقیہ کی گنجائش

نہیں۔حق امر کی تبلیغ پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام پر واجب ہے وہاں تقیہ کو دخل دینا زندقہ تک پہنچا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(پ6ع14) یا یھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمك من الناس ۔(اے میرے رسول جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔اس کو پہنچا دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو رسالت کے حق کو ادا نہ کیا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔)

کفار کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وحی کو جو اس کے موافق ہو ظاہر کر دیتے ہیں اور جو اس کے مخالف ہوتی ہے اسے ظاہر نہیں کرتے۔اس کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعظیم جو خلفائے ثلاثہ کی کرتے تھے خطا اور زوال سے محفوظ رہی۔(آگے اصحاب عثمان رضی اللہ عنہ۔خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔کا مبارک ذکر ہے)

تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کی متابعت دین کے اصول میں لازم ہے جو ان میں سے بعض کو طعن کرتا ہے وہ سب کی متابعت سے محروم ہے۔شریعت کے پہنچانے والے سب اصحاب رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔قرآن مجید بھی ہر ایک سے کچھ نہ کچھ لے کر جمع کیا گیا ہے۔ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا ہے۔بلکہ درحقیقت جامع حضرت صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی جمع اس قرآن مجید کے سوا ہے۔ان بزرگواروں کا انکار فی الحقیقت قرآن کا انکار ہے۔(نعوذ باللہ)

ایک شخص نے اہل شیعہ کے مجتہد سے سوال کیا کہ قرآن مجید حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا ہے۔ آپ کا اس قرآن کے حق میں کیا اعتقاد ہے۔ اس نے کہا میں اس کے انکار میں مصلحت نہیں دیکھتا کہ اس انکار سے تمام دین درہم برہم ہو جاتا ہے۔

دیگر عاقل آدمی ہرگز قرار نہیں دیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی رحلت کے روز امر باطل پر اجماع کریں۔ اور مقرر ہے کہ حضور علیہ السلام والسلام کی رحلت کے دن 33 ہزار اصحاب رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ جنہوں نے رضا ورغبت سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ اتنے اصحاب رضی اللہ عنہم کا گمراہی پر جمع ہونا محال ہے۔ حالانکہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا لا تجتمع امتی علی الضلالۃ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

اور جو توقف حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے ابتداء میں واقع ہوا ہے وہ اس واسطے تھا کہ اس مشورہ میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ کو بلایا نہ گیا تھا۔ چنانچہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے "ہم اس واسطے ناراض ہوئے ہیں ہم کو مشورہ میں بلایا نہیں گیا" ورنہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر ہیں اور ان کا نہ بلانا شاید کسی حکمت پر مبنی ہوگا۔۔۔ کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کو حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے موجود ہونے سے مصیبت کے صدمہ اول کے وقت تسلی ہو۔۔۔۔ اور وہ اختلافات واصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان واقع ہوئے تھے۔ وہ نفسانی خواہشوں سے نہ تھے۔ کیونکہ ان کے نفس تزکیہ پا چکے تھے۔۔۔۔۔ ان کے سب ارادے شریعت کے تابع ہو چکے تھے بلکہ وہ اختلاف حق کے بلند کرنے کے لئے اجتہاد پر مبنی تھا۔ پس ان کے خطا کار کیلئے بھی اللہ کے نزدیک ایک درجہ ہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا ترجمہ☆ یہ ایسے خون ہیں جن سے ہمارے ہاتھوں کو اللہ

نے پاک رکھا۔ پس ہم اپنی زبانوں کو ان سے پاک رکھتے ہیں۔

اور نیز امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگ ناچار ہو گئے پس انہوں نے آسمان کے تلے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہ پایا۔ پس ان کو اپنی گردنوں کا والی بنالیا یہ قول تقیہ کی نفی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی رضا مندی کیلئے صریح وصاف ہے۔ (والسلام و الکرام)

مکتوب شریف 163۔ دفتر اول ☆ شیخ فریدؒ کی طرف لکھا ہے۔

(موجودہ اسلامی حکمرانوں کیلئے مفید ترین رہنمائی۔ الراقم)

عنوان:۔ دونوں جہان کی سعادت فقط سردار دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری سے وابستہ ہے۔

فرمانبرداری یہ ہے کہ اسلامی احکام بجا لائے جائیں اور کفر کی رسمیں مٹا دی جائیں کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ حکم خداوندی ہے "کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان سے سختی کر" پس آپ ﷺ کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار کے ساتھ سختی اور جہاد کا حکم فرمایا تو معلوم ہوا یہ کام خلق عظیم میں ہے۔

جس نے اہل کفر کو عزیز رکھا اس نے اسلام کو خوار کیا۔ کتوں کی طرح ان کو دور کرنا چاہئے اگر دنیاوی غرض ہو پھر بھی بے اعتباری کے طریق کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ بقدر ضرورت ان کے ساتھ میل جول رکھنا چاہئے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ اس دنیاوی غرض سے بھی درگذر کریں۔ ان نابکاروں (کافروں) کا کام اسلام اور اہل اسلام پر ہنسی ٹھٹھہ کرنا ہے۔

ہر وقت اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ اگر قابو پائیں تو مسلمانوں کو ہلاک کر دیں۔ یا سب کو قتل کر دیں یا کفر میں لوٹا دیں۔ پس اہل اسلام کو بھی شرم چاہئے۔ کہ الحیاء من الا یمان حق تعالیٰ نے جزیہ کو ان کی خواری کیلئے وضع کیا ہے۔

اہل کفر کے ساتھ بغض وعناد رکھنا دولت اسلام حاصل ہونے کی علامت ہے۔

کلمہ اسلام بلند کرنے کیلئے اپنے نفع وضرر سے درگزر کیا جائے۔

مسلمانی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی ہے۔ اور رضائے مولا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ جس طرح اسلام کفر کی ضد ہے آخرت بھی دنیا کی ضد ہے۔ شریعت کے بعد جو کچھ ہے سب باطل و بے اعتبار ہے۔

مکتوب مبارک 165۔ دفتر اول ☆

سیادت وشرافت کی پناہ والے شیخ فریدؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

عنوان کا صرف ایک حصہ ☆

اطاعت مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحیفہ شریفہ کی ابتدائی عربی عبارت کا ترجمہ۔ حق تعالیٰ آپ کو نبی امی قرشی ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنی میراث کی خلعت سے بھی مشرف فرمائے جیسا کہ آپ کو ظاہری میراث کی خلعت سے مشرف فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے آمین کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری میراث عالم خلق سے تعلق رکھتی ہے اور باطنی میراث عالم امر سے جہاں جہاں کہ سراسر ایمان معرفت ورشد وہدایت ہے۔

میراث ظاہری کی بڑی نعمت کا شکریہ ہے کہ باطنی میراث سے آراستہ ہو اور باطنی وراثت سے آراستہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع واطاعت

کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض رکھیں۔۔۔آج گذشتہ کا تدارک کر سکتے ہیں لیکن کل جب کہ ہاتھ سے کام نکل چکا تو سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔پس لازم ہے کہ تمام ہمت احکام شرعی کے بجالانے میں صرف کرنی چاہئے۔

صحیفہ شریفہ نمبر 166۔دفتر اول☆

کیسا نصیحت بھرا عنوان☆

چند روزہ ناپائیدار حیات پر مدار نہ رکھنا چاہئے اور تھوڑی سی فرصت میں ذکر کثیر کے ساتھ مرض قلبی کے علاج کا فکر کرنا چاہئے۔جو نہایت ضروری ہے۔ملا محمد امین کی طرف لکھا ہے۔

مفہوم☆عنوان میں نہایت ہی اعلیٰ واعظم مقصد ہے وہ دل جو غیر کا گرفتار ہے اس سے خیر کی کیا امید ہے اور وہ روح جو کہ بہتر۔یعنی دنیا کی طرف مائل ہے اس سے نفس امارہ بہتر ہے۔۔۔۔۔ہم کوتاہ اندیش ہمہ تن روح قلب کی گرفتاری کے اسباب حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ہائے افسوس کیا کیا جائے۔

ترجمہ آیت کریمہ☆اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔۔۔۔ضعف ظاہری کے باعث کچھ اندیشہ نہ کریں۔انشاء اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے بدل جائے گا۔دعائیہ کلمات پر حسن اختتام۔

مکتوب شریف 186۔دفتر اول☆

سنت کی تابعداری اور بدعت سے بچنے کی ترغیب میں۔ ہر بدعت ضلالت ہے کابل کے مفتی خواجہ عبدالرحمٰنؒ کی طرف لکھا ہے

عاجزی اور زاری اور التجا اور محتاجی اور ذلت وخواری کے ساتھ ظاہر اور پوشیدہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرتا ہے کہ جو کچھ اس دین میں محدث اور مبتدع پیدا ہوا ہے جو خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم کے زمانہ میں نہ تھا اگرچہ وہ روشن ہیں صبح کی سفیدی کی مانند ہے اس ضعیف کو ان لوگوں کے ساتھ جو اس بدعت سے منسوب ہیں۔ اس محدث کے عمل میں گرفتار نہ کرے۔ اور مبتدع کے حسن پر فریفتہ نہ کرے۔ بحرمت سید المختار و آلہ ابرار و علیھم الصلوٰۃ والسلام۔

اقسام بدعت ☆ علماء نے کہا ہے کہ بدعت دو قسم پر ہے حسنہ اور سیۂ حسنہ اس نیک عمل کو کہتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین علیہ و علیھم الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے بعد پیدا ہوا ہو اور وہ سنت کو رفع نہ کرے۔ اور بدعت سیہ وہ ہے جو سنت کی رافع ہو۔

یہ فقیر ان بدعتوں میں کسی بدعت میں حسن اور نورانیت مشاہدہ نہیں کرتا اور ظلمت اور کدورت کے سوا کچھ محسوس نہیں کرتا۔ ؤؤؤؤ

بوقت صبح ہو جائے گا روشن روز کی مانند
کہ تو نے عشق میں کس کے گذاری رات ہے ساری

بدعت ☆ حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ہمارے اس امر میں ایسی نئی چیز پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے بھلا جو چیز مردود ہو وہ حسن

کہاں پیدا کر سکتی ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اس کے بعد واضح ہو کہ اچھی کلام کتاب اللہ ہے اور بہتر رستہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رستہ ہے۔ اور تمام امور سے بدتر محدثات میں اور ہر ایک بدعت ضلالت ہے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور اس کے حکموں کو مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام ہو۔ کیونکہ تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تمہیں لازم ہے کہ میری سنت اور خلفائے راشدین مہدینؓ کی سنت کو لازم پکڑو۔ اور اس کے ساتھ پنجہ مارو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑو اور نئے پیدا شدہ کاموں سے بچو کیونکہ ہر نیا امر بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

پس جب ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت۔ تو پھر بدعت میں حسن کے کیا معنی ہوئے؟۔

نیز جو کچھ احادیث سے مفہوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہر بدعت سنت کی رافع ہے بعض کی کوئی خصوصیت نہیں پس ہر بدعت سیہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی قوم بدعت پیدا کرتی ہے تو اس جیسی ایک سنت اٹھائی جاتی ہے۔

اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی قوم نے دین میں بدعت جاری نہیں کی مگر اللہ نے اس جیسی سنت کو ان میں سے اٹھا لیا۔ پھر اللہ تا حیات اس سنت کو ان کی طرف نہیں پھیرتا۔

جاننا چاہئے بعض بدعتیں جن کو علماء مشائخ نے سنت سمجھا ہے جب ان میں اچھی طرح ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنت کی رفع کرنے والی ہیں۔

مثلاً میت کے کفن دینے میں عمامہ کو بدعت حسنہ کہتے ہیں حالانکہ یہی بدعت رافع سنت ہے۔ کیونکہ عدد مسنون یعنی تین کپڑوں پر زیادتی نسخ ہے۔ اور نسخ عین رفع ہے۔ اور ایسے ہی مشائخ نے شملہ' دستار کو بائیں طرف چھوڑنا پسند کیا ہے حالانکہ سنت شملہ کا دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بدعت رافع سنت ہے اور ایسے ہی وہ امر ہے جو علماء نے نماز کی نیت میں مستحسن جانا ہے کہ باوجود ارادہ دلی کے زبان سے بھی نیت کہنی چاہئے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی صحیح یا ضعیف روایت سے ثابت نہیں اور نہ ہی اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے کہ انہوں نے زبان سے نیت کی ہو بلکہ جب اقامت کہتے تھے فقط تکبیر تحریمہ ہی فرماتے تھے پس زبان سے نیت کرنا بدعت ہے اور اس بدعت کو حسنہ کہا ہے اور یہ فقیر جانتا ہے کہ یہ بدعت رفع سنت تو بجائے خود رہا فرض کو بھی رفع کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی تجویز میں اکثر لوگ زبان ہی پر کفایت کرتے ہیں اور دل کی غفلت کا کچھ ڈر نہیں کرتے پس اس ضمن میں نماز کے فرضوں میں سے ایک فرض جو نیت قلبی ہے متروک ہو جاتا ہے اور نماز کے فاسد ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔ تمام متبوعات ومحدثات کا یہی حال ہے کہ کیونکہ وہ سنت پر زیادتی ہیں خواہ کسی طرح کی ہوں اور زیادتی نسخ ہے۔ اور نسخ رفع سنت ہے۔

پس آپ پر لازم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت پر کمر بستہ رہیں اور اصحاب کرام رضی اللہ عنھم کی اقتداء پر کفایت کریں۔ کیونکہ وہ ستاروں کی مانند ہیں جن کے پیچھے چلو گے ہدایت پاؤ گے لیکن قیاس اور اجتہاد کوئی بدعت نہیں ہے۔ کیونکہ

وہ نصوص کے معنے کو ظاہر کرتے ہیں کسی زائد امر کو ثابت نہیں کرتے پس داناؤں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔مکتوب شریف 186۔کی تخلیص ختم۔

مکتوب شریف 168۔دفتر اول ☆

بنام خواجہ محمد قاسم (مخدوم زادہ امکنگی علیہ الرحمۃ)

عنوان ☆ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ۔۔۔محدثات ومخترعات کا رواج۔

تمہید ☆ معلوم ہو کہ اس طریقہ علیہ کی بلندی سنت کے التزام اور بدعت سے اجتناب کے باعث ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس طریقہ علیہ کے بزرگواروں نے ذکر جہر سے پرہیز فرمائی ہے۔ذکر قلبی کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔سماع ورقص وتواجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں نہ تھے ان سے منع کیا ہے۔خلوت وچلہ جو صدر اول میں تھا اس کی بجائے خلوت در انجمن کو اختیار کیا ہے۔۔۔بزرگوں کا کلام ولی مرضوں کی دوا ہے۔نظر باطنی امراض کی شفا ہے۔

ترجمہ

؎ سے عجب ہی قافلہ سالار ہیں یہ نقشبندی۔کہ لے جاتے ہیں پوشیدہ حرم تک قافلے کو۔۔

لیکن ان دنوں میں یہ نسبت شریفہ عنقائے مغرب ہو گئی ہے۔۔۔بدعتیں اس ملک میں یہاں تک پھیلی ہوئی ہیں کہ بزرگواروں کے اصل طریق کو پوشیدہ کر دیا ہے۔۔۔فقہاء نے نوافل کا جماعت سے ادا کرنا نہایت ہی مکروہ کہا ہے۔۔۔تعجب کی بات ہے کہ بلاد مادر النہر میں جو علمائے حق کا ماوا ومسکن ہے۔۔۔بدعتیں رواج پا گئی ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے آمین کہا۔

مکتوب شریف 184۔دفتر اول :۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی متابعت کی ترغیب میں۔۔۔۔بنام قلیج اللہؒ۔۔۔

میرے عزیز! جو بات کل قیامت کے دن کام آئے گی وہ صاحب شریعت علیہ الصلواۃ والسلام کی متابعت ہے احوال ومواجید اور علوم ومعارف اور اشارات ورموز اگر متابعت کے ساتھ جمع ہو جائیں تو بہتر اور زہے قسمت ۔ ورنہ سوائے خرابی اور استدراج کے کچھ نہیں۔

سید الطائفہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کو مرنے کے بعد کسی شخص نے خواب میں دیکھا اوران کا حال پوچھا۔انہوں نے جواب میں کہا سب عبارتیں اڑ گئیں سب اشارتیں فنا ہو گئیں اور ہم کو دو رکعتوں کے سوا جورات کو درمیان میں پڑھا کرتے تھے۔کسی چیز نے نفع نہ دیا۔ متابعت میں امن اور برکت ہے مخالفت میں بدبختی اور ہلاکت ۔۔۔ (والسلام)

مشمولات☆باب ششم

علماء کے بارے میں

خطبہ جمعہ شریف میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی نہ لینا کیسا ہے؟

علماء وطلباء کی تعظیم۔علمائے سو(علماء بد)اور علماء حق۔عالم کی شان۔

مکتوب 15۔دفتر دوم☆

قصبہ سامانہ کے خطیب کی مذمت وتکوشہس میں جس نے عید قربان کے خطبہ میں خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کے ذکر کو ترک کر دیا تھا۔اور بیان نہ کیا تھا۔شہر سامانہ کے بزرگ سادات اور قاضیوں اور رئیسوں کی طرف صادر فرمایا ہے

الحمد للّٰہ وسلام علےٰ عبادہ الذین اصطفےٰ شہر سامانہ کے سادات عظام اور قاضیوں اور بزرگ رئیسوں کو تکلیف دینے کا باعث یہ ہے کہ سنا گیا ہے اس جگہ کے خطیب نے عید قربان کے خطبہ میں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ذکر کو ترک کیا ہے۔ اور ان کے مبارک ناموں کو نہیں لیا۔ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ جب لوگوں نے اس سے تعرض کیا کہ بجائے اس کے اپنی سہو ونسیان کا عذر کرتا۔ سرکشی میں پیش آیا۔ اور یوں کہہ اٹھا اگر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ناموں کا ذکر نہیں ہوا تو کیا ہوا؟ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس مقام کے رئیسوں اور معزز لوگوں نے اس بارہ میں بہت سستی کی ہے اور اس بے انصاف خطیب کے ساتھ سختی اور روشنی سے پیش نہیں آئے۔

وائے نہ یکبار کہ صد بار وائے۔ ترجمہ ☆ ایک افسوس نہیں صد ہا افسوس۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا ذکر اگرچہ خطبہ کے شرائط میں سے نہیں لیکن اہلسنت کا شعار تو ضرور ہے۔ عملاً اور ہکوپن سے سوائے اس شخص کے کہ جس کا دل مریض ہو اور باطن پلید ہو اور کوئی شخص اس کو ترک نہیں کرتا۔ ہم نے مانا کہ اس نے تعصب اور عناد سے ترک نہیں کیا مگر مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُم (جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے) کا کیا جواب دے گا۔

اور اِتَّقُوْ مِنْ مَوَاضِعِ التُّھَمِ (تہمت کی جگہوں سے بچو) کے موافق تہمت کے ظن سے کس طرح خلاصی پائے گا۔ اگر شیخین رضی اللہ عنہم کی تقدیم و تفضیل میں متوقف ہے تو طریق اہلسنت کے مخالف ہے۔ اور اگر حضرات ختنین رضی اللہ عنہما کی محبت میں متردد ہے تو بھی اہل حق سے خارج۔ عجب نہیں کہ وہ بے حقیقت جو کشمیریہ کی طرف منسوب ہے اس خبث کو کشمیر کے بدعتیوں یعنی رافضیوں سے لیکر آیا ہو۔ اس کو سمجھانا

چاہیئے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی افضلیت صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اس کو بزرگ اماموں کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے۔

جن میں سے ایک امام شافعیؒ ہیں شیخ امام ابوالحسن اشعریؒ نے کہا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت باقی امت پر قطعی اور یقینی ہے امام ذھبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنی خلافت اور مملکت کے زمانہ میں ان کے تابعین کے جم غفیر کے درمیان تواتر سے ثابت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تمام امت سے افضل ہیں۔ پھر امام ذہبیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے 80 محدثین سے زیادہ نے روایت کیا ہے اور ایک جماعت کو گن کر بتایا ہے پھر فرمایا ہے کہ خدا رافضیوں کا برا کرے یہ کیسے جاہل ہیں۔ اور امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں جو کتاب اللہ کے بعد تمام کتابوں سے صحیح ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر فرمایا کہ ایک اور شخص۔ تو ان کے بیٹے محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر آپ۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ایک مسلمان آدمی ہوں۔ اس قسم کی اور بہت سی روایات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم سے مشہور ہیں۔ جن سے سوائے جاہل یا متعصب کے اور کوئی انکار نہیں کرتا۔

اس بے انصاف کو کہنا چاہیئے کہ ہم کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم ہے اور ان کے ساتھ بغض اور ایذا دینے کی ممانعت۔

ہے حضرات ختنین رضی اللہ عنہما آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ صحابہ اور قریبیوں میں سے ہیں۔ان کے ساتھ محبت ومووت اور بھی زیادہ بہتر ومناسب ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ (فرماؤیارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم سے میں قریبیوں کی محبت کے سوااور کوئی اجر نہیں مانگتا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ترجمہ ☆ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کے بارہ ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے بعد میرے اصحاب رضی اللہ عنہ کو نشانہ نہ بناؤ جس نے ان کو دوست رکھا اس نے میری دوستی کے سبب ان کو دوست رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کے باعث ان سے بغض رکھا جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی وہ ضرور اس کا مواخذہ کریگا۔) اس قسم کا بدبودار پھول ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک معلوم نہیں کہ ہندوستان میں کھلا ہو عجب نہیں کہ اس معاملہ سے تمام شر متھم ہو جائے۔ بلکہ تمام ہندوستان سے اعتماد دور ہو جائے۔ سلطان وقت کہ خدا اس کو اسلام کے دشمنوں پر مدد اور غلبہ دے اہلسنت اور حنفی مذہب ہے اس کے زمانہ میں اس قسم کی بدعت کا ظاہر کرنا بڑی جرات اور دلیری کا کام بلکہ درحقیقت بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنا اور اولی الامر کی اطاعت سے نکلنا ہے۔ پھر بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس مقام کے بزرگ اور رئیس لوگ اس مواقع میں خاموش ہیں اور سستی اختیار کریں اللہ تعالیٰ اہل کتاب کی مذمت میں فرماتا ہے۔ ''ان کے علماء اور خدا پرست لوگ ان کو بری باتوں اور رشوت اور سود کمانے سے منع کیوں نہیں کرتے۔ واقعی بہت بری بات ہے'' اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے

ترجمہ☆ ایک دوسرے کو برے فعل کرنے سے منع نہ کرتے تھے واقعی بہت برا کرتے تھے۔اس قسم کے واقعات میں تغافل اور سستی کرنا گویا بدعتیوں کو دلیر کرنا اور دین میں رخنہ ڈالنا۔یہ سستی اور غفلت ہی کا نتیجہ ہے۔کہ مہدویہ جماعت کے لوگ کھلم کھلا اہل حق کو اپنے باطل طریق کی طرف دعوت کرتے اور موقعہ پا کر بھیڑیے کی طرح ریوڑ سے ایک دو کو لے جاتے ہیں۔اس سے زیادہ تکلیف کیا دی جائے اس وحشت انگیز خبر سن کر مجھ میں ایک شورش سی پیدا ہو گئی۔اور میری فاروقی رگ بھڑک اٹھی اس لئے چند کلمے لکھے گئے امید ہے کہ معاف فرمائیں گے۔(آگے اختتامی کلمات ہیں)

(نوٹ) سید محمد جونپوری کے تابعدار جو ملک دکن میں ہیں اب تک موجود ہیں۔یہ سید محمد جونپوری 547ھ میں پیدا ہوا۔اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔(نعوذ باللہ) مترجمؒ ختم شد۔

مکتوب شریف 48۔دفتر اول☆ شیخ فرید بخاریؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

مضمون☆ علماء وطلباء کی تعظیم

اے سرداری وشرافت کی پناہ والے! اللہ تعالیٰ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کو دشمنوں پر فتح دے۔آپ کا بزرگ رحمت نامہ جس سے فقراء کو نوازش فرمایا تھا۔اس کے مطالعہ سے شرف حاصل کیا۔

صوفیوں سے طالب علم مقدم ہیں۔طالب علموں کے مقدم سمجھنے میں شریعت کی ترویج ہے۔شریعت کے حامل یہی لوگ ہیں۔اور مصطفوی مذہب انہی کے ساتھ قائم ہے۔کل قیامت کے روز شریعت کی بابت پوچھیں گے۔اور تصوف کی بابت نہ پوچھیں

گے جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے بچنا شریعت کے حکم بجالانے پر منحصر ہے۔

انبیاء علیہم السلام نے جو تمام مخلوقات سے بہترین شرائع کی طرف دعوت دی ہے اور اپنی تمام تر زندگی اس پر رہے ہیں۔ ان کی پیدائش سے مقصود احکام شریعت کا لوگوں تک پہنچانا ہے۔ سب سے بھاری نیکی یہ ہے کہ شریعت کو رواج دینے اور اس کے حکموں میں سے کسی حکم کے زندہ کرنے میں کوشش کی جائے۔ خاص کر ایسے زمانے میں جبکہ اسلام کے نشان بالکل مٹ گئے ہوں۔ کروڑ ہا روپیہ خدا کے راستہ میں خرچ کرنا اس کے برابر نہیں کہ شرعی مسائل میں سے ایک مسئلے کو رواج دیا جائے۔ کیونکہ اس فعل میں انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام کی اقتدا ہے۔ ان کے ساتھ شریک ہونا ہے۔
(تلخیص بیان ختم شد)

مکتوب 33۔ دفتر اول ☆ ملا حاجی محمد لاہوریؒ کی طرف لکھا ہے۔

علماء کی مذمت میں جو حب دنیا میں گرفتار ہیں اور جنہوں نے علم کو دنیا حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے۔ علماء کے لئے دنیا کی محبت اور رغبت ان کے جمال کے چہرہ کا بدنما داغ ہے مخلوقات کو اگرچہ ان سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں مگر ان کا علم ان کے حق میں نافع نہیں ہے اگرچہ شریعت کی تائید اور مذہب کی تقویت ان پر مترتب ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ تائید وتقویت فاجر فاسق سے بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاجر آدمی کی تائید کی نسبت خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ ان اللہ لیوء یدھذا الذین بالرجل الفاجر (یہ علماء پارس پتھر کی طرح ہیں کہ تانبا اور لوہا جو اس کے ساتھ لگ جائے سونا ہو جاتا ہے اور وہ اپنی ذات میں پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے

ایسے ہی وہ آگ جو پتھر اور بانس میں پوشیدہ ہے جہاں کو اس آگ سے کئی طرح کے فائدے حاصل ہیں لیکن وہ پتھر اور بانس اس اپنی اندرونی آگ سے بے نصیب ہیں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ علم ان کے اپنے نفس کے حق میں مضر ہے کہ حجت کو ان پر پورا کر دیا ۔ترجمہ☆ حدیث شریف (تحقیق لوگوں میں سے زیادہ عذاب کا مستحق قیامت کے دن وہ عالم ہے جس کو اپنے علم سے کچھ نفع حاصل نہ ہو سکا) اور کیونکہ مضر نہ ہو۔ وہ علم جو خدا تعالیٰ کے نزدیک عزیز اور موجودات میں سے اشرف ہے اس کو دینا کمینی کے حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے حالانکہ دنیا حق تعالیٰ کے نزدیک ذلیل و خوار اور مخلوقات میں سے بدتر ہے۔۔۔۔۔۔ تعلیم دینا اور فتویٰ لکھنا اس وقت فائدہ مند ہے جب کہ خالص اللہ ہی کے لئے ہو اور حب جاہ و ریاست اور مال و بلندی کی آمیزش سے خالی ہو اور اس خالی ہونے کی علامت یہ ہے کہ دنیا میں زاہد ہو اور دنیا مافیہا سے بے رغبت ہو وہ علماء جو اس بلا میں مبتلا ہیں۔۔۔۔ لوگوں میں سے بدتر اور دین کے چور یہی عالم ہیں (پارہ 28 رکوع تیسرا) آیت نمبر 19 ۔ترجمہ☆ اور گمان کرتے ہیں ہم بھی کچھ ہیں خبردار یہ لوگ جھوٹے ہیں ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے اور ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار! گروہ شیطانی گھاٹا کھانے والا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ورحمۃ اللہ علیہ ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

کسی عزیز نے شیطان لعین کو دیکھا فارغ بیٹھا ہے۔ اور گمراہ کرنے اور بہکانے سے خاطر جمع کیا ہوا ہے۔ اس عزیز نے اس امر کا بھید پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ اس وقت کے برے علما میرے ساتھ اس کام میں مددگار ہیں اور مجھ کو اس ضروری کام سے

فارغ کر دیا۔ اور واقعی اس زمانے میں ۔۔۔۔ جو سستی اور غفلت کہ امور شرعی میں واقع ہوئی ہے اور جو فتور کہ مذہب و دین کے رواج دینے میں ظاہر ہوا ہے سب کچھ ان برے عالموں کی کم بختی اور ان کی نیتوں کے بگڑ جانے کے باعث ہے ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں اور جاہ ریاست و مال بلندی کی محبت سے آزاد ہیں علماء آخرت سے ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور مخلوقات میں سے بہتر یہی علماء ہیں۔ کہ کل قیامت کے اندر ان کی سیاہی فی سبیل اللہ شہیدوں کے خون کے ساتھ تولی جائیگی۔ اور ان کی سیاہی کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔

بحوالہ مکتوب شریف 47۔ دفتر اول ☆ جو کہ سرداری اور شرافت کے پناہ والے (حضرت) شیخ فریدؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

(۱) بادشاہ کی نسبت جہان کے ساتھ ایسی ہے جیسے دل کی نسبت بدن کے ساتھ ۔ اگر دل اچھا ہے تو بدن بھی اچھا ہے اگر دل بگڑ جائے تو بدن بھی بگڑ جاتا ہے۔ جہان کی بہتری بادشاہ کی بہتری پر منحصر ہے اور اس کے بگڑ جانے پر جہان کا بگڑ جانا وابستہ ہے۔

(۲) علمائے دنیا جن کا مقصد ہمہ تن دنیا کمینی ہے ان کی صحبت زہر قاتل ہے اور ان کا فساد متعدی ہے ترجمہ ☆

وہ عالم جو کہ ہر دم تن کو پالے
وہ خود گمراہ ہے کس کو راہ بتائے

(علمائے بد) ☆ بادشاہوں کو بہکاتے ہیں۔ بہتر (72) مذہب جنہوں نے گمراہی کا راستہ اختیار کیا ہے ان کے مقتدا اور پیشوا یہی برے علماء ہیں۔ (73 واں فرقہ ہی فرقہ ناجیہ ہے جسے اہلسنت و جماعت کہا جاتا ہے جو کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نقش قدم پر ہے)

یہ فقیر نقد وقت یعنی موجودہ حال کی نسبت لکھتا ہے کہ بہت مدت تک علوم و معارف اور احوال و مواجید بہاری بادل کی طرح گرتے رہے اور جو کام کرنا چاہئے تھا اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کر دیا۔ اب سوائے اس کے اور کوئی آرزو نہیں رہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے کوئی سنت زندہ کی جاوے۔

ایک حقیقت ☆ (ہندو برہموں' یونانی فلاسفرز' عیسائی پادریوں نے بھی ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی چونکہ وہ سب کے سب انبیاء علیھم السلام کے احکام کے موافق نہیں ہوئے اس لئے سب مردود ہیں آخرت کی نجات سے بے نصیب ہیں)

(مکتوب شریف 71۔ دفتر اول)

عالم کے بارے میں اہم فرمان ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ترجمہ ☆ سب لوگوں میں سے بڑھ کر عذاب کا مستحق وہ عالم ہے جس کو اپنے علم سے کچھ نفع نہیں۔ (مکتوب شریف 73۔ دفتر اول)

الراقم کا ایک ذاتی تجربہ ☆ الراقم نا کارہ ننگ خلائق عبدالخالق توکلی عرض کرتا ہے۔ مجھے اکثر مساجد میں جمعہ شریف کی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ خطباء کی کثیر تعداد ایسی ہوگئی ہے جو جمعۃ المبارک کے عربی کے خطبہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی ترک کرتی ہے۔ حالانکہ بریلوی علماء حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہر جلسے میں بوقت حوالہ امام کہتے ہیں اور مجدد دین وملت بھی افسوس کہ امام اور مجدد کے خطبات پر ہی عمل کر لیا کریں ان کے تمام خطبات میں ذکر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

ہے

(۲) ماہ صفر میں اعلیٰ حضرت بریلوی ؒ کا وصال ہوا۔ ایک مکمل جمعہ یعنی تقریر کا سارا ٹائم ان کا ذکر خیر کرتے ہیں (ضرور کریں) مگر اس ماہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا یوم وصال بھی ہے۔ پورے ماہ میں کسی جمعہ کی تقریر میں چند جملے بھی ذکر خیر حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی علیہ الرحمتہ کے بارے میں نہیں کہتے یہ کیسا عجیب حیران کن و قابل ہزار افسوس رویہ ہے۔ بلا شبہ ایسے علماء قابل مذمت ہیں الراقم نے یہ بے شمار عینی ذاتی مشاہدے و تجربے پر لکھا ہے۔

مکتوب مبارک 53۔ دفتر اول ☆ بنام سیادت پناہ۔ شیخ فرید بخاریؒ

بادشاہ وقت کی عطائے حق کے بارے میں دلچسپی سنا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام نے مسلمانی کی نیت سے جو اپنی ذات میں رکھتا ہے۔ آپ کو فرمایا ہے کہ چار آدمی علمائے دیندار پیدا کریں تاکہ دربار میں ملازم رہیں۔ اور مسائل شرعیہ کو بیان کرتے رہیں۔ تاکہ خلاف شرع کوئی امر صادر نہ ہو۔ (مسلمانوں کو اس سے بڑھ کر کونسی خوشی ہوگی۔)

برے علماء کا اختلاف جہان کی تباہی کا باعث ہے۔ ایسے علماء دیندار تھوڑے ہیں جو حب جاہ و ریاست سے خالی ہوں۔ اور شریعت کی ترویج اور ملت کی تائید کے سوا اور کچھ مطلب نہ رکھتے ہوں اور حب جاہ ہونے کی صورت میں ہر ایک عالم اپنی طرف کھینچے گا۔ اور اپنی بزرگی کو ظاہر کرنا چاہے گا اور اختلافی باتیں درمیان میں لا کر بادشاہ کے قرب کا وسیلہ بنائے گا۔ گذشتہ زمانہ میں ایسے علماء کے اختلافوں نے جہان کو بلا میں ڈالا۔
(فارسی کلام کا ترجمہ)

کام جس عالم کا ہو گا غفلت و تن پروری
اوروں کی وہ کس طرح پھر کر سکے گا رہبری

علمائے آخرت میں سے کوئی دستیاب ہو جائے تو نہایت ہی سعادت ہے۔ کیونکہ اس کی صحبت اکسیر ہے۔ جس طرح مخلوقات کی فلاح علماء کے وجود پر وابستہ ہے جہان کا خسارہ بھی انہیں پر منحصر ہے۔ بہتر عالم تمام انسانوں سے بہتر ہے۔ اور بدتر عالم تمام انسانوں سے بدتر ہے۔ حکایت ☆ کسی بزرگ نے ابلیس لعین کو دیکھا وہ فارغ اور بیکار بیٹھا ہے۔ اس کا سبب پوچھا۔ اس نے جواب دیا (اس وقت کے علماء میرا کام کر رہے ہیں۔ بہکانے اور گمراہ کرنے میں وہی کافی ہیں۔

عالم که غفلت و تن پروری کند
او خویشتن گم است کرا رہبری کند

مشمولات باب ہفتم

پندوموعظت

پندوموعظت ونصائح

مکتوب شریف 73۔ دفتر اول ☆ بنام خلیج اللہ بن قلیج اللہ خان۔

عنوان۔ جوانی کے وقت اعمال صالحہ بجالانا اور مذمت دینا

اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن شریعت کے سیدھے راستہ پر چلنے کی استقامت بخشے۔ اے فرزند! دنیا آزمائش اور امتحان کا مقام ہے۔۔۔۔ دیکھنے میں یہ تروتازہ ار شیریں نظر آتی ہے۔ لیکن حقیقت عطر لگا ہوا مردار اور مکھیوں اور کیڑوں سے بھرا ہوا کوڑا اور پانی کی طرح دکھائی دینے والا سراب ہے اور زہر کی مانند شکر ہے اس کا گرفتار دھوکہ کھایا ہوا اور مجنوں ہے سرور کائنات حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں اگر ایک راضی ہو گی تو دوسری

ناراض۔ پس جس نے دنیا کو راضی کیا آخرت اس سے ناراض ہو گئی وہ آخرت سے بے نصیب ہو گیا۔

اے فرزند! کیا تو جانتا ہے دنیا کیا ہے؟ دنیا وہی ہے جو تجھے حق تعالیٰ کی طرف سے ہٹا رکھے۔ پس زن و مال و جاہ و ریاست' لہو و لعب اور بیہودہ کاروبار میں مشغول ہونا نامناسب ہے۔ حدیث شریف۔ ترجمہ☆ بندہ کا فضول کاموں میں مشغول ہونا خدا تعالیٰ کی روگردانی کی علامت ہے۔۔۔۔ فضول مباحات سے پرہیز کیا جائے۔ اور ان میں یہ نیت ہو کہ وظائف بندگی کے ادا کرنے کی جمیعت ہو مثلاً کھانے سے مقصود اطاعت کے ادا کرنے کی قوت اور پوشاک سے ستر عورت اور سردی و گرمی کا دور کرنا ہے۔

حرام و مشتبہ کے نزدیک نہ جانا چاہئے۔ مولا کریم نے انسان کو خود مختار نہیں بنایا کہ جو چاہے کرے۔ کام کا وقت جوانی کا زمانہ ہے۔ جوانمرد وہ ہے جو اس وقت کو ضائع نہ کرے۔۔۔۔ کسی عذر سے آج کا کام کل پر نہ ڈالنا چاہئے۔

حدیث شریف☆ آجکل کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ ہاں اگر دنیا کمینی کے کاموں کو کل پر ڈال دیں اور آج آخرت کے عملوں میں مشغول ہو جائیں تو بہت ہی اچھا ہے۔

جوانی کے وقت جبکہ دینی دشمنوں نفس و شیطان کا غلبہ ہے تھوڑا عمل بھی اس قدر معتبر ہے کہ ان کے غلبہ نہ ہونے کے وقت اس سے کئی گنا زیادہ عمل مقبول نہیں۔

تخلیق انسانی کا مقصد☆ اے فرزند! انسان کے پیدا کرنے سے جو خلاصہ موجودات ہے صرف کھیل کود اور کھانا پینا مقصود نہیں بلکہ مقصود بندگی کے وظائف کو ادا کرنا ہے۔ ذلت و انکسار و عجز و احتیاج و التجا اور خدا تعالیٰ کی جناب میں گریہ زاری کرنا ہے۔

خدا تعالیٰ کے احکام کو بجا نہ لانا دو باتوں سے خالی نہیں یا شرعی احکام کو جھوٹ (غلط) جاننا۔ یا خدا تعالیٰ کی عظمت دنیاداروں کی عظمت کی نسبت حقیر نظر آتی ہو۔

نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرو۔ اگر تہجد کے لئے جاگنا حاصل ہو جائے تو زہے قسمت۔

زکواۃ ادا کرنا بھی ارکان اسلام میں سے ہے۔ ضرور ادا کرو۔

عبادت۔ تمام عبادات میں اپنے آپ کو معاف نہ رکھیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں بڑی کوشش کریں۔ کسی کا حق اپنے ذمہ نہ رہ جائے۔ اب اس کا حق ادا کرنا آسان ہے نرمی اور چاپلوسی سے بھی رفع ہو سکتا ہے۔ آخرت میں مشکل۔

احکام شرعی علمائے آخرت سے پوچھنے چاہئیں۔ کیونکہ ان کی بات کی بڑی تاثیر ہے علمائے دنیا سے دور رہنا چاہئے۔ (سمجھانے کا بے مثل انداز!)

اے فرزند! جس شخص کا جھوٹ کئی بار تجربہ میں آچکا ہو۔۔۔ وہ کہہ دے دشمن ۔۔۔ چھاپا ماریں گے اس قوم کے عقلمند حفاظت کے درپے ہو جائیں گے۔ کیا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اس جھوٹے کی خبر جتنا بھی اعتبار نہیں رکھتی۔ صرف ظاہری اسلام نجات نہیں بخشتا۔ یقین حاصل کرنا چاہئے۔ قرآن مجید میں ہے اللہ دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو۔ تاہم برے فعل سرزد ہوتے ہیں (کسی حقیر شخص کے سامنے برا فعل نہیں کرتے) (حق تعالیٰ حقیر شخص سے بھی کمتر ہے؟)

فرمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ لا الہ الا اللہ کے کہنے سے اپنے ایمان کو تازہ کرو۔ (ختم شد)

صحیفہ شریفہ 76۔ دفتر اول ☆ بنام خلیج خانؒ۔ عنوان وعظ دینیہ وموعظت

نجات کا دارومدار دو چیزوں پر ہے اوامر کا بجالانا اور نواہی سے رک جانا۔ ترقی ورع (بمعنی پرہیز گاری) سے وابستہ ہے۔

سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر عبادت اور اجتہاد سے کیا گیا اور دوسرے شخص کا ذکر ورع کے ساتھ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ورع کے برابر کوئی چیز نہیں۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا۔ (تمہارے دین کا مقصود پرہیز گاری ہے)

حقوق العباد ☆ حدیث شریف۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کسی شخص پر اس کے بھائی کا مالی یا اور کسی قسم کا حق ہے تو اس کو چاہیئے کہ آج ہی اس سے معاف کرالے قبل اس کے کہ اس کے پاس دینار و درہم نہ ہوں۔ اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے موافق لے کر صاحب حق کو دیا جائے گا۔ اور اس کی نیکیاں نہ ہونگی۔ تو صاحب حق کی برائیاں اس کی برائیوں پر زیادہ کی جائیں گی۔

مفلس کون ہے؟ ☆ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ حاضرین رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ (ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم واسباب وغیرہ کچھ نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ زکواۃ سب کچھ لے کے آئے مگر ساتھ ہی اس نے اگر کسی کو گالی دی ہے اور کسی کو تہمت لگائی ہو اور کسی کا مال کھایا ہو اور کسی کا خون گرایا ہو اور کسی کو مارا ہو تو اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک حق دار کو اس کے حق کے برابر دی جائیں گی۔ اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کے برابر نہ ہوئیں تو

ان حق داروں کے گناہ لے کر اس کی برائیوں میں شامل کیئے جایں گے پھر اس کو دوزخ میں ڈالا جائیگا۔

بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔

حقیقی دولت اور ہمیشہ کی سعادت آپ کو حاصل ہو۔ بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیادت مآب میر سید جمال الدین کو غریبانہ دعوات پہنچائیں۔ فقط۔

مکتوب مبارک 157۔ بنام حکیم عبدالوہابؒ۔

عنوان☆ درویش کے پاس جانا۔ اول عقاید درست کرے۔

اس بیان میں کہ جب کوئی درویش کے پاس جائے تو اس کو چاہیئے کہ خالی ہو کر جائے تا کہ بھرا ہوا واپس آئے اور اول عقاید کو درست کرنا چاہیئے توجہ کے لئے عجز و نیاز شرط ہے۔

اپنے عقاید کتاب وسنت کے مطابق درست کریں جس طرح علماء حق نے ان عقاید کو کتاب وسنت کے مطابق سمجھا ہے اور وہاں سے اخذ کیا ہے کیونکہ ہمارا اور آپ کا سمجھنا اگر ان بزرگواروں کے فہم کے مطابق نہیں ہے تو وہ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ ہر بدعتی اور گمراہ اپنے باطل احکام کو کتاب وسنت ہی کے مطابق سمجھتا ہے۔ اور وہیں سے اخذ کرتا ہے۔

احکام شرعی از قسم حلال وحرام وفرض وواجب کا علم حاصل کرنا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔

تصفیہ وتزکیہ☆ کا طریق جو صوفیہ کرام قدس سرہ سے مخصوص ہے (اس کے موافق عمل کرنا ہے۔)

جب تک عقاید درست نہ کریں احکام شرعیہ کا علم کچھ فائدہ نہیں دیتا اور جب تک یہ دونوں محقق نہ ہوں عمل نفع نہیں دیتا اور جب تک یہ تینوں حاصل نہ ہوں تصفیہ و تزکیہ کا حاصل ہونا محال ہے۔

لایعنی و بیہودہ بات کو ترک کرنا اور فائدہ مند بات میں مشغول ہونا انسان کے حسن اسلام کی علامت ہے۔

یہاں درویش سے مراد عارف باللہ ہے۔ الراقم۔

مکتوب شریف 68۔ دفتر دوم ☆ بنام خواجہ شرف الدین حسینؒ

عنوان ☆ سیدنا جناب مہدی علیہ الرضوان ☆ دم دار ستارہ اور نورانی ستون۔ ارہاصات خبر میں آیا ہے۔ جب عباسی بادشاہ جو حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے مقدمات میں سے ہے خراسان میں پہنچے گا۔ مشرق کی طرف قرن دوسنین (دو دندانہ والا سینگ) طلوع کرے گا۔ دوسر ہونگے اس ستون کے۔۔۔ پہلے اس وقت طلوع ہوا تھا جب سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم ہلاک ہوئی تھی۔ فرعون اور قوم فرعون کی ہلاکت کے وقت بھی طلوع ہوا۔ دور ابراہیم علیہ السلام میں بھی جب اس کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ سے فتنوں کے شر سے پناہ مانگیں۔ سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے وقت بھی طلوع ہوا تھا۔ اسی مکتوب شریف کے مطابق حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں بھی طلوع ہوا تھا۔ یہ طلوع اس طلوع سے الگ ہے جو جناب امام مہدی رضی اللہ عنہ کے آنے کے وقت ہو گا۔ مشرق کی طرف ستارہ طلوع ہوگا جس کا دم نورانی ہوگا۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے مقدمات ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارہاصات کی طرح ہیں جو جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نبوت کے ظہور سے اول ظاہر ہوئے تھے۔

جب حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہما کے رحم کے اندر قرار پکڑا تو تمام روئے زمین کے بت سرنگوں ہو گئے۔ اور تمام شیطان اپنے کام سے بند ہو گئے۔ فرشتوں نے ابلیس کے تخت کو اوندھا کر کے دریا میں ڈال دیا۔ اور چالیس دن تک عذاب کیا۔ ولادت طیبہ کی رات کسریٰ کے محل کو زلزلہ آ گیا اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کی آگ جو ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی یکدم بجھ گئی۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ بڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سبب اسلام اور مسلمانوں کو بڑی تقویت حاصل ہو گی۔ ظاہر و باطن میں ان کی ولادت کا تصرف عظیم ہو گا۔ کئی طرح کے خوارق و کرامات ان سے ظاہر ہونگے۔ عجیب وغریب نشان ان کے زمانے میں پیدا ہونگے۔

حدیث شریف ☆ حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر نہ ہونگے جب تک کفر غالب نہ ہو گا۔۔۔۔ اسلام و مسلمان زبوں و مغلوب ہونگے۔۔۔۔ اب وہی وقت ہے

فتنہ کے وقت عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنا ہے۔

ہمہ تن خدا کی مرضیات میں مشغول ہو جاؤ سنت کی متابعت کے بغیر کچھ اختیار نہ کرو۔۔۔۔ اصحاب کہف رضی اللہ عنہما ایک ہی ہجرت سے بلند درجہ تک پہنچ گئے۔ آگے مذکور ستاروں کا ذکر ہے۔

عزیز! بار بار لکھا ہے کہ اب توجہ وانابت اور تبتل وانقطاع کا وقت ہے فتنوں کے وارد ہونے کا زمانہ نزدیک ہے کہ فتنے ابر بہاری کی طرح برسیں اور جہان کو گھیر لیں۔

فتنوں کے وارد ہونے کا زمانہ نزدیک ہے کہ فتنے ابر بہاری کی طرح برسیں اور جہان کو گھیر لیں۔

سیدنا وسید المرسلین مخبر صادق علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت آنے سے پہلے سیاہ رات کی طرح فتنے برپا ہونگے۔ اس وقت آدمی اگر صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا۔ اس وقت بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہوگا۔ اس وقت تم اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کند کر دو۔

اصحاب رضی اللہ عنہم نے پوچھا (اس وقت) ہم کیا کریں۔ فرمایا۔ اس وقت تم اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔ دوسری روایت ☆ اپنے گھروں کے اندروں کو لازم پکڑو۔ (ختم شد)

پند و موعظت متعلقہ دعوت کا قبول کرنا

مفہوم ☆

(۱) سلام کا جواب دینا' بیمار پرسی کرنا' جنازہ کے پیچھے چلنا' دعوت قبول کرنا' چھینک کا جواب دینا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے (حدیث شریف)

(۲) اگر طعام مشتبہ ہو' دعوت کا مکان فرش حلال نہ ہو' چھت یا دیواروں پر حیوانوں کی تصویریں ہوں باجے یا سماع کی کوئی چیز ہو' تو دعوت قبول کرنا منع ہے۔ کسی قسم کا لہو ولہب اور کھیل کود کا شغل ہو' غیبت و بہتان اور جھوٹ کی مجلس ہو۔ دعوت قبول نہ کریں۔

بحوالہ بے شمار مستند کتب)

مکتوب شریف 85۔ دفتر سوم☆

عنوان☆ حفظ اوقات کی نصیحت میں حضرت مخدوم زادہ محمد معصومؒ کی طرف صادر فرمایا۔

اور تمہاری استقامت سلامت حق تعالیٰ سے مطلوب ہے۔ اگر اجمیر شریف پہنچ کر راستہ کی تکلیفوں اور گرمیوں سے کچھ نجات میسر ہوئی تو انشاء اللہ تم کو لکھوں گا۔ اور بلا لوں گا۔

جمیعت کے ساتھ رہو اور اپنی ہمت کو حق تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے میں صرف کرو۔ فراغت اور آرام طلبی کو چھوڑ دو اور حظ نفس کے پیچھے نہ پڑو۔ اور اہل وعیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت اختیار نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اس ضروری کام میں فتور پڑ جائے۔ پھر ندامت و مایوسی کے سوا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس صحبت و دولت کو غنیمت سمجھو۔

اور ضروری امور میں عمر بسر کرو۔ اطلاع دینا ضروری تھا۔۔۔۔ تمہارے حق میں ایک بشارت پہنچی ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے تم کو ضائع نہ چھوڑے گا۔ اور قبول فرمالے گا۔ لیکن اس سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ اور لہو ولعب میں مشغول نہ ہونا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ محبت کی دوری تاثیر کر جائے۔ اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا و تضرع کرتے رہو اہل حقوق کے ساتھ بقدر ضرورت میل جول رکھو اور ان کی خاطر تواضع بجالاؤ مستورات کے ساتھ وعظ و نصیحت سے زندگی بسر کرو اور ان کے حق میں امر معروف و نہی عن منکر سے دریغ نہ رکھو اور تمام اہل خانہ کو نماز و اصلاح اور احکام شرعی بجالانے کی ترغیب دیتے رہو۔ فانکم مسئولون عن رعیتکم (کیونکہ اپنی اپنی رعیت کے

حق تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مکتوب شریف 226۔دفتر اول ☆ زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب اس پر مرتب ہے۔

میرے عزیز بھائی! بڑے افسوس کی بات ہ کہ کوئی زندگی کی بہت کم فرصت کو بیہودہ امور کے حاصل کرنے میں صرف کرے۔اور ہمیشہ کا رنج والم خرید لے۔۔۔

حدیث شریف ☆ حیا ایمان کی شاخ ہے۔۔۔اس طرح للہ فی اللہ کی جمیعت جو آج سرہند شریف میں میسر ہے اگر تمام جہان کے گرد پھرو تو بھی معلوم نہیں کہ اس دولت کا سواں حصہ بھی کہیں پا سکو۔۔۔۔

ترجمہ ☆ ہزار شرم حیا کی ہے بات تیرے لئے۔۔ چرب و شیریں لقموں پر فریفتہ نہ ہو جاؤ۔قیمتی اور آراستہ کپڑوں پر دھوکہ نے کھاؤ۔ان کا نتیجہ دنیا و آخرت میں حسرت وندامت کے سوا کچھ نہیں۔

اہل وعیال کی رضا مندی کیلئے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا اور آخرت کا عذاب اختیار کرنا عقل دوراندیش سے دور ہے۔۔۔دنیا بے وفائی میں ضرب المثل ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے انسان اپنی قیمتی عمر کو اس بے وفا اور کمینی کے لئے خرچ کرے۔ قاصد کا کام حکم پہنچا دینا ہے۔(والسلام)

مکتوب شریف 31۔دفتر دوم ☆ خواجہ محمد اشرف الدین حسینؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

وعظ و نصیحت کے بیان میں

میرے فرزند عزیز! فرصت کو غنیمت جانیں۔اور خیال رکھیں کہ عمر بیہودہ امور

میں صرف نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں بسر ہو۔ نماز پنجگانہ کو جمیعت و جماعت اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کریں۔ نماز تہجد کو ترک نہ کریں۔ اور صبح کے استغفار کو رائگاں نہ چھوڑیں۔ اور خواب خرگوش پر محظوظ نہ ہوں۔ اور دنیا کی فانی لذتوں پر فریفتہ حریص نہ ہوں۔ موت کو یاد رکھیں۔ اور آخرت کے احوال کو مدنظر رکھیں۔ غرض دنیا کی طرف سے منہ پھیر لیں۔ اور آخرت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ بقدر ضرورت دنیا کے کاموں میں مشغول ہوں اور باقی اوقات کو امور آخرت کی اشغال میں بسر کریں۔

حاصل کلام یہ کہ دل کو ماسوی اللہ کی گرفتاری سے آزاد کریں اور ظاہر کو احکام شرعیہ سے آراستہ پیراستہ رکھیں۔

ترجمہ ☆ اصل مطلب ہے یہی باقی ہے ہیچ۔ باقی احوال بخیریت ہیں۔ والسلام نامہ مبارک (47) نہایت ضروری دفتر دوم۔ میں محمد قاسم بدخشی کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں متعلقہ نصیحت و تنبیہ۔

آپ کو خدا تعالیٰ سے شرم کرنی چاہئے ہزار راتوں میں سے ایک دن بھی خدا تعالیٰ کیلئے نہیں نکال سکتے۔ مختلف تعلقات سے ایک دن کیلئے بھی الگ نہیں ہو سکتے۔ ۔۔۔ آپ نے وجدان سے معلوم کر لیا ہے کہ صحبت (شیخ) میں ایک دن رہنا کئی چلوں سے بہتر ہے پھر آپ بھاگتے ہیں۔ آپ کی استعداد بلند ہے لیکن ہمت پست ہے (اس تحریر کے دوران یہ الراقم دست بستہ دعا کرتا ہے روز و شب ہو یاد تیری اے کریم کارساز اور ہمت عالی عطا فرما مجھے یاذوالجلال) سب سے بہتر جمیعت والے لوگوں کی صحبت ہے

شرعی حل و حرمت میں بڑی احتیاط رکھیں۔ پنجوقتی نماز کو جماعت سے ادا کریں۔ اور تعدیل ارکان میں بڑی کوشش کریں۔ نماز مستحب اوقات میں ادا ہو جائے۔

اللھم اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شئی قدیر

اب بھی کچھ نہیں گیا اگر صحبت نیکاں میسر نہیں تو ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہیں جو کسی صاحب دولت (ولی اللہ) سے اخذ کیا ہو۔

صحیفہ مبارک 66۔ دفتر دوم ☆

عنوان ☆ توبہ وانابت وورع وتقویٰ۔ خانخاناںؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰے

چونکہ تمام عمر مصیبت اور لغزش و تقصیر اور بے ہودہ کارروائیوں میں گزر گئی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ توبہ وانابت کی نسبت کلام کی جائے۔ ورع وتقویٰ کا بیان کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کروتا کہ تم نجات پا جاؤ اور فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو امید ہے اللہ تعالیٰ تمہاری برائیوں کو دور کر کے تمہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں۔

اور فرماتا ہے (ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ دو۔ و ذروا ظاھر لاثمه وباطنه گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے واجب اور فرض عین ہے۔ کوئی بشر اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ جب آپ ﷺ توبہ سے مستثنیٰ نہیں تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اس کے لئے رات دن میں ستر بار اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔

پس اگر گناہ اس قسم کے ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے جیسے کہ زنا شراب نوشی، سرود ملاہی کا سننا۔ غیر محرم کی طرف بدنظر شہوت دیکھنا۔ بغیر وضو کے قرآن مجید کو ہاتھ لگانا۔ تو ان کی تو ندامت استغفار حسرت وافسوس اور بارگاہ الٰہی میں عذر

خواہی کرنے سے ہے۔ اگر کوئی فرض ترک ہو گیا ہو تو توبہ میں ادا کرنا ضروری ہے۔

بعض گناہ اس قسم کے ہیں جو بندوں کے مظالم اور حقوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو ان سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مظالم ادا کیے جائیں۔ ان سے معافی مانگیں اور ان پر احسان کریں اور ان کے حق میں دعا کریں۔ اگر مال واسباب والا شخص مر گیا ہو تو اس کے حق میں استغفار کریں اس کا مال اس کے وارثوں اور اولاد کو دے دیں۔ اگر وارث نہ ہوں تو اس کی طرف سے صدقہ کر دیں۔ ثواب بخش دیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو صادق ہیں سنا ہے کہ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ ضرور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے جو برائی کرے۔۔۔ پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو غفور الرحیم پائے گا۔

حدیث شریف ☆ جو گنا پر نادم ہوا تو یہ گناہ کا کفارہ ہے۔ حدیث شریف آج کل کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

جناب لقمان حکیم رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر فرمایا۔

اے بیٹا! توبہ میں کل تک تاخیر نہ کر کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو صبح وشام توبہ نہ کرے وہ ظالم ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو پرہیز گار بن جا تمام لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائیگا۔

متعلق پوچھے جاؤ گے) حق تعالیٰ نے تم کو علم دیا ہے اس کے موافق عمل بھی نصیب کرے۔ اور اس پر استقامت بخشے۔ (آمین)

مکتوب شریف 206۔ دفتر اول ☆ ملا عبد الغفور سمرقندیؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

دنیا اور اس کے ناز و نعمت میں گرفتار ہونے کی برائی میں۔

اے بھائی! آدمی کو چرب اور لذیذ کھانوں اور نفیس اور عجیب کپڑوں کے لئے دنیا میں نہیں لائے اور عیش و عشرت اور کھیل کود کیلئے پیدا نہیں کیا۔ بلکہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود اس کی ذلت و انکسار اور عجز و محتاجی ہے جو بندگی کی حقیقت ہے۔ لیکن وہ انکسار اور احتیاج جس کا شریعت مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ باطل لوگوں کی وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو شریعت روشن کے موافق نہیں ہیں سوائے خسارہ کے کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ عاقبت کی بہتری ذکر کثیر پر وابستہ ہے۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است۔ پاکی دل ز ذکر رحمان است

ترجمہ ☆ ذکر کر و ذکر جب تلک جان ہے۔ دل کا جینا یہ ذکر رحمان ہے۔

قرآن مجید ☆ خبردار اللہ کے ذکر سے دل کو اطمینان ہوتا ہے۔ نص قاطع ہے)

حق تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس پر ثابت اور برقرار رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت اختیار کی اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کو لازم پکڑا۔ حق تعالیٰ اپنے نبی اور آپ کے آل پاک علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی طفیل تمام کاموں کا انجام بخیر کرے۔

بحوالہ مکتوب شریف 309۔ دفتر اول ☆ معمولات اور اوراد و وظائف

فقیر کے نزدیک سونے سے پہلے سو بار تسبیح و تحمید و تکبیر کا کہنا جس طرح کہ

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے محاسبہ کا حکم رکھتا ہے اور محاسبہ کا کام دیتا ہے گویا تسبیح کرنے والا کلمہ تسبیح کے تکرار سے جو توبہ کی کنجی ہے۔ اپنی برائیوں اور تقصیروں سے عذر خواہی کرتا ہے۔ استغفار میں گناہ کے ڈھانپنے کی طلب پائی جاتی ہے اور کلمہ تنزیہ کے تکرار میں گناہوں کی **بیخکنی** کی طلب ہے۔

سبحان اللہ ☆ ایک ایسا کلمہ ہے کہ الفاظ بہت کم ہیں لیکن اس کے معانی اور منافع بکثرت ہیں۔ اور کلمہ تحمید کے تکرار سے گویا حق تعالیٰ کی توفیق اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔ اور کلمہ تمجید کے تکرار میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ اس کی پاک بارگاہ اس بات سے بہت ہی بلند ہے کہ یہ عذر خواہی اور یہ شکر اس کے لائق ہو۔

ایک عزیز کی طرف لکھا۔

نماز عصر کے بعد استغفار دو بار پڑھیں۔

حدیث شریف میں ہے مبارک ہے وہ شخص جس کے نامہ اعمال میں استغفار بہت ہو۔

نماز چاشت بھی ادا کی جائے۔ تو بڑی اعلیٰ دولت ہے۔ کوشش کریں کہ کم از کم دو رکعت نماز چاشت ہمیشہ کے لئے ادا ہو سکیں۔ رکعتیں بارہ ہیں۔

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی جائے۔ حدیث شریف۔ جو کوئی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو موت کے سوا بہشت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔

ہر نماز کے بعد کلمہ تنزیہ 33 بار سبحان اللہ 33 بار کلمہ تحمید الحمد للہ اور 33 بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر کہیں ایک بار لاالہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحی و یمیت وھو علی کل شئی قدیر۔ تاکہ 100 کی تعداد پوری ہو

جائے۔

ہر دن اور رات کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہیں اس کا بہت ثواب ہے۔ حدیث شریف ☆ جو مر گیا اس کی قیامت آ گئی۔

صبح کے وقت ایک بار یہ دعا پڑھیں

اللهم ما اصبح بی من نعمته اوباحد من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك فلك الحمد ولك الشكر۔ یا اللہ آج صبح کو جو نعمت مجھے یا تیری خلقت میں سے کسی کو پہنچی ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تیرے ہی لئے ہے حمد اور تیرے ہی لئے ہے شکر۔ (حدیث شریف)

شام کے وقت اصبح کی بجائے امسٰے کہیں اور تمام کریں۔

حدیث پاک میں ہے جو کوئی اس دعا کو دن میں پڑھے گا اس دن کا شکر ادا ہو جائے گا۔ اور جو کوئی رات کو پڑھے گا اس رات کا شکر ادا ہو جائے گا۔

مکتوب شریف 64۔ دفتر اول ☆

شیخ فریدؒ کی طرف لکھا ہے۔ جسمانی اور روحانی لذت اور ورد کے بیان میں

متفرق اشارات ☆ جس چیز میں جسم کی لذت ہے اس میں روح کا رنج ہے اور جس چیز سے جسم کو رنج پہنچے اس میں روح کی لذت ہے۔

پس روح اور جسم ایک دوسرے کی ضد ہیں اس جہان میں روح جسم کے مقام میں اترا ہے اور اس میں گرفتار ہوا ہے روح نے بھی جسم کا حکم پیدا کر لیا ہے۔ اس کی لذت سے اس کی لذت اور اس کے رنج سے اس کو رنج ہے۔ یہ مرتبہ عوام کا الانعام کا ہے ثمہ ردو نہ اسفل سافلین (پھر ہم اس کو کمترین درجے میں لوٹا لائے)

----ہزار ہزار افسوس ہے۔

عقلمندوں پر لازم ہے اس مرض کے دور کرنے کا فکر کریں۔ تاکہ رنج و مصائب میں خوش و خرم زندگی بسر کریں۔

عبادت سے مقصود عجز و انکسار ہے۔

مسلمان کیلئے دنیا قید خانہ ہے۔ قید خانہ میں آرام کا ڈھونڈنا عقل سے دور ہے۔ (بحوالہ حدیث شریف)

مکتوب مبارک 110۔ دفتر اول ☆ شیخ صدر الدینؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔ صرف عنوان ہی نہایت سبق آموز ہے۔ انسانی پیدائش سے مقصود بندگی کے وظائف ادا کرنا ہے۔

مکتوب شریف 114۔ دفتر اول ☆

دوپہر کا سونا جو سنت کے باعث ہو۔ کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو سنت کے مواقف نہ ہوں۔ اولیٰ و افضل ہے۔

مکتوب شریف 123۔ نفل کا ادا کرنا خواہ حج ہی کیوں نہ ہو۔ اگر فرض کے فوت ہو جانے کو مستلزم ہے تو وہ لایعنی میں داخل ہے۔

حدیث ☆ بندے کا لایعنی باتوں میں مشغول ہونا بندہ کی طرف سے خدا کی روگردانی کی ایک علامت ہے۔ فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہونا لایعنی (فضولیت) میں داخل ہے۔

مکتوب شریف 152 ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت عین

زیادہ کیے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا میری طرف مختصر نصیحت لکھ کر بھیجو۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔

آپ پر سلام ہو اس کے بعد واضح ہو میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص لوگوں کے غصہ کے مقابلہ میں اللہ کی رضا مندی چاہے اللہ اسے لوگوں کی تکلیف سے بچائے رکھتا ہے اور جس نے اللہ کی ناراضگی کے مقابلہ میں لوگوں کی رضا مندی چاہی اللہ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے اور تجھ پر سلام ہو سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔؛

دنیا کا بقا بہت تھوڑا ہے اور آخرت کا عذاب بہت سخت اور دائمی ہے۔

عقل دور اندیش سے کام لینا چاہئے۔۔۔۔ مغرور نہ ہونا چاہئے۔

چندروزہ فرصت کو غنیمت جاننا چاہئے۔ ۔۔۔ مخلوق پر احسان کرنا چاہئے۔

خدا کے امر کی تعظیم اور مخلوق پر شفقت آخرت کی نجات کے دو بڑے رکن ہیں۔

؎ سنے کوئی میری فقط اک حرف کافی ہے (والسلام اولاً و آخراً)

باب ہشتم

متفرقات

مردوں کوصدقہ کرنے کی فضیلت۔☆

مختلف شرعی مسائل، بدعتیں، ماتم پرستی، شان ولی، خانقاہ کی گرد پڑنے سے ہی نجات ہوگئی، دوام ذکر الہٰی، اربعین مجددیہ۔

مکتوب شریف 28۔دفتر سوم☆ملا صالح ترکؒ کی طرف صادر فرمایا ہے۔

عنوان☆مردوں کے ارواح کوصدقہ کرنے کی کیفیت؟

خلاصہ۔اختصار۔اپنی ناقص سمجھ کے مطابق۔

(1)۔ایک کی روحانیت کے لئے صدقہ کے لئے تمام مومنوں کوشریک کریں تو سب کو پہنچ جاتا ہے۔اوراس شخص کے اجر سے کہ جس کی نیت پہ دیا جاتا ہے کچھ کم نہیں۔ان ربک واسع المغفر ہ(بیشک رب تیرا بڑی بخشش والا ہے)

(2)۔آل واصحاب رضی اللہ عنہم جو آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیال کی طرح ہیں ان کو جو طفیلی بنا کر آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدیہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ پسندیدہ اور مقبول نظر آتا ہے۔

(3)۔چاہئے کہ جب میت کیلئے صدقہ کی نیت کریں تو اول آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت پہ جدا ادا کرلیں۔بعدازاں اس میت کے لئے صدقہ کریں۔کیونکہ حضور نور علیٰ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق دوسروں سے بڑھ کر ہیں۔اس صورت میں آپ کے طفیل اس صدقہ کے قبول ہونے کا بھی احتمال ہے۔

(4)۔بحوالہ ذکر خیر شریف مصف خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمتہ اللہ علیہ باب پنجم فصل اول۔فاتحہ مروجہ صفحہ 167 اشاعت دہم 1996-1417ھ(الراقم عرض کرتا ہے)

”جس طرح بدن کی غذا دنیاوی چیزیں ہیں۔روح کی غذا نور ہے۔مرنے

ضرورت باقی رہتی ہے۔ یہ دنیاوی کھانے روح کی غذا نہیں بن سکتے۔ اس لئے ضروری ہوا ان کھانوں کو نور سے بدلا جائے تا کہ روح کھا سکے۔ طریقہ یہ ہے کہ طعام اللہ تعالیٰ کے واسطے اس کے بندوں کو کھلایا جائے تو اللہ تعالیٰ منظور فرما کر اس کے بدلے نوری کھانا جیسا کہ جنت میں جنتیوں کو ملتا ہے اس طعام کی مثل دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی نے دودھ پیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دودھ ہی دیتا ہے۔ مگر نور کا کھلانے والے کو اختیار ہے کہ نوری بدلہ کو اپنی ہی ملک رہنے دے یا کسی میت کو بخش دے۔ خدا کی ذات پاک بھی ہے وہاں بھی ہے اجر و ثواب اللہ کے حوالے کرتے ہیں کہ خداوند! ر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس چیز کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچا دے۔ خالص خوشنودی اور رضا مندی مولا کریم شرط ہے۔ اس میں کسی قسم کی ریا۔ شرک۔ نام اور فخر بڑائی کا دخل نہ ہے کھلانے سے پہلے ہی نیت کر لی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا کر فلاں میت کو پہنچا دے طفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقط طفیل کہنے سے تمام ارواح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر کی جاتی ہیں اور آپ خود ثواب عطا فرماتے ہیں۔

مسئلہ سمجھ آ جائے اس لئے مذکورہ کتاب سے سطور لی ہیں۔ اس کتاب کے مصنف حضرت مجدد الف ثانی کے معنوی فرزند ہیں۔

بحوالہ احادیث شریف اور مکتوبات شریف ہذا۔

ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھ کر مردہ کو ایصال ثواب کرنے پر بخشش کر دی جاتی ہے۔

پورا کلمہ طیبہ باوضو باادب پڑھنا چاہیے۔

بحوالہ کتب احادیث و مکتوبات شریف۔

مردہ غریق (ڈوبنے والے) کی طرح ہے اور اپنے ماں باپ بھائی دوست سے دعا کا منتظر رہتا ہے۔ اگر دعا پہنچے تو اسے دنیا و مافیہا سے پیاری لگتی ہے۔

مفہوم حدیث عرض کیا ہے مزید تفصیل ساتھ والے ورق پر ہے۔

ضروری نوٹ ☆ بحوالہ مکتوب شریف 313 عرض ہے۔ (دفتر اول)

سیدنا شیخ احمد ہندی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دفتر اول کو مکتوب نمبر 313 ہی پر ختم کریں اور آخر میں تین عرضداشتیں جو حضرت مخدوم زادہ کلاں رحمتہ اللہ علیہ الغفر ان نے لکھی ہیں لکھ دیں تاکہ پڑھنے والے دعا و فاتحہ کے ساتھ ان کو یاد کریں۔

الراقم گنہگار کو اسے بغور دیکھ کر اپنی حالت پر رونا آتا ہے کہ ایسے عظیم المرتبت ولی اللہ کیلئے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ دعا و فاتحہ کی خواہش فرما رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا دعا اور فاتحہ کی کس قدر اہمیت ہے۔ وفات پانے والوں کیلئے بھی اور بخشنے والوں کے لئے بھی۔ ان کے یقیناً درجات بلند ہونگے۔ اور دعا و فاتحہ کرنے والے کا بھی بھلا ہو گا۔

جس طرح درود و سلام بھی ایک دعا ہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری دعا کی کیا ضرورت ہے۔؟ یقیناً یہ کام ہم نے اپنے بھلے کیلئے ہی کرتا ہے۔ (محمد عبدالخالق توکلی)

مکتوب شریف 16۔ دفتر دوم ☆ مختلف مسائل شرعی۔ استفساروں کے جواب

نماز کی سنتیں ☆ سنتوں میں اکثر اوقات چار قل کی قرات کی جاتی ہے۔

جب تک انسان ان دس چیزوں کو اپنے اوپر فرض نہ کرلے تب تک کامل ورع (نواہی سے بچنا) حاصل نہیں ہوتی۔

۱۔غیبت سے بچے

۲۔بدظنی سے بچے۔

۳۔ہنسی ٹھٹھے سے پرہیز کرے۔

۴۔حرام سے آنکھ بند رکھے۔

۵۔سچ بولے۔

۔ہر حال میں اللہ ہی کا احسان جانے۔

۷۔مال راہ خدا میں خرچ کرے۔

۸۔اپنے نفس کے لئے بڑائی طلب نہ کرے۔

۹۔ نماز کی حفاظت کرے۔

۱۰۔سنت و جماعت پر استقامت اختیار کرے۔

(ختم شد)

مکتوب گرامی 34۔دفتر سوم ☆

نصیحت اور ذکر الٰہی کی ترغیب اور دنیا کی محبت سے بچنے کے بارہ میں۔میر محمد امینؒ کی والدہؒ کی طرف لکھا ہے۔

(1)۔اپنے عقاید کو فرقہ ناجیہ یعنی علماء اہلسنت و جماعت کے عقاید کے موافق درست کریں۔

(2)۔عقاید کے درست کرنے کے بعد احکام فقیہہ کے مطابق عمل بجالائیں کیونکہ جس

چیز کا امر ہو چکا ہے اس کا بجالانا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اس سے ہٹ جانا لازم ہے۔

(3)۔ پنج وقتی نماز کو سستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

(4) نصاب کے حاصل ہونے پر زکواۃ ادا کریں۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکواۃ کا ادا کرنا فرمایا ہے۔

(5)۔ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بے ہودہ امور میں ضائع نہ کریں پھر امور منہیہ اور محظورات شرعیہ کے بارے میں تاکید کی جائے۔

(6)۔ سرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں۔ اور اس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا اور سم قاتل ہے جو شکر سے آلودہ ہے۔

(7)۔ لوگوں کو غیبت اور سخن چینی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ شریعت میں ان دونوں بری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

(8) جھوٹ بولنے، بہتان لگانے سے پرہیز کریں۔ یہ بری عادتیں تمام مذاہب میں حرام ہیں۔ ان کے کرنے پر بڑی وعید آئی ہے۔

(9)۔ خلقت کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانپنا اور ان کے قصوروں سے درگزر اور معاف کرنا بڑے عالی حوصلے والے لوگوں کا کام ہے۔

(10)۔ غلاموں اور ماتحتوں پر مشفق اور مہربان رہنا چاہئے۔ اور ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے موقع اور بے موقع ان نامرادوں کو مارنا کوٹنا اور گالی دینا ایذا پہنچانا نامناسب ہے۔

(11)۔ اپنی تقصیروں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے۔ جو ہر ساعت خدا کی بارگاہ میں معلوم

ہیں اور حق تعالیٰ مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا۔اور روزی کو نہیں روکتا۔

(12)۔عقاید کی درستی، احکام فقیہ کی بجا آوری کے بعد اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں بسر کریں۔

اگر احکام شرعیہ میں سستی کی جائے تو مشغولی اور مراقبہ کی لذت وحلاوت برباد ہو جاتی ہے۔

مکتوب شریف 98۔دفتر اول ☆ شیخ ذکریا کے بیٹے عبدالقادر کی طرف لکھا ہے

نرمی کرنے اور سختی ترک کرنے کے بیان میں

حق تعالیٰ مرکز عدالت پر استقامت بخشے۔چند حدیثیں جو وعظ و نصیحت کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں۔لکھی جاتی ہیں حق تعالیٰ ان کے موافق عمل نصیب کرے۔

مسلم شریف۔اللہ رفیق ہے۔نرمی کو دوست رکھتا ہے۔

مسلم شریف ☆ درشت خوئی اور بکواس سے بچے (خلاصہ) مرویہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نرمی سے محروم رہا وہ سب نیکی سے محروم رہا۔

تم میں سے زیادہ اچھا میرے نزدیک وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں

(حدیث) حیا ایمان سے ہے۔اور اہل ایمان جنت میں ہے بکواس جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہے۔اللہ تعالیٰ بے حیا بکواس کو دشمن جانتا ہے۔

جس نے غصہ پی لیا اور حالانکہ وہ اس کے جاری کرنے پر قابو رکھتا ہے۔ قیامت کے دن اس کو سب کے سامنے بلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جس حور کو چاہتا ہے پسند کرے۔

حدیث شریف ☆ فرمایا غصہ امت کرو۔ کیا میں تمہیں اہل دوزخ کی خبر دوں؟ وہ سرکش اکڑنے والا متکبر ہے جب غصہ آئے اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ دور ہو گیا تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔ غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جیسے مصبر شہد کو۔ جس نے اللہ کے لئے تواضع کی اس کو اللہ بلند کرتا ہے جس نے تکبر کیا اللہ اسے پست کرتا ہے۔

حضرت موسےٰ بن عمران علیٰ نبینا وعلیہ الصلواۃ والسام نے عرض کیا یا رب تیرے بندوں میں تیرے نزدیک زیادہ عزیز کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو باوجود قادر ہونے کے معاف کر دے۔

جس نے زبان کو بند رکھا اللہ اس کی شرمگاہ کو ڈھانپتا ہے۔ جس نے غصہ روکا اللہ عذاب روک لے گا۔

جس شخص پر کسی اپنے بھائی کا کوئی مال یا اور کوئی حق ہے تو اسے چاہئے آج ہی اس سے معاف کرائے۔ پیشتر اس کے کہ اس کے پاس کوئی درہم و دینار نہ ہوگا۔

اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم کے موافق لیا جائے گا اور اگر کوئی نیکی نہ ہوگی تو صاحب حق کی برائیاں لے کر اس کی برائیوں میں اضافہ کیا جائے گا۔

مفلس کون ہے؟ ☆ فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے یاروں نے عرض کی مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم و اسباب کچھ نہ ہوں۔ فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ زکواۃ سب کچھ کر کے آئے اور ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہے۔ اور کسی کا مال کھایا ہے اور کسی کو تہمت لگائی ہے اور کسی کا خون گرایا ہے اور کسی کو مارا ہے پس اس کی نیکیاں ہر ایک کو دے دی جائیں گی۔ پس اگر حق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو حق داروں کے قصور لے کر اس کے گناہوں میں اور

کفن ☆ مردوں کیلئے کفن مسنون تین کپڑے ہیں دستار زائد ہے۔ ہم قدر مسنون پر کفایت کرتے ہیں۔ اور عہد نامہ بھی نہیں لکھتے کیونکہ نجاست اور پلیدی اس کے ساتھ اس کے آلودہ ہونے کا احتمال ہے۔ اور سند صحیح سے بھی ثابت نہیں ہوا۔

شہداء کے کفن ان کے اپنے کپڑے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی۔ کَفِّنُونِی فی ثَوْبِیْ ھٰذَیْنِ (مجھے ان میرے دو کپڑوں میں کفن دینا)

برزخ صغریٰ چونکہ ایک جہت سے دنیاوی وطنوں میں سے ہے اسلیئے ترقی کی گنجائش رکھتا ہے۔ ہمارے حضرت پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور جب اس وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ والسلام کو وہاں پایا۔

قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

موت وبا سے بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بھاگنے کی طرح گناہ کبیرہ ہے۔ جو کوئی وبا والی زمین میں صبر کے ساتھ رہے اور مرجائے شہداء سے ہے اور قبر کے فتنہ سے محفوظ رہے اور جو کوئی صبر کرتا ہے اور نہیں مرتا وہ غازیوں سے ہے۔

ترجمہ☆

گروہ کہے کہ مرجا مرجاؤں میں خوشی سے پیک اجل کو کہہ دوں آجا میں تیرے صدقے

مکتوب شریف 17۔ دفتر سوم ☆ مرزا حسام الدین احمد کی طرف صادر فرمایا ہے۔

عنوان ☆ اس جہان کی مصیبتیں اگرچہ بظاہر جراحت وزخم ہیں مگر حقیقت میں ترقیوں کا موجب ہیں اور مرہم میں امام اجل محی سنہ (امام نوویؒ) حلیۃ الابرار میں لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنھما کے زمانے میں تین دن طاعون واقع ہوئی اس طاعون میں

حضرت انس کے تراسی بیٹے جو سب کے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم تھے۔اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے حق میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ سب فوت ہو گئے چالیس بیٹے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فوت ہوئے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔طاعون پہلی امتوں کے حق میں عذاب تھا اور اس امت کیلئے شہادت ہے۔

بحوالہ مکتوب شریف 186۔☆ نیت زبان سے کرنا بوقت نماز کیسا ہے؟

بعض بدعتیں جن کو علماء مشائخ نے سنت سمجھا ہے سنت کو رفع (دور) کرنے والی ہیں مثلاً علما نے نماز کی نیت میں مستحسن جانا ہے۔کہ باوجود ارادہ ولی کے زبان سے بھی نیت کہنی چاہئے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی صحیح یا ضعیف روایت سے ثابت نہیں ہوا اور نہ ہی اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے کہ انہوں نے زبان سے نیت کی ہو جب اقامت کہتے تھے فقط تکبیر تحریمہ ہی فرماتے تھے۔پس زبان سے نیت کرنا بدعت ہے اور اسے بدعت حسنہ کہا ہے (جو کہ غلط ہے) یہ فقیر جانتا ہے کہ یہ بدعت رفع سنت تو بجائے خود رہا فرض کو بھی رفع کرتی ہے۔اکثر لوگ زبان ہی پر کفایت کرتے ہیں دل کی غفلت کا کچھ ڈر نہیں کرتے س نماز کے فرضوں میں سے ایک فرض جو نیت قلبی ہے متروک ہو جاتا ہے اور نماز کے فاسد ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔

الراقم کمترین کو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے سارے جہان کی ہر قسم کی تمام کتب پڑھی ہیں۔کسی بھی مصنف کی کسی ولی کی کسی فقیہ کی کسی محدث کی کسی مفسر کی کسی فلاسفر کی وغیرہ کی کوئی ایسی کتاب نہ ہو گی جو آپ نے پڑھی نہ ہو۔الراقم نے حالات اولاد امجاد رضی اللہ عنہم مجدد الف ثانی پڑھنے کے بعد یہ سمجھا ہے کہ اولاد امجاد آپ

کو اپنا باپ سمجھنے کی بجائے مرشد برحق عظیم رہبر عظیم محسن و مربی سمجھتے تھے۔ مثلاً ایک فرزند خواجہ محمد صادق لکھتے ہیں۔ حضور کا کمترین غلام محمد صادق حضور کا سرفراز نامہ' قبلہ گاہ' جیسے کلمات یہی ظاہر کرتے ہیں کہ اولاد امجاد رضی اللہ عنہم اپنے آپ کو اپنے والد ماجد کے غلام اور مرید اور عقیدت مند سمجھتے تھے۔

سوال بحوالہ مکتوب شریف 313۔ سلسلہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کیوں منسوب ہے۔؟

جواب کا مختصر خلاصہ☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی نسبت رکھتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی۔ بعض نے صدیقی مناسبت کے باعث حضرت امام رضی اللہ عنہ سے نسبت صدیقیہ حاصل کی۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہو گئے۔ اور بعض نے حضرت امیرؓ کی مناسبت سے نسبت امیر اخذ کی اور حضرت امیرؓ کی طرف منسوب ہو گئے۔

ہر نسبت کے کمالات جدا جدا ہوتے ہیں خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے رسالہ قدسیہ میں تحقیق کی ہے۔ حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے جس طرح حضور علیہ الصلواۃ والسلام سے تربیت پائی ہے۔ اس طرح حضرت صدیقؓ سے بھی۔

مکتوب شریف 159۔ دفتر اول☆ بنام شرف الدین حسین بدخشیؒ

عنوان☆ ماتم پرسی

رنج و مصائب اگرچہ بظاہر تلخ اور جسم کو تکلیف دینے والے ہیں لیکن باطن میں شیریں اور روح کو لذت بخشنے والے ہیں۔ کیونکہ جسم اور روح ایک دوسرے کے ضد واقع ہوئے ہیں ایک کے رنج میں دوسرے کی لذت ہے جو اس میں تمیز نہیں کر سکتے وہ چوپاؤں

کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گذرے ہیں۔

ترجمہ جس کو اپنی خبر نہیں ہے بھلا۔ حال اوروں کا پھر وہ جانے کہاں۔۔۔۔

اس دولت کا حاصل ہونا اس موت سے وابستہ ہے جو اجل مسمیٰ یعنی وقت مقررہ سے پہلے حاصل ہوتی ہے۔ مشائخ نے اسے فنا سے تعبیر کیا ہے۔

جو شخص مرنے سے پہلے نہیں مرا مصیبت تو اس کے لئے ہے اور اس کی ماتم پرسی بجالانی چاہئے۔ (شرف الدین حسین بدخشیؒ کے والد کے وصال پر یہ لکھا ہے) طریق صبر کو اختیار کر کے صدقہ و دعاء و استغفار سے آگے گئے ہوؤں کی مدد و معاونت کریں کہ مردوں کو زندوں کی امداد کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا ہے۔ ترجمہ☆ مردہ فریاد کرنے والے غریق کی طرح ہوتا ہے جو اپنے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے دعا کا منتظر رہتا ہے جب اس کو ان کی طرف سے دعا پہنچی ہے تو اس کو دنیا و مافیھا سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف یہ ہے کہ ان کے لئے اللہ کی جناب میں استغفار کریں۔

باقی یہ نصیحت ہے کہ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہیں۔ کیونکہ فرصت بہت تھوڑی ہے اس کو ضروری کاموں میں صرف کرنا چاہئے۔ والسلام۔

مکتوب مبارک 292۔ دفتر اول☆ شیخ حمیدؒ کی طرف تحریر فرمایا ہے

اسلامی تصوف و طریقت پر۔ مریدوں کے آداب۔۔۔

اس راہ کے سالک دو حال سے خالی نہیں یا مرید ہیں یا مراد۔ مراد کے لئے

مبارک بادی ہے۔

اگر مرید ہیں تو کامل پیر کے وسیلہ کے بغیر ان کا کام دشوار ہے۔۔۔اگر پیر کامل ہے تو اس کا کلام دوا ہے نظر شفا ہے۔۔۔کامل پیر مل جائے تو اس کے وجود شرف کو غنیمت جانے۔اپنے آپ کو ہمہ تن اس کے حوالے کردے۔

حدیث شریف میں ہے (تم میں سے کوئی ایمان دار نہ ہوگا جب تک اس کی خواہش اس امر کے تابع نہ ہو جس کو میں لایا ہوں۔)۔۔۔آداب صحبت:-

(1)۔طالب کو چاہئے اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف متوجہ کرے۔

(2)۔ایسی جگہ کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑے یا سایہ پر پڑتا ہو۔اس کے مصلے پر پاؤں نہ رکھے۔اس کے حضور سوائے فرض اور سنت کچھ ادا نہ کرے۔اس کے خاص برتنوں کو استعمال نہ کرے۔۔اس کی طرف پاؤں نہ کرے۔تھوک نہ پھینکے۔اس کے حرکات وسکنات میں اعتراض نہ کرے۔

(3)۔مخلوق میں بدبخت وہ شخص ہے جو اس بزرگ گروہ کا عیب بین ہے۔بے ادب خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔(یہ ناکارہ بوجہ علالت و پریشانی بہت کم لکھ سکا)

مکتوب شریف 68۔☆شان ولی۔حدیث شریف☆بہت سے ایسے پراگندہ حال درویش ہیں جن کو لوگ دربدر ہانکتے ہیں لیکن وہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ اس کو پورا کر دے۔

نوٹ☆یہ مسلم شریف کی حدیث کا مفہوم ہے۔الراقم

مکتوب شریف 92۔دفتر دوم☆خانقاہ خواجہ نقشبندؒ نجات کا باعث بنی

میں نے سنا ہے۔ امیر تیمورؒ بخارا کی گلی سے گزر رہا تھا اتفاقاً حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کی خانقاہ کے درویش خانقاہ کی دریوں اور بستروں کو جھاڑ رہے تھے اور گرد سے پاک کر رہے تھے امیر مذکور مسلمانی کے حسن خلق سے جو اس کو حاصل تھا اس کوچہ میں ٹھہر گیا تا کہ خانقاہ کی گرد کو اپنا صندل و عبیر بنا کر درویشوں کی برکات فیوض سے مشرف ہو شاید اس تواضع اور فروتنی کے باعث جو اس کو اہل اللہ کے ساتھ حاصل تھی حسن خاتمہ سے مشرف ہوا۔

منقول ہے کہ حضرت خواجہ نقشبندؒ امیر کے مر جانے کے بعد فرمایا کرتے تھے کہ امیر مر گیا اور ایمان لے گیا۔

مکتوب شریف 216۔ دفتر اول ☆

کرامت ☆ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و حبیب عجمی قدس سرہ۔

ایک دن خواجہ حسن بصریؒ دریائے کے کنارے کشتی کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی اثناء میں خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ بھی آ نکلے۔ پوچھا آپ کیوں کھڑے ہیں؟ فرمایا کشتی کا انتظار کر رہا ہوں۔ حبیب عجمیؒ نے فرمایا کشتی کی کیا حاجت ہے کیا آپ یقین نہیں رکھتے۔

خواجہ حسن بصریؒ نے کہا کہ آپ علم نہیں رکھتے۔ غرض خواجہ حبیب عجمیؒ کشتی کی مدد کے بغیر دریا سے گزر گئے۔ اور خواجہ حسن بصریؒ انتظار میں کھڑے رہے۔ خواجہ حسن بصریؒ نے عالم اسباب میں نزول کیا ہوا تھا اس لئے اسباب کے وسیلہ سے معاملہ کرتے تھے۔ حبیب عجمیؒ نے اسباب کو نظر سے دور کر دیا تھا۔ وسیلہ کے بغیر زندگی بسر کرتے تھے۔

لیکن فضیلت حسن بصریؒ کے لئے ہے۔ جو صاحب علم ہے۔ عجمیؒ صاحب سُکر

ہے۔

مکتوب مبارک 190۔دفتر اول ☆

دوام ذکر الٰہی ---طریقہ علیہ نقشبندیہ--- میر محمد نعمانؒ کے ایک فرزند کی طرف تحریر فرمایا---

جان من! آگاہ ہو تیری کیا سب نبی آدم کی سعادت اور خلاصی اپنے مولےٰ کی یاد میں ہے---ایک لحظہ بھی غفلت جائز نہ سمجھنی چاہیئے۔مضغہ گوشت قلب حقیقی کیلئے معجزہ کی طرح ہے۔اسم پاک اللہ کو قلب پہ گزارے۔ہمہ تن قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے۔

قلب میں نگاہ رکھ کر ذکر کرنا چاہیئے۔والسلام

اربعین مجددیہ از مکتوبات شریف۔انتخاب از کاتب الحروف۔

(1)۔اہل اللہ کو باطن میں دنیا کے ساتھ رائی کے دانہ جتنا بھی تعلق نہیں ہوتا اگرچہ بظاہر دنیا کے اسباب میں مشغول ہوتے ہیں۔(مکتوب 38 دفتر دوم)

(2)۔اصحاب شمال:- ارباب کفر وشقادت۔

علامت؛-

اصحاب یمین:- ارباب ولایت۔سابقین:- جو سوائے ذات کے اور کچھ نہیں چاہتے۔

(3)۔حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کی گرفتاری کی وجہ؟ بحوالہ مکتوب 100 دفتر سوم جو کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے

صاحبزادے شیخ انوار الحق کی طرف صادر فرمایا۔ اسرار غیبیہ وعلوم عجیبہ سے بھرپور۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال اور خلقت عالم دنیا کے حسن و جمال اور خلقت کی قسم سے نہیں ہے۔ ان کا جمال بہشتیوں کے مجال کی قسم سے ہے۔ ان کا حسن حور و غلمان کے حسن کی مانند ہے۔۔۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کمالات واوصاف قرآن مجید میں بیان فرمائے گئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا وجود اگرچہ اس جہان میں پیدا ہوا ہے۔ لیکن اس جہان کے تمام موجودات کے برخلاف ان کا وجود عالم آخرت سے ہے۔ ان کے حسن و جمال کی گرفتاری بہشت و بہشتیوں کے حسن و جمال کی طرح محمود اور پسندیدہ ہے۔۔۔ عالم آخرت حق تعالیٰ کی حکمت کا طلسم ہے۔ دار السلام ہے۔۔۔ رابعہ بصریؒ بے چاری بہشت کی حقیقت پورے طور پر جان لیتیں تو اس کو جلانے کا فکر نہ کرتیں۔۔۔ جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تسبیح وتحمید وتہلیل سے بہشت میں درخت لگاؤ۔

(4)۔ اَلدُّنیاَ مَلْعُونَۃ (دنیا پر لعنت ہے) حدیث شریف

(5)۔ اشھد پہ تیرے ہنستا ہے اسد بلال رضی اللہ عنہ کا

حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال پروردگار عالمیان کی محبت کا باعث ہے۔ اس لئے آپ رب العالمین کے محبوب ہوئے۔ یوسف علیہ السلام میں صباحت تھی جس کی وجہ سے یعقوب علیہ اسلام کے محبوب تھے۔ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحت کے باعث رب کے محبوب تھے زمین و آسمان کو انہی کے طفیل پیدا فرمایا۔ آپ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔

بقیہ (5)۔ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللہ (حدیث مبارک)۔۔۔ سایہ نہ تھا۔

(قیامت کو بہشت میں) جب خدا تعالیٰ کو دیکھیں گے تو حضور نور علیٰ نور سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پالیں گے۔

عالم آخرت میں سارا حسن حسن محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کا حسن حسن یوسف علیہ السلام سے الگ ہے۔ پیدائش محمدی باوجود حدوث کے قدم ذات کی طرف منسوب ہے۔ دولت خاصہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

(6)۔ حضور سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کی تخلیق وتکمیل کے بعد کچھ بقیہ رہ گیا تھا کریموں کی دولت ضیافت کے دستر خوان میں زیادتی لازمی ہے تاکہ پس خوردہ خادموں کے نصیب ہو۔۔۔ غرض وہ بقیہ۔۔۔ امت کے دولت مندوں میں سے ایک کو پس خوردہ عطا فرمایا ہے۔ اس کو خمیر بنا کر اس کے وجود اور ذات کو اس سے گوندھا ہے۔ اور آپ کی تہمیت اور وراثت کے طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت خاصہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کو شریک کیا ہے۔ بر کریماں کارہا دشوار نیست

(7)۔ یہ بقیہ آدم علیہ السلام کی اس طینت کی طرح ہے جو درخت خرما کو نصیب ہوئی ہے۔ حدیث شریف ☆ اپنی پھوپھی نخلہ کی عزت کرو کیونکہ وہ آدم علیہ السلام کی بقیہ طنت سے پیدا کی گئی ہے۔

(8)۔ ترجمہ شعر ☆

اگر ہر بال میں میری سو زبان ہو
نہ شکر اس کا کبھی مجھ سے عیاں ہو

(9)۔ ہر قرآنی آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ (حدیث شریف)

بحوالہ عوارف المعارف (مکتوب 118۔دفتر سوم)

(10)۔سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ایک بار نماز میں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔۔۔ جب اس کا باعث پوچھا گیا۔فرمایا میں ایک آیت کا تکرار کرتا رہا حتی کہ میں نے اس کو اس کے متکلم سے سنا (مکتوب 118۔دفتر سوم)

(11)۔حضرت شیخ سعدیؒ کا ایک شعر بحوالہ مکتوب شریف 121 دفتر سوم

محال است سعدی کہ راہ صفا۔تواں رفت جز پے مصطفےٰ

(12)۔

رسول پاک کی شان و فضیلت بے نہایت ہے

کرے ظاہر زباں کیونکر کہاں اس میں یہ طاقت ہے

یہ قصیدہ بردہ شریف کا شعر امام ربانیؒ نے نقل فرمایا۔جس کا ترجمہ مترجم نے کیا۔

(13)۔ہر کسے زا بہر کارے ساختند (مکتوب شریف 3- دفتر اول)

(14)۔حدیث مبارکہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ہیں کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔

(15)۔بحوالہ مکتوب پاک 32 دفتر اول ☆ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی نیتوں اور ارادوں کو نہ بدلیں۔ترجمہ آیت کریمہ۔

(16) نفس کا پاک کرنا نہایت ضروری ہے۔بغیر تزکیہ نفس یقین کا حصول مشکل ہے۔ (مکتوب مبارکہ 46۔دفتر اول)

(17)۔بحوالہ صحیفہ شریف 201۔حضرت امیر (علی شیر خدا) رضی اللہ عنہ نے فرمایا" تمام علوم بسم اللہ کی با میں مندرج ہیں بلکہ اس با کے نقطہ میں۔

(18)۔صالحین کا ہم نشین بدبختی سے محفوظ ہے۔

پاس جامستوں کے گردینگے نہ مے تو بوسہی

بو اگر حاصل نہ ہو کافی ہے پھر دیدار ہی

(ترجمہ) شعر فارسی۔

(19)۔ صحیفہ شریفہ 210۔ بحوالہ فحات جامیؒ۔ حضرت رسالت خاتمیت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔۔۔ شب معراج ۔۔۔ عروج کے مرتبے طے کرنے ۔۔۔۔ کئی برسوں میں ۔۔۔ جب اپنے دولت خانہ میں واپس آئے تو دیکھا بستر خواب ابھی گرم ہے۔ کوزہ میں پانی ابھی حرکت میں ہے۔

(20) دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ (21)۔ نوافل با جماعت ادا نہ کرنے چاہیں (نمبر 288)

(22)۔ فرمان خداوندیؒ جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائی کے باعث پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے۔ (بحوالہ قرآن مجید)

(23) مصائب پر صبر و تحمل کرنا چاہئے۔ قضا پر راضی رہنا چاہئے۔

(24) طاعون سے مرنے والے سے قبر میں سوال نہیں ہوتے۔ وہ ایسا ہے جیسے لڑائی میں قتل ہوا۔

(25)۔ جو طاعون سے نہ بھاگا نہ مرا وہ غازیوں صابروں مجاہدوں بلاکشوں میں سے ہے۔

(26)۔ اپنی مراد کا طلب کرنا اپنے مالک کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔

(27) نماز تہجد بھی اس راہ (راہ سلوک و طریقت) کی ضروریات میں سے ہے۔

(28)۔ سوتے وقت توبہ و استغفار و تضرع کیا کریں۔ گناہوں کو یاد کریں، عیبوں قصوروں

کو سوچیں۔ عذاب آخرت کا خوف کریں۔ سو بار کلمہ استغفار ولی توجہ کے ساتھ پڑھیں استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔ نماز عصر کے بعد یہ کلمہ دو بار۔

(29)۔ نماز چاشت (اشراق) بھی ادا کریں کم از کم دو رکعت اور ہیں کل بارہ رکعت۔

(30)۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھیں۔

(31)۔ ہر رات روزانہ سو بار سبحان اللہ پڑھیں۔

(32)۔ حقوق العباد بجالانے سے چارہ نہیں ہے۔ (مکتوب شریف 170 دفتر اول)

(33)۔ دشمنوں کے غلبہ اور امن وامان کیلئے سورۃ قریش، صبح وشام گیارہ گیارہ بار پڑھیں۔

(34)۔ کلمہ طیبہ کے تکرار سے تجدید ایمان کرتے رہنا چاہئے۔

(35) جس نے کافروں کی عزت کی اس نے مسلمانوں کو ذلیل کیا (I-163)

(36)۔ صبح کے وقت یہ دعا پڑھیں۔ دعا نیچے لکھی ہے۔ اور شام کے وقت بھی رات دن کی نعمتوں کا شکر ادا ہو جائے گا۔ (حدیث شریف)

دعا☆ اللھم ما اصبح بی من نعمتہ او باحد من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك فلك الحمد ولك الشكر

شام کے وقت☆ ماامسٰے کہے مااصبح کی بجائے

(37)۔ محض زبان سے کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔۔۔

(38)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے تراسی بیٹے اور عبد الرحمٰن بن ابو بکر کے بیالیس بیٹے مرض طاعون سے فوت ہوئے۔ (ii- 17)

(39)۔ جو صحابی کی تعظیم نہ کرے اس کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں مکتوب شریف 59 دفتر اول و مکتوب شریف 17 دفتر سوم

(40)۔ ضروری ہے اپنے عقاید اہلسنت و جماعت کی آراء کے موافق درست کریں۔ فرقہ ناجیہ یہی بزرگوار ہیں۔ یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریق پر ہیں۔ تمام اولیاء اللہ اس گروہ میں ہیں۔۔ جب تک اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے۔ اس وقت تک خدا اور رسول سے محبت نہیں ہو سکتی۔ (مکتوب شریف 266۔ دفتر اول)

نوٹ ☆ یہ اربعین الراقم ننگ خلائق نے لکھ تو دی جبکہ شدید جسمانی تکلیف ہے ذہن نہایت پریشان ہے۔ کیونکہ بیٹا محمد احمد لا پتہ ہے۔ اس لئے۔۔۔ کما حقہ نہ لکھا جا سکا۔ (اللہ تعالیٰ اپنے تمام مقبول بندوں کے طفیل میرے بیٹے کو واپس گھر لوٹا دے۔ ہدایت سے نواز دے۔ آمین)

مشمولات۔ باب نہم

شان ومقام مجدد الف ثانیؒ بزبان وقلم مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ خاص انعام اور بشارتیں۔ احوال روحانی، شان واحوال وخصائص فرزندان شیخ احمد فاروقی رضی اللہ عنہم خلاصہ دیباچہ دفتر دوم واول وسوم۔

مکتوب شریف نمبر 6 دفتر دوم

شان مجدد الف ثانی قدس سرہ الصمد بقلم پاک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ بحوالہ مکتوب شریف 6۔ دفتر دوم جو کہ۔ مخدوم زادہ خواجہ محمد معصوم سلم اللہ تعالیٰ کی طرف صادر فرمایا گیا۔ الراقم وہ سطور نوٹ کرے گا جو مذکورہ عنوان کے ضمن میں ہیں۔

(1) میں سمجھتا ہوں کہ میری پیدائش سے مقصود یہ ہے کہ ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولایت ابراہیمی کے رنگ میں رنگی جائے اور اس ولایت کا حسن ملاحت اس ولایت کے جمال کے ساتھ مل جائے۔

حدیث میں آیا ہے اخی یوسف اصبح و انا املح (میرا بھائی یوسف صبیح تھا اور میں ملیح ہوں)

(2) معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنی پیدائش سے جو مقصود سمجھتا تھا وہ حاصل ہو گیا ہے اور ہزار سال کی دعا قبول ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ کی ہر حال میں کمال حمد ہے جس نے مجھے دو دریاؤں کو ملانے والا اور دو گروہوں کے درمیان اصلاح (صلح) کرنے والا بنایا۔

والصلواۃ والسلام علیٰ خیر الانام و علیٰ اخوانہ الکرام من الانبیاء

والملئکه العظام۔

(3) اے فرزند! باوجود اس معاملہ کے جو میری پیدائش سے مقصود تھا ایک اور کارخانہ عظیم میرے حوالہ فرمایا ہے۔ مجھے پیری و مریدی کے واسطے نہیں لائے اور نہ میری پیدائش سے خلق کی تکمیل وارشاد مقصود ہے۔ بلکہ معاملہ دیگر اور کارخانہ دیگر مطلوب ہے۔ اس ضمن میں جس کو مناسبت ہوگی وہ فیض پالے گا۔ ورنہ نہیں۔ اگر چہ منصب نبوت ختم ہو چکا ہے لیکن نبوت کے کمالات اور خصوصیات سے تبعیت اور وراثت کے طور پر انبیاء علیھم السلام کے کامل فرمانبرداروں کو حصہ ملتا ہے (والسلام)

خاص انعام اور بشارتیں

مکتوب شریف 106۔ دفتر سوم☆ اس واقعہ کے بیان میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے بہت اعلیٰ بشارتیں پائی تھیں۔ حضرات مخدوم زادگان کی طرف صادر فرمایا ہے۔

فرزندان گرامی کا صحیفہ شریفہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ صحت و عافیت سے ہیں۔ آج ایک تازہ معاملہ ظاہر ہوا ہے آج شب کی رات کو بادشاہی مجلس میں گیا تھا ایک پہر رات گزرے وہاں سے واپس آیا۔ قرآن مجید تین پارے حافظ سے سنے۔ دو پہر رات گزر چکی تھی کہ نیند میسر ہوئی صبح کے حلقہ کے بعد چونکہ رات کا تھکا ماندہ تھا سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقیر کیلئے اجازت نامہ لکھا ہے۔ جس طرح کی مشائخ کی عادت ہے۔ کہ اپنے خلفاء کیلئے لکھتے ہیں۔

اور فقیر کے مخلص یاروں میں سے ایک یار بھی اس معاملہ میں ہمراہ ہے۔ اس

اثناء میں ظاہر ہوا کہ اس اجازت نامہ کے اجراء میں سے تھوڑا سا فتور ہے اس فتور کی خاص وجہ بھی اس وقت معلوم ہوگئی۔ وہ یار جو اس خدمت کا پیش کار ہے دوبارہ اس اجازت نامہ کو آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ نے اس اجازت نامہ کی پشت پر دوسرا اجازت نامہ لکھوایا۔ لکھنے کے بعد اپنی مہر سے مزین فرمایا ہے۔ مضمون یہ ہے۔ دنیا کے اجازت نامہ کے عوض آخرت کا اجازت نامہ دیا ہے۔ اور مقام شفاعت میں نصیب وحصہ عطا فرمایا ہے اور کاغذ بھی بہت لمبا ہے۔ اور اس میں سطریں بہت سی لکھی ہیں میں اس بار سے پوچھتا ہوں پہلا اجازت نامہ کیسا ہے۔ دوسرا اجازت نامہ کونسا ہے۔

میں اس وقت معلوم کرتا ہوں کہ میں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی جگہ میں ہیں باپ بیٹے کی زندگی بسر کرتے ہیں اور آنخضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے اہلبیت رضی اللہ عنہم مجھ سے بیگانے نہیں ہیں۔

میں اس کاغذ کو لپیٹ کر اپنے ہاتھ میں رکھ کر محرم فرزندوں کی طرح آپ ﷺ کے حرم شریف میں داخل ہوا ہوں امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے بڑی ماں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں بعض بعض خدمات بڑے اہتمام سے فرماتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ میں تیرا انتظار کرتی تھی اس طرح کرنا چاہئے اس اثنا میں افاقہ ہوگیا۔

اس شکریہ میں آج کہا ہے کہ طرح طرح کے کھانے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت کے لئے پکائیں۔ اور شادی کی مجلس لگائیں۔

فرزند دور ہیں اور عمر کا معاملہ نزدیک ہوتا جاتا ہے

ربنا اتنا من لدنك وھئی لنا من امر نا رشدا

(والسلام علےٰ من اتبع الھدی)

روحانی احوال مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ

مکتوب شریف 1۔دفتر اول ☆

اپنے پیر طریقت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ کی

خدمت اقدس میں لکھا ہے۔

عنوان ☆ بہت طویل عبارت۔خلاصہ۔عروج کے بیان میں

تلخیص ☆ حضور کے غلاموں میں سے کمترین غلام احمد خدمت عالیہ میں عرض کرتا ہے اور حضور کے حکم شریف کے موافق گستاخی کرتا ہے اور اپنے حال پریشان حضور کے پیش کرتا ہے۔۔۔۔پہلی مرتبہ جو عروج واقع ہوا اور سفر طے کرنے کے بعد جب عرش پر پہنچا عرش کے نیچے بہشت مشاہدہ میں آیا۔۔۔۔دوسری مرتبہ پھر عروج واقع ہوا بڑے بڑے مشائخ اور اامامان اہلبیت رضی اللہ عنہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقامات اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص مقام اور ایسے ہی درجہ بدرجہ تمام نبیوں اور رسولوں کے مقام اور مقربین فرشتوں کے مقامات مشاہدہ میں آئے۔لیکن آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام تمام مقامات سے بلندو بالا تھا۔۔۔۔۔اور جب چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے عروج واقع ہو جاتا ہے۔

مکتوب شریف 7۔دفتر اول ☆ اپنے عجیب غریب احوال حضرت مجدد الف ثانیؒ نے خود بیان فرمائے ہیں۔اور اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں لکھے ہیں۔

(اشارۃً صرف چند کلمات) خاکسار غلام احمد کی یہ گذارش ہے۔۔اس مقام

ہیں جو عرش کے اوپر تھا۔ اپی روح کو بطریق عروج وہاں پاتا تھا۔ وہ مقام حضرت خواجہ بزرگ یعنی خواجہ نقشبند قدس سرہ سے مخصوص تھا۔ کچھ زمانہ کے بعد اپنے بدن عنصری کو بھی اس مقام میں پایا۔۔۔اب وہ حالت دائمی ہے۔۔۔۔۔اس مقام ایک بلند محل ظاہر ہوا۔ جس کے ساتھ سیڑھی رکھی تھی میں اس محل پر چڑھ گیا۔ میں اپنے آپ کو ہر گھڑی اوپر کی طرف چڑھتا ہوا معلوم کرتا تھا۔۔۔۔ایک (اور) بلند مقام ظاہر ہوا۔ مشائخ نقشبندیہ قدس سرہ ہم سے چار بزرگ مشائخ کو اس مقام میں دیکھا۔ اور دوسرے مشائخ مثل سید الطائفہ۔ وغیرہ بھی وہاں تھے۔ (دیگر مشائخ بھی)۔۔۔

مقام تکمیل کا مقام ہے۔۔۔۔بطفیل خدمت اور ملازمت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ۔۔۔اس سے قبل کا واقعہ کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس واسطے آیا ہوں کہ تجھ کو آسمان کا علم سکھاؤں (الخ۔۔۔تمام خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان اس مقام کو حضرت امیر کرم اللہ وجہ کے ساتھ پایا۔ آگے خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے بعض اقوال کی وضاحت حضرت باقی باللہ علیہ الرحمتہ سے چاہی ہے۔۔۔۔زیادہ گستاخی بڑی بے ادبی میں داخل ہے۔۔۔۔

مکتوب مبارک 87۔ دفتر سوم☆

حضرت الیشان مدظلہ تعالیٰ (خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ العزیزم کے مرادی و مریدی کے اسرار میں مولانا محمد صالحؒ کی طرف صادر فرمای ہے۔ (شان و مقام مجدد الف ثانیؒ)

میں اللہ تعالیٰ کا مرید بھی ہوں اور مراد بھی۔ میرا سلسلہ ارادت بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جا ملتا ہے اور میرا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے قائم مقام ہے اور میری

ارادت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت واسطوں سے ہے۔ طریقہ نقشبندیہ میں اکیس اور قادریہ میں پچیس اور چشتیہ میں ستائیس واسطے درمیان ہیں۔ لیکن میری ارادت جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ واسطہ کو قبول نہیں کرتی۔۔۔۔ پس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید بھی ہوں اور آپ کا ہم پیر یعنی پیر بھائی بھی پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک اس دولت کے دستر خوان پر اگرچہ طفیلی ہوں لیکن بن بلائے نہیں آیا ہوں اور اگرچہ تابع ہوں لیکن اصالت سے بے بہرہ نہیں ہوں۔۔۔ دولت میں آپ کا شریک ہوں۔ ہاں وہ شرکت نہیں جس سے ہمسری کا دعویٰ پیدا ہوتا ہو کیونکہ وہ کفر ہے بلکہ یہ شرکت ہے جو خادم کو اپنے مخدوم کے ساتھ ہوتی ہے۔۔۔ اگرچہ اویسی ہوں لیکن مربی حاضر وناظر رکھتا ہوں۔ طریقہ نقشبندیہ میں میرا پیر عبدالباقیؒ ہے لیکن میری تربیت کا متکفل باقی جل جلالہ وعم نوالہ ہے۔۔۔ میرا سلسلہ رحمانی ہے۔ میں عبدالرحمٰن ہوں میرا رب رحمان جل شانہ ہے اور میرا مربی ارحم الرحمین ہے۔ اور میرا طریقہ سبحانی ہے۔۔۔ یہ سبحانی وہ سبحانی نہیں ہے جو حضرت بایزید بسلطامیؒ نے کہا ہے۔۔۔ یہ (اپنی طرف اشارہ) النفس وآفاق کے ماوراء ہے۔۔۔ میں حق تعالیٰ کا تربیت یافتہ ومجتبیٰ اور برگزیدہ ہوں۔

برکریماں کارہا دشوا نیست۔ درود وسلام پر اختتام

مکتوب 306۔ دفتر اول ☆

حضرات فرزندان مجدد الف ثانیؒ بزبان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہم

حقائق گاہ معارف دستگاہ مخدوم زادگان خواجہ محمد صادق علیہ الرحمتہ الغفران۔

مخدوم زادہ خورد مرحوم ومغفور محمد فرخؒ، محمد عیسےؒ

رحمتہ اللہ علیہم کے بعض مناقبت وکمالات کے ذکر میں مولانا محمد صالح کی طرف صادر فرمایا ہے۔

میرے فرزند اعظم رضی اللہ عنہ نے مع اپنے دو چھوٹے بھائیوں محمد فرخ" ومحمد عیسیٰ" کے آخرت کا سفر اختیار کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ اس نے باقی ماندہ کو صبر کی قوت عطا فرمائی اور پھر مصیبت و بلا کو نازل فرمایا۔ ترجمہ بیت ہے۔

ستائے لاکھ تو مجھ کو پھروں گا میں نہ کبھی
پیارے یاروں کی سختی بہت ہے لگتی بھلی

خواجہ محمد صادق قدس سرہ ☆ میرا فرزند مرحوم حق تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت اور رب العالمین کی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھا۔ چوبیس برس کی عمر میں اس نے وہ کچھ پایا کہ شاید ہی کسی کو نصیب ہو۔ پایہ موکویت اور علوم نقلیہ اور عقلیہ کی تدریس کی حد کمال تک پہنچا تھا۔ حتی کہ اس کے شاگرد بیضادی اور شرح موافق وغیرہ کے پڑھانے میں اعلیٰ ملکہ رکھتے ہیں اور معرفت وعرفان کی حکایات اور شہود وکشوف کے قصے بیان سے باہر ہیں۔ آٹھ برس کی عمر میں اس قدر مغلوب الحال ہو گیا تھا۔ کہ ہمارے حضرت خواجہ قدس سرہ ان کے حال کی تسکین کے لئے بازاری طعام سے جو مشکوک اور مشتبہ ہوتا ہے معالجہ کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے جو محبت مجھے محمد صادق کے ساتھ ہے اور کسی کے ساتھ نہیں۔ اور ایسے ہی محبت اس کو ہمارے ساتھ ہے۔ ولایت موسوی کو نقطہ آخر تک پہنچایا تھا۔ اس ولایت غلبہ کے عجائب وغرایب بیان کیا کرتا تھا۔ ہمیشہ خاضع خاشع ملتجی ومتضرع متذلل منسکر رہتا تھا کہا کرتا تھا۔ میں نے اللہ سے التجا وتضرع طلب کی ہے۔

خواجہ محمد فرخ قدس سرہ ☆

محمد فرخ ؒ گیارہ سال کی عمر میں کافیہ خوان ہو گیا تھا ہمیشہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا اور کانپتا رہتا تھا۔ اور دعا کیا کرتا تھا کہ بچپن ہی میں دنیائے کمینی کو چھوڑ جائے۔ مرض موت میں جو یار مزاج پرسی کو آتے بہت عجائب وغرائب حالات کا مشاہدہ کرتے تھے۔

خواجہ محمد عیسےٰ قدس سرہ ☆

محمد عیسےٰ سے آٹھ سال کی عمر میں لوگوں نے اس قدر خوارق و کرامات دیکھے کہ بیان سے باہر ہیں۔ قیمتی موتی تھے۔ جو امانت کے طور پر ہمارے سپرد کئے ہوئے تھے۔ امانت والوں کی امانت ادا کر دی گئی۔ الحمد للہ یا اللہ ان کے اجر سے محروم نہ کیجیو۔

تمام باتوں سے بہتر میں یار کی باتیں

یہ وہ معرفت ہے جو اس درویش ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ (ختم شد)

صرف خلاصہ ☆ دیباچہ دفتر دوم۔ مکتوبات شریف امام ربانی علیہ الرحمتہ

ترجمہ ☆ حضرت مولانا عالم الدین رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت محمد عبدالکریم مجددی علیہ الرحمتہ)

حمد کثیر وطیب اور مبارک سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔۔۔ اور اس کے حبیب پاک حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم و اہل بیت رضی اللہ عنہم اور کامل وارثوں رضی اللہ عنہ اور تمام ہدایت کی راہ پر چلنے والوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین (علیہم الصلوٰۃ والسلام) پر

کامل اور تمام صلواۃ وسلام ہو۔۔ جسے ان کی بلند شان کے لائق اور مناسب ہے۔۔۔۔۔

امام بزرگ وعلمائے راسخین کے پیشواء مرسلین کی خلعتوں سے مشرف ہونے والے ولایت اصلیہ کے صاحب اسرار الٰہی کے مخزن' متشابہات قرآنیہ کے دقیقوں کو جاننے والے' خدا تعالیٰ کی آیات میں ہے ایک آیت عجیبہ الف ثانی کے مجدد حضرت شیخ احمد فاروقی (خدا تعالیٰ ان کو تمام اہل جہان پر سلامت رکھے) اب علیہ الرحمتہ۔۔۔ یہ مکتوبات ایسے علوم غریبیہ ومعارف عجیبہ اور اسرار لطیفہ اور وقائق شریفہ پر مشتمل ہیں جن کو آج تک کسی عارف نے بیان نہیں کیا اور نہ ہی کسی ولی نے ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یہ انوار نبوت کے مشکواۃ سے مقتبس ہیں۔

مختصر خلاصہ پیش لفظ دفتر اول

غوث المحققین وقطب العارفین' ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلیل روشن شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حجت مسلمانوں کے پیشواء ہمارے امام وشیخ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی علیہ الرحمتہ کے پاک نشانات والے مکتوبات میں سے یہ پہلا دفتر ہے۔ جس کی کمترین اور حقیر غلام یار محمد جدید بدخشی طالقانیؒ نے جمع کر کے تحریر کیا ہے۔

(نوٹ) یہ پیش لفظ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کی حیاتی میں لکھا گیا۔

ضرور پڑھیئے۔

دفتر سوم مسمے بہ معرفتہ الحقائق

کلمات قابل توجہ۔ مکتوبات شریف کے بارے میں

پاکیزہ کلمات' بلند حروف' جن کا ہر نقطہ بے قرار دلوں کے پرکار کا مرکز' حقائق کی

دلہنوں کے رخسار کا زینت بخشنے والا خال دقائق کے دور بینوں کی آنکھوں کی پتلی۔ ہر ایک نقطہ سے ع مہکتی جس سے بوئے وصل دلبر۔

عمرؓ کا بیٹا گویا باپ جیسا ۔۔۔ کلام اس کی کلام رب سراپا

چراغ ہفت محفل ہے وہ پرُنور۔۔۔۔نگاہ اس کی کرے دل سے دوئی دور

مخلوقات کی فریاد کو پہنچنے والے حقائق کے دریا میں تیرنے والے' وصول الی اللہ کی سیڑھی' قبولیت کے راستہ' رحمت کے خزانہ' حکمت کے دفینے' دو گروہوں میں اصلاح کرنے والے' سلف کی برہان' خلف کے سلطان' حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ' ہمنام مصطفےٰ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' فاروقی نسب والے' حنفی مذہب والے نقشبندی مشرب والے ہیں۔

مکتوبات شریف اسرار اور حکمتوں کا سواد اعظم ہے

جب دفتر اول جس کا نام درالمعرفت ہے مکمل ہوئے' گفتگو کے میٹھے پانی کے پیاسوں نے خدمت اقدس میں عرض کی۔ اگر حضور کا ارشاد عالیہ ہو جائے تو ان اسماء کی نہریں جو اس کے بعد گہر بار قلم کے چشمے سے نکلی ہیں جمع کر کے جلد دوم کا دریا بنایا جائے۔ فرمایا میں اس حیرت میں ہوں۔ یہ سب علوم جو بیان وتحریر میں آ چکے ہیں مقبول اور پسندیدہ ہیں یا نہیں؟ خاموش ہو رہے۔ بشارت واشارت کے منتظر رہے۔ دوسرے روز فرمایا۔ رات کو ندا دی گئی ہے۔

"سب مقبول اور پسندیدہ ہے یہ ہمارا ہی بیان ہے"

جب ننانوے مکتوب تک قلم پہنچا جو اسمائے حسنیٰ کے مطابق ہے تو اس پر ختم کیا گیا جو مکتوبات بعد ازاں نگارش میں آئے۔ بزرگ نسبت والے امیر شرافت والے سید

قطب زمانہ ایقان وعرفان کی کان محمد نعمان بن شمس الدین یحییٰ المعروف بہ بزرگ بدخشائیؒ (بزرگ خلیفہ) نے التماس کی ان پراگندہ موتیوں کو جمع کر کے جلد سوم کا خزانہ مہیا ہو جائے۔ التجا قبول ہوگئی۔ مگر یہ سعادت محمد ہاشمؒ کے حصے میں آئی۔ تعداد 114+10۔124 (دفتر سوم) 99 (دفتر دوم) 313 (دفتر اول) کل 536 مکتوبات شریف امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ان کی خصوصیات' افادیت' اہمیت' فوائد' فیوض و برکات الراقم محمد عبدالخالق توکلی ننگ خلائق نے ذکر خیر (4) المعروف یہ سیرت طیبہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز (حصہ اول) کے آخر پر لکھی ہیں۔۔۔ عاجزانہ وحقیرانہ محنت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ذکر خیر

(1)۔ المعروف بہ بے مثل ولادت وسیرت طیبہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(2)۔ المعروف بہ سیرت امہات المومنینؓ اولاد پاک' جملہ متعلقین کرام رضی اللہ عنہم

(3)۔ المعروف بہ سیرت خلفائے راشدینؓ خصوصی بیان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(4)۔ المعروف یہ سیرت امام ربانی علیہ الرحمتہ۔ وتلخیص بعض مکتوبات شریف

(5)۔ متفرق تعلیمات اصحاب سیرت۔ توحید و رسالت۔ صحابہ رضی اللہ عنہم' انبیاء علیہم السلام وگلشن محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق حسنہ' زریں ہزارہا معلومات' ملفوظات' کرامات' علاج ظاہری وباطنی امراض'

بلاشبہ اسلامی معلومات کا خزانہ ہے۔ ان کے مطالعہ سے ایمان' یقین' پختہ ہوگا۔ اور نجات اخروی کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ

کمترین (محمد عبدالخالق توکلی) خادم الفقراء والعلماء

دورِ حاضر کی لاجواب نئی کتب (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)

تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ہر سطح کے قاری کیلئے مفید **ذکرِ خیر 1 تا 37**

1۔	بے مثل ولادت وسیرت طیبہ حضرت محمد ﷺ (صفحات 520)				
2۔	امہات المومنین رضی اللہ عنہن مع جملہ متعلقین کرام رضی اللہ عنہم (صفحات 368)				
6,3۔	خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مع خصوصی مفید ترین بیان (صفحات 1100)				
7۔	امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز (صفحات 370)				
8۔	گلشن محمدیہ ﷺ کے مہکتے پھول (صفحات 300)				
9۔	جملہ امراض کا علاج از قرآن وحدیث اور اورادِ روز وشب				
19۔	رضی اللہ عنہم ورضوعنہ	11۔	شاہراہِ ہدایت	12۔	شاہراہ طہارت
13۔	مردوں کو زندوں کی ضرورت	14,15۔	اربعین شریف		
16۔	نجوم ہدایت (ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی مع بعض روایات)				
17۔	مصباحِ نجات (صفحات 330)	18۔	سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ		
19۔	بشارت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ ذکر جمیل خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدوی رحمۃ اللہ علیہ				
24,29۔	پنج گنج (اصحاب البدر رضی اللہ عنہم، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، قیمتی جواہراتِ مثنوی معنوی، تعارف حدائق الاخیار، ذکرِ الٰہی)				
25۔	خواجہ معظم الدین (محبوب خلیفہ خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)				
26۔	تاریخ ہائے عرائس (ایام اللہ)				
27۔	اربعین نورانی	28۔	گلزار توکلیہ خالقیہ منظوم	29۔	ملفوظاتِ مظہری
30۔	میر کارواں	31۔	اخوندزادہ سیف الرحمٰن مجددی	32۔	11 غازیان اسلام
33-34۔	اسلامی مشغلہ (دو جز)	35۔	خواجہ خواصپوری		
36۔	مؤکد ترین سنتِ مطہرہ (داڑھی کی شرعی مقدار)	37۔	عباد الرحمٰن (ذکر جمیل اولیاء اللہ)		

کاش کہ پنجاب کے تعلیمی برزجمہر اور بڑے بڑے اداروں کو جناب توکلی کے علمی مقام اور ان کی کاوش کی خبر ہوتی اور وہ خود چھپوائی کا بندوبست کرتے۔ تاکہ یہ کتب ہر پیاسے تک پہنچ سکتیں۔ اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسل کی زرخیز مٹی ان کے فیض سے سیراب ہوسکتی۔ ﴿صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی۔ پروفیسر رفیع الدین معظمی۔ علامہ معراج السلام۔ علامہ سعید الحسن شاہ۔ ڈاکٹر محمد اقبال (صدر شعبہ اسلامیات)۔ فقیر محمد ندیم (صدارتی ایوارڈ یافتہ)﴾